Marfat.com

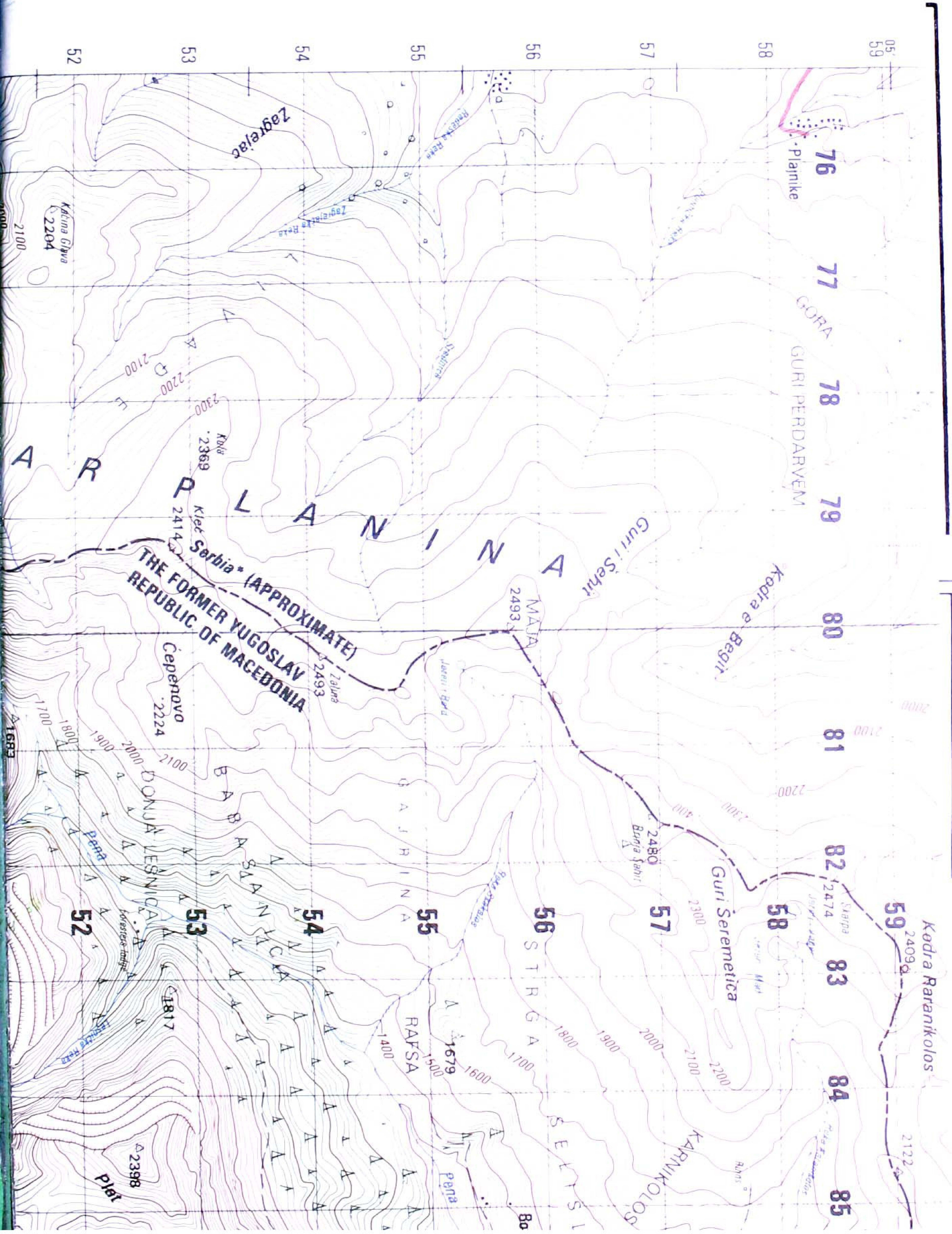

A R P L A N I N A
Serbia* (APPROXIMATE)
THE FORMER YUGOSLAV
REPUBLIC OF MACEDONIA
GORA
GURI PERDARVEM
Plajnike
Guri i Šehit
Kodra e Begit
MAJA
2493
Guri Seremetica
Kodra Rarankolos
Čepenovo
2224
2414
2369
2204
2398
Plat
1817
1679
RAFSA

Marfat.com

555/17

مرأۃ المحققین

مصنفہ

قطب الاقطابؒ قیوم العالم حضرت سیّد امام علی شاہ صاحبؒ

مکان شریف قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ العزیز

بسعی

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

ناشر، شعبۂ نشر و اشاعت

دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

ملنے کا پتہ

مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ مدینہ چوک وسنپورہ لاہور۔ ۳۹

Marfat.com

مسجد مبارک بر آستانہ عالیہ حضرت حاجی احمد دامانی سندھی قصبہ قاضی احمد ضلع نواب شاہ سندھ

مزار مبارک بوسیلہ شان حضرت حاجی احمد دامانی سندھی رحمۃ اللہ علیہ شیخ طریقت خواجہ حاجی شاہ حسین سرمست مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ قصبہ قاضی احمد ضلع نواب شاہ (سندھ)

Marfat.com

ت ص - 161
555/

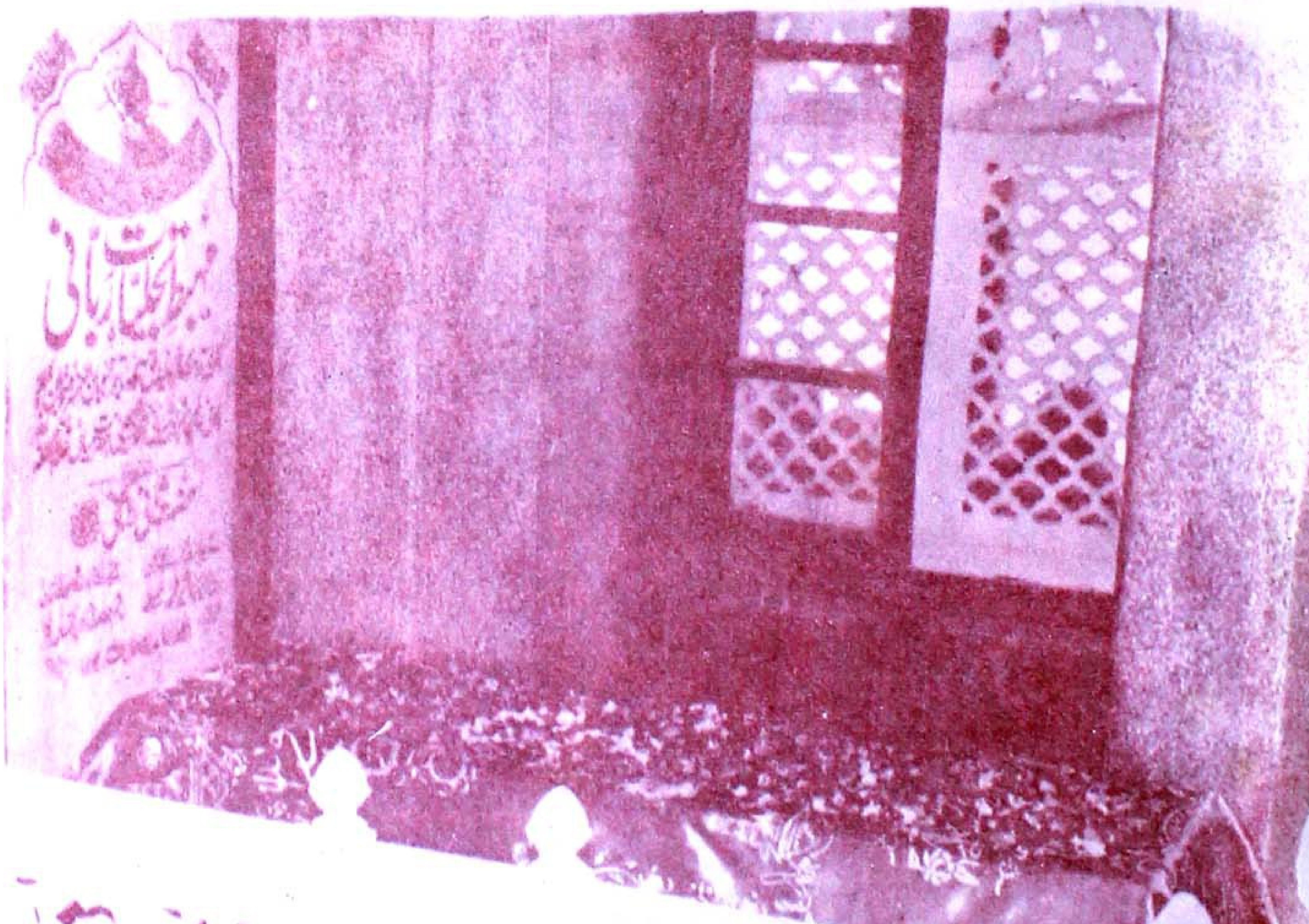

مرقد منور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ
شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

مزار پُر انوار حضرت مولانا منظور احمد مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ

مصحح و محشی مرآۃ المحققین

Marfat.com

555/17

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق

مرآة العاشقین

الله

در مطبع کریمی لاهور طبع شد

Marfat.com

53217

شجرہ نسب

اولادِ قیومِ عالم سیدنا حضرت امام علی شاہ مکان شریفی قدس اللہ سرہٗ

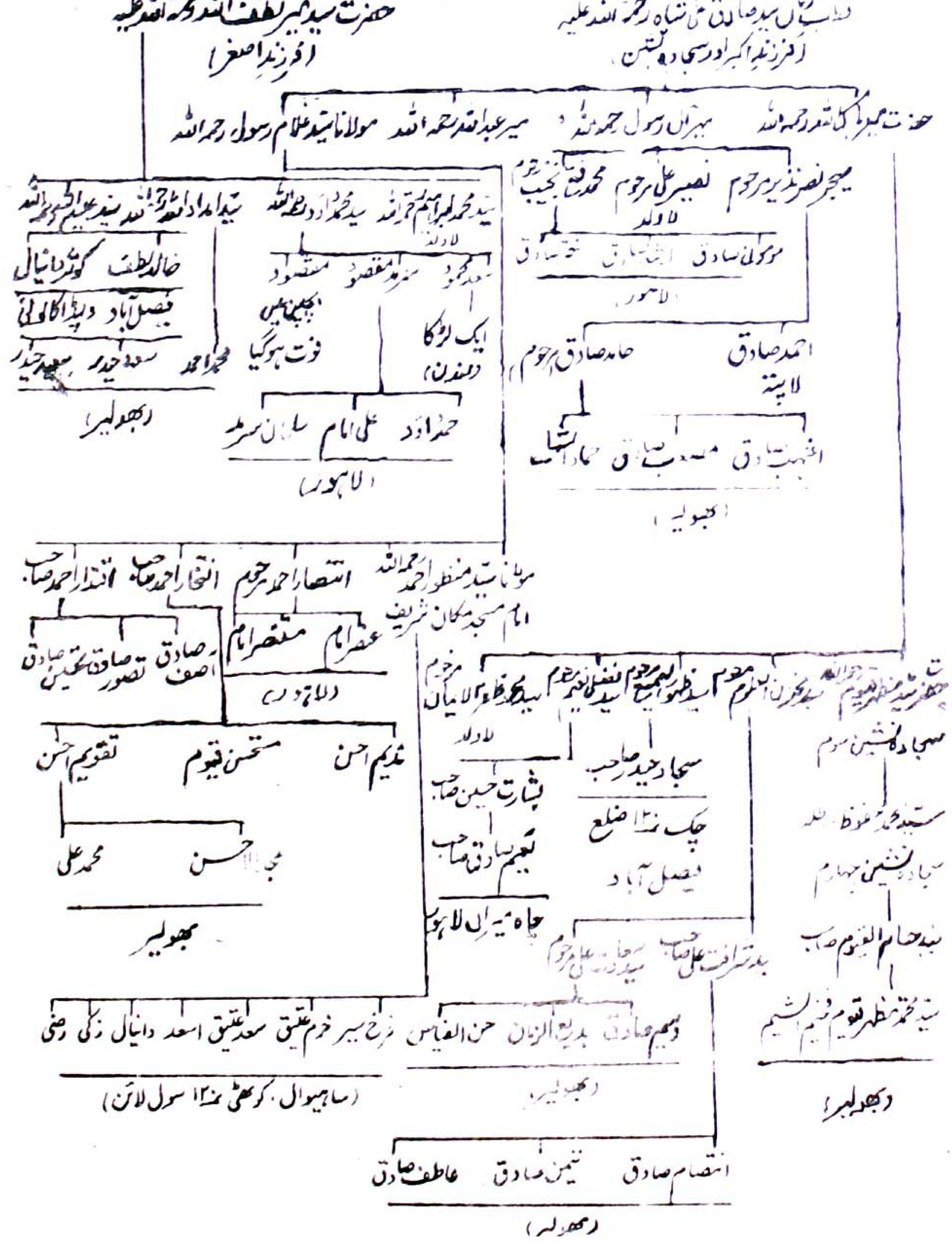

Marfat.com

عرض حال

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانہ میں بعض نایاب کتابوں کے قلمی نسخے موجود تھے۔ مثلاً مرآۃ المحققین مع ترجمہ۔ ذخیرۃ الملوک، ترجمہ منہاج السلوک حکایات الصالحین، حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نہایت اہتمام سے بصرف زرکثیر چھپوا کر مفت تقسیم کیا۔

زیرِ نظر کتاب مرآۃ المحققین قیوم العالم حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے پہلے حصّے میں حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی شاہ حسین قدس سرہٗ کے حالات تحریر فرماتے ہیں۔ دوسرے حصّے میں حضرت خواجہ امام علی شاہ قدس سرہٗ نے اشتغال وسلوک نقشبندیہ کا ذکر فرمایا ہے۔

شیر ربّانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مرآۃ المحققین کا ترجمہ کروا کر شائع کرایا تھا۔ اس کی طباعت میں اغلاط رہ گئیں تھیں، حضرت سیّد منظور احمد

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکان شریفؒ مدفن ساہیوال کوٹھی نمبر ۱۲۰ سول لائن نے اپنے مملوکہ نسخے پر کمال محنت اور دقیق نظر سے اغلاط لگائی تھیں۔ یہ نسخہ ہمیں صاحبزادہ سرمد مقصود صاحب مکان شریفی کے ذریعے میسر آیا جس کی فوٹو کاپی ہدیہ ناظرین ہے۔

میں اپنی اس پیش کش کو اپنے والد اور مرشد ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں۔

خاکپائے شیر ربانی و گدائے آستانہ لاثانی

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری،

صدر حزب الرسول و ناظم دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

مطبع --- المکہ پریس ○ ۵ شارع فاطمہ جناح، لاہور

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اس آیت شریف میں بیشمار فوائد ہیں اور
اسم اعظم بھی اسی میں ہے جو شخص اس کو پڑھنا چاہے با طہارت مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ بلا ناغہ پڑھا کرے اور پڑھنے
سے پہلے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم پڑھ لیا کرے

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ بزرگ حکمت والے بخشش کرنیوالے مہربان رحم کرنیوالے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

وہ اللہ جس کے سوائے کوئی معبود نہیں جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہ ہے بڑا مہربان رحم کرنیوالا وہ اللہ ہے جس کے سوائے کوئی معبود نہیں

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

بادشاہ پاک سلامتی والا امن دینے والا نگہبان غالب

Marfat.com

الجبار المتکبر سبحان اللہ عما

زبردست تکبر والا پاک ہے اللہ اُس چیز سے

یشرکون ھو اللہ الخالق الباری المصور

جو شرک کرتے ہیں وہ ہے اللہ پیدا کرنیوالا عالم بنانیوالا صورت بنانے والا

لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی

واسطے اُسی کے ہیں نام اچھے نیک پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اُسے جو کچھ

السموٰت والارض وھو العزیز الحکیم

ہیں آسمانوں اور زمینوں میں اور وہ ہے غالب حکمت والا

اللھم صل علی سیدنا محمد خیر الخلائق

یا اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مخلوق کے برگزیدہ

وافضل البشر وشفیع الامۃ یوم الحشر والنشر

اور سب آدمیوں سے افضل اور امت کے شفاعت کرنیوالے قیامت کے دن

سیدنا محمد بعدد کل شیء معلوم لہ

ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ تعداد ہر چیز کے جو آپ کو معلوم ہے

Marfat.com

لك وعلى آل سيدنا محمد وبارك وسلم

اور اوپر آل حضرت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور برکت اور سلام

وصل على جميع الانبياء والمرسلين

اور درود بھیج تمام انبیا اور رسولوں پر

وعلى الملئكة المقربين وعلى اهل

اور مقربین فرشتوں پر اور تمام

طاعتك اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين

فرمانبرداروں پر ساتھ اپنی رحمت کے اے بڑے مہربان رحم کرنیوالے

حمد محمودی که در جمله صور — شد بانوار محمد ﷺ جلوه گر

زانکه از نورش محمد ﷺ شد عیان — گشت از نور محمد ﷺ دو جهان

در لباس احمدی ﷺ نور احد — واسطه شد خلق را بهر رشد

امر صلوا بهر این فرموده حق — مومنان را بلکه خود دارد سبق

قدر حب خود درود بر رسول — بلغ ای غفار از عاجز خمول

بعد حمد ذات بیچون و چگون — پس درود و مظهر این جمله چون

Marfat.com

اما بعد ۔ التماس ہے ۔ کہ یہ کتاب مستطاب بہ مسمے

مراۃ المحققین دو حصوں پر منقسم ہے ۔ پہلے حصہ میں تو خواجہ بزرگوار حضرت امام علی شاہ صاحب قدس سرہ نے جو اپنے شیخ قطب الاقطاب غوث الاغیاث حاجی حرمین شریفین المسکرمین حضرت شاہ حسین (المعروف بھوہڑے والے) قدس سرہٗ کے مختصر حالات سعادت انتساب میں تحریر فرمایا ہے ۔ درج کیا گیا ہے ۔ بعدہٗ مختصر کلمات متبرکہ من تصنیف حضرت حاجی الحرمین الشریفین قدس سرہٗ مندرج ہیں امید ہے کہ صادقان ارادہ اور طالبان مولےٰ کو اس کے مطالعہ سے فایدہ کلی حاصل ہو ۔ انشاء اللہ تعالےٰ العزیز +

آمین

آپ کا اجدادی وطن مالوفہ رنڑ چھتر المعروف مکان شریف ضلع گورداسپور ملک پنجاب ہے ۔ اور زیارات مرقد مبارک بھی اسی جگہ ہیں +

۔ رحمتہ اللہ علیہم ۔

تمت

رسالہ مراۃ المحققین صفحہ ۴ سے شروع ہوتا ہے صفحہ ۵ سے شروع ہونیوالی عبارت نہ تو مراۃ المحققین کا جزو ہے اور نہ ہی حضرت امام علی قدس سرہٗ کی تحریر ہے ۔ یہ تحریر مولانا سید احمد علی دھرم کوٹی کی ہے ۔ مولانا احمد علی نے حالات مشائخ نقشبندیہ میں عموماً اور اپنے شیخ حضرت قیوم عالم سید امام علی رضی اللہ عنہم کے حالات میں خصوصاً ایک ضخیم کتاب آیات القیومیہ تصنیف کی تھی یہ عبارت بعینہٖ اسی آیات القیومیہ کی ہے آیات القیومیہ غیر مطبوعہ تھی ۔ اگست ۱۹۴۷ء کے زمانہ پرآشوب میں جبکہ ملک کے دو حصے ہوئے اس کتاب کا اصل نسخہ جو مصنف کے اپنے قلم کا تھا اور دوسرا جو حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نے سید نور الحسن مغفور سے لکھوا کر بھیجا تھا اور امرتسر میں قاضی قائم الدین مغفور کی تحویل میں تھا امرتسر میں تلف ہو گیا۔

Marfat.com

انتقاط از کتاب آیات القیومیہ کہ از تصانیف
مولانا سید احمد علی است پیر موصوف ساکن دھرم کوٹ
اندکی دہ ضلع گورداسپور از خلفائے قیوم اعظم سید امام علی ست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قدوۃ المکرمین والاخیار
زبدۃ المقربین والابرار۔ کاشفِ اسرارِ
الشریعت والحقیقت اصفا انوار الطریقت والمعرفت
حجت المکملین برہان الکاملین منوط
المحبوبین سید السادات شیخ السموات
والارضین غوث الملئکۃ والناس
اجمعین زائر القبلتین حاجی الحرمین
الشریفین ابو المجد والعلےٰ حضرت
شاہ حسین قدس سرہ سپہ سالار

بزرگوں اور نیکوں کے برگزیدہ نزدیکوں
اور پاکوں کے خلاصہ۔ شریعت اور حقیقت
کے بھیدوں کے ظاہر کرنیوالے طریقت اور
معرفت کے نوروں کے بیان کرنیوالے کمال والوں
کیلئے حجت اور کاملوں کے لئے دلیل اور پیاروں کے
لئے پسندیدہ سرداروں کے سردار نیکوں کی سند آسمانوں
اور زمینوں کے شیخ اور تمام فرشتوں اور آدمیوں کے
امداد کرنیوالے دونوں قبلوں کے زیارت کرنیوالے مکہ اور
مدینہ کے حج کرنیوالے بزرگی اور بلندی کے باپ حضرت

Marfat.com

قافلہ محبوبان رہنماے و پیشواے
طالب و مطلوبان بالانشین مسند
اجتبا صدر گزین محافل اولیا۔ و
صاحب تمکین بزم ارتضاء صاحب
تصرفات۔ مظہر خوارق کرامات صفوۂ
ارباب ذوق۔ قدوہ اصحاب شوق
صاحب تمکین۔ و مالک حالات عجیبہ بود
جذبہ قوی داشت و نظر مؤثر و تصرف
غالب۔ حاوے فضایل حسبی و
نسبی بود۔ از سادات حسینی
صحیح الاصل کہ سلسلہ نسب بہ رسول
اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مے
پیوندد جامع بود میان علم ولایت
و سیادت۔ و عالم بہ علوم صوری و
معنوی بودند۔ در مبادی حال براے

شاہ حسین قدس سرہٗ پیارون کی جماعت
کے پیشوا اور طالب اور مطلوبون کے رہنما
بزرگی کے تخت پر سرفراز بیٹھنے والے اور اولیا
اللہ کی محفلوں کے میر مجلس۔ اور خوشنودی
خدا کی مجلس کے صاحب درجہ تھے اور
تصرفات کے صاحب اور کرامتون کے
ظاہر ہونے کی جگہ اور صاحبان لذت کے
برگزیدہ اور صاحبان شوق سے چنے ہوئے
مرتبہ کے صاحب عجیب حالات کے مالک ہوئے
ہیں اور آپکی کشش عظیم رکھتے تھے اور آپکی
نظر اثر والی اور آپکی کشش غالب تھی اور حسب و
نسب کے بزرگیون کے جامع تھے اور سادات حسینی کی نسب کے
صحیح الاصل تھے آپکے خاندان کا سلسلہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم تک ملتا ہے آپ علم اور ولایت اور سیادت کے جامع
اور ظاہری اور باطنی علمون کے عالم تھے آپ اوائل عمر میں

Marfat.com

خریدن اسپان در شہر پشاور رسیدند
و در آن جا بہ تحصیل علوم اشتغال
ورزیدند و اسب ہمت خود را در
میدان تحقق علوم متداولہ برگماشتند
چنانچہ از بحث و تکرار شبانہ روزے
آنچنان ملکہ حاصل کردند۔ کہ بر تحریر
حواشی کتب متعلقہ و حل عبارات
مشکلہ استعداد تام یافتند۔ آما تا
حال از مطالعہ اصول تصوف ماندہ بود
کہ جذبات عنایت الہی ایشان را دریافت
یعنی قدم در طریق سلوک کہ مسلوک
اہل وصول است۔ نہاند۔ و آنچنان
بود۔ کہ روزے جوانے رنگریز را در
پشاور دیدند۔ کہ بیتے چند میخواند
بہ سوز دلسوز و دلگداز میگریست۔

گھوڑوں کی تجارت کے ارادہ میں پشاور
پہنچے اور وہاں علم ظاہری کے پڑھنے میں مشغول
ہو گئے اور ارادہ کے گھوڑے کو مروجہ علموں
کے میدان میں جولان دیا اور ہر وقت
کی بحث و تکرار سے اتنی استعداد حاصل
کی کہ مشکل کتابوں پر حاشیہ لکھنے اور
مشکل عبارتوں کے حل کرنے میں پوری
لیاقت پیدا کی۔ مگر ابھی علم کا مطالعہ باقی
تھا کہ کشش عنایت الٰہی نے آپ کو لے
لیا یعنی صفائی باطن کے راستہ میں جو
بندگان خدا کا طریقہ ہے قدم رکھ دیا۔
اور وہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ نے
ایک دن شہر پشاور میں ایک جوان
رنگریز کو دیکھا۔ کہ کچھ بیت پڑھتا ہوا نہایت
درد اور سوز سے رو رہا ہے۔ . . .

Marfat.com

چون اورا دیدند حال برایشان متغیر
شد وچند به محبت الٰہی گریبان گیر
حال ایشان شد وبہ مقتضائے
آیہ کریمہ ان الملوک اذا دخلوا
قریۃ افسدوها وجعلوا
اعزۃ اہلہا اذلۃ سلطان محبت
حقیقی وجانبان خلت تحقیقی بر
تخت دل مستولی شده مجموع
رقوم الٰہ باطل را از صحیفہ دل واز
خط آب وگل محو گردانید و معلم عالم
غیب ومعلم اسرار لاریب بر ورق
خاطر خطیر الشان بقلم ارشاد این رقم
کشید که مثل این قسم سوز وگداز
که نہایت تمنائے اولیاست بے
اقتضائے تسلیم تصرفات کامل مکمل

جب آپ نے اُس کو اس حال میں دیکھا تو
آپ پر بھی حالت طاری ہوگئی اور محبت الٰہی
کی کشش نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس
آیہ کریمہ کے مصداق ان الملوک اذا دخلوا
قریۃ افسدوها وجعلوا اعزۃ
اہلہا اذلۃ یعنی حقیقی محبت کے بادشاہ اور
تحقیقی دوستی کے مالک آپ کے دل کے
تخت پر قبضہ کر کے جھوٹے خداوں کے
تمام نقشوں کو آپ کے دل کے ورقوں
سے ملیامیٹ کر دیا اور عالم غیب کے خبر
دینے والے اور بے شبہ بھیدوں کے
اُستاد نے آپکے بزرگ دل کے ورقوں پر ہدایت
کی قلم سے یہ لکھدیا کہ اس قسم کا سوز وگداز جسکے
خواہشمند بڑے بڑے اولیا ہیں کسی کامل اور
مکمل کی خدمت کے بغیر اور کسی اہل دل

Marfat.com

وبے اقتدائے تعلیم معلّم و توجہات کمل
نیست۔ پس بداعیہ آنکہ از ہر جا کہ بوئے
مطلوب بہ مشام در آید خود را بصحبت
باریافتگان محفل لی مع اللہ برسانند
بے زاد و راحلہ از مقام پشاور بر آمدند
و در بلاد کابل و غزنی وغیرہا بدریافت
عزیزے کہ بہ مسند ارشاد و اکمال باشند
بپائے طلب قطرہ زن گشتند القصہ
دراں دیار از ہر خانقاہ کہ آوازہ
کمالات در گوش کردند بقصد توبہ
و انابت رجوع نمودند ملہم غیب
در سر ایشاں ندائے انتباہ در میداد
کہ مقصد مرام تو نعمت خانہ دیگر است
تا آنکہ قائد ہدایت ازلی و سائق
عنایت لم یزلی ایشاں را از راہ

ہ کی توجہ اور تعلیم کے بغیر حاصل نہیں
ہو سکتا۔ پھر تو آپ کا پختہ ارادہ ہوا کہ جہاں
سے مطلوب کے خوشبو کی ہوجان کی دماغ میں
لگے وہاں اپنے آپ کو پہنچاویں اور لی مع اللہ
کی محفل میں رہنے والوں کی صحبت کے مزہ
اٹھاویں اسی دھن میں پاپیادہ بے زاد
پشاور سے چل پڑے غزنی اور کابل وغیرہ
شہروں میں کسی مسند ارشاد اور پیارے
کی تلاش میں پھرتے رہے الغرض اس
علاقہ میں جس خانقاہ پر کسی صاحب کمال کا
ذکر سنتے توبہ اور رجوع کی خواہش میں وہاں
جا پہنچتے لیکن جہاں جاتے غیب سے یہ آواز
آتی کہ آپ کے ہما کا مکان کسی دوسری
جگہ ہے حتاکہ خدائی ہدایت کے رہنما اور
الٰہی عنایت کے پیشواؤں نے آپ کو قلات

Marfat.com

قدوة بر آستان ملایک آشیان
قطب الاقطاب غوث اعظم صاحب الباب
معدن الیامن منور الباطن شیخ شیوخ
العالم حجة اللہ علی ابن آدم حافظ اوضاع
شریعت جامع انوار حقیقت حاجی الحرمین
حضرت احمد قدس سرہ انید
در اول دہلہ بہ فیوضات بلند و
مقامات ارجمند ما لا عین رأت و
لا اذن سمعت و لا خطر علی
قلب بشر مستند گردانید۔

حضرت خواجہ امام علی رحمة اللہ علیہ
میفرمودند کہ پیش از انکہ شیخنا
حضرت اعلیٰ قدس سرہ بزیارت آستانہ
ملایک آشیانہ خواجہ بزرگ حضرت
حاجی احمد قدس سرہ سرفراز شدند

کے راستہ سے آستان فلک نشان قطبون
کے قطب غوث اعظم صاحب مقصود برکتون
کے کان اور باطن کے روشن کرنیوالے جہان
کے بزرگون کے بزرگ اولاد آدم کے واسطے
اللہ کی حجت کامل شریعت کے طریق کے نگہبان
اور حقیقت کے نورون کے جامع حاجی حرمین
شریفین حضرت احمد خداوند کریم آپ کا بھید پاک
کرے کی خدمت میں شرفیاب ہوگئے۔ پہلی
ملاقات میں ہی مقامات عالی اور درجات بلند
پر جنکو نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا اور
نہ انسان کے دل پر اسکا خیال ہی گذرا فایز ہوگئے

حضرت خواجہ امام علی صاحب رحمة اللہ علیہ فرمایا کرتے
تھے کہ ابھی ہمارے شیخ آستان بلند نشان
حضرت حاجی احمد (خداوند کریم آپ کا بھید پاک
کرے) پر قدمبوس نہیں ہوئے تھے۔

Marfat.com

در مجمع اصحاب خود خواجہ بزرگوارم چند
روز پیشتر فرمودہ بودند۔ کہ طالبے
بلند استعداد ازین طرف مے رسد
کہ حق سبحانہ را بدو نظر عنایت ست
و اشارات بہ سمت پنجاب نمودہ
بودند۔ پس چون حضرت اعلیٰ روح
روحہ بسجہ و بیعت و انابت بہ جذبات
بے نہایت مستسعد گشتہ اند حضرت
خواجہ رحمۃ اللہ علیہ فرمودند۔ کہ ما
منتظر او بودیم۔ و از قدوم او خبر
دادہ ایم۔ ہمین شخص ست۔ کہ
عنایت ازلی متکفل حال اوست
حضرت خواجہ امام علی علیہ الرحمۃ والغفران
میفرمودند کہ چون حضرت اعلیٰ را
قدس سرہ در مبادے حال جذبہ

کہ حضرت بزرگوار یاران مجلس میں فرماتے
تھے کہ ایک طالب بلند استعداد والا
ادھر سے آرہا ہے کہ اس پر خدا کی رحمت
کمال ہے اور ساتھ ہی پنجاب کی طرف اشارہ
کرتے تھے پس جب حضرت اعلیٰ آپ کا روح
خوش رہے بیعت اور رجوع کے واسطے
بے نہایت کششوں میں حاضر خدمت
ہوئے حضرت خواجہ حاجی احمد صاحب رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہم جسکے منتظر تھے
اور جس کے آنے کی ہم نے خبر دی تھی
یہ وہی شخص ہے جس کے حالات کا
ذمہ دار خدا کا فضل ہے حضرت خواجہ امام
علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب ہمارے
قبلہ کو ابتدائے حال میں کامل
کشش

Marfat.com

مردانہ حاصل شدہ وحضور اعلیٰ را از نعمت
عظمیٰ بہرہ کامل رسیدہ ۔ در حضرت عرفان
موہبت یعنی حضرت خواجہ قدس سرہ
بسبب کمال تعلق ومحبت در منقبت آن
دُر یگانہ حضرت خواجہ بزرگ این غزل
انشا کردند ۔

زجام احمدی گر بار یک جرعہ بکام افتد
ہمای اوج لاہوتی ہمہ ساعت بدام افتد
شدم من مست و مدہوشی زجرعہ جام او یارب
الٰہی جرعہ جام او دمادم در بکام افتد
بیا ای ساقی وحدت بجامے سرفرازم کن
ہمہ قول عبوسم ازین در انصرام افتد
عجب سریست ای یاران شدند مدہوش در عشقش
ہزاران کس مست شد زین مے بشرب مدام افتد

حاصل ہو گئی اور آپ کو بڑی نعمت سے
پورا حصہ مل گیا ۔ تو نہایت محبت اور کمال
جوش میں آکر حضرت خواجہ بزرگ کی
تعریف میں یہ غزل لکھی ۔ اس غزل
کا ترجمہ یہ
ہے

جو ساغر احمدی سے ایک جرعہ کام میں ہووے
ہمائے اوج لاہوتی اُسی دم دام میں ہووے
ہوا ہوں مست میں اک قطرۂ جام محبت سے
کیا ہو گر دمادم جام اُسکا کام میں ہووے
جو وحدت سے میرے دل میں تمنا ہے بڑی صدقے
میرا سب کام ، و ساقی فقط اک جام میں ہووے
شراب عشق ہے جو اک جرعہ نوش کر لیوے
عجب ہے راز وہ ہر دم اسی ہی کام میں ہووے

Marfat.com

ز وصف ساغرِ مستش بوہم کے رسد یارب
حدیث ذوق او از ما بہ گفتن کے تمام افتد
بہ شربِ مست وحدت او بیا شادی کن اے سرمست
درین عشرت مرا یارب ہمیشہ صبح و شام افتد

چون ایشان را جذبہ عظیم روے نمود و کیفیتے قوی دست داد۔ در غلبہ حالات و واردات از دیار سندہ مستانہ وار بے سر و پا دوبار تا بہ کنار دریائے شور رسیدہ اند۔ آنجا ایشان را افاقتے دست دادہ بشعور ظاہری آمدند۔ و دغدغہ صحبت حضرت خواجہ بزرگ و شوق دیدار فائیض الانوار حضرت خواجہ بزرگ بر ایشان غالب بودہ بے اختیار عنانِ عزیمت بر تافتہ بملازمت حضرت شتافتہ اند۔ و ہر بار کہ در ہنگام افاقت

کسی سے وصف ساغرِ مست کی تو ہو نہیں سکتی
نہ اسکا ذوق کہنے سے کبھی اتمام میں آوے
شرابِ جام وحدت سے رہو سرمست شاداں تم
اسی عشرت میں دائم جبکہ صبح و شام میں ہووے

جب آپ کو محبت عظیم پیدا ہو گئی اور کیفیت قوی نے جوش مارا۔ تو حالت اور واردات کے غلبہ میں یعنی اسی سرمستی میں سر اور پا سے برہنہ مستانہ وار ولایت سندھ سے دریائے شور یعنی سمندر کے کنارے پر پہنچے یہاں آکر آپ کو کچھ افاقہ ہو گیا۔ اور ظاہری ہوش و حواس قائم ہوئے۔ چونکہ خواجہ بزرگوار کی صحبت کا اثر اور حضرت ممدوح کے دیدار کا شوق آپ کی طبیعت پر غالب تھا۔ بے اختیار ہو کر پھر اُلٹے پاؤں حضرت بزرگوار کی خدمت میں جا پہنچے اور جب آپ کو کچھ

Marfat.com

بوده. متوجه قریه فاخره مکان بزرگان
خود بوده اند. وقت دیدن آثار
مکان شریف بے اختیار صیحه ہائے
عظیم و نعره ہائے فخیم از نهاد ایشان
سر بر زده. تا که پیش از همه خواجه بزرگ
در مجمع اصحاب گفته اند. که شهباز
بلند پرواز سید حسین شاه آمده
است. و بوقت رسیدن ایشان
وقت عجیب بر یاران روے
داده است چون همیشه بواسطه شمول
کیفیات بلند و حصول مرادات
ارجمند در دیار سنده به حالت مستانه
و بروش عاشقانه در صحراها دویده اند
و گریبان چاک زده بر خاک غلطیده
اند. مقامات ایشان در آن ولایت

ہوش آجاتا۔ تو پھر حضرت بزرگوار کے مکان
کی طرف چل پڑتے اور اس مکان شریف
پر نور کو دیکھتے ہی بے اختیار روتے
اور نعروں کا شور مچ جاتا۔ خواجہ بزرگوار
اصحاب کی مجلس میں بارہا فرماتے تھے
کہ بلند پرواز شہباز یعنے سید حسین شاہ
واپس آرہا ہے۔ اور آپ کی واپسی
کے وقت حاضرین مجلس عالی پر عجیب
کیفیت ظاہر ہوئی۔ اور آپ ہمیشہ
عجیب حالات کے ظاہر ہونے اور پوری
خواہش کے بار آور ہونے پر سندھ
کی ولایت میں مستانہ وار اور مجبوبانہ
حال سے صحرانوردی کرتے رہے۔ اور
اور کپڑے پھاڑ کر زمین پر لیٹ جاتے تھے
اس علاقے میں آپ کے حالات مشہور

Marfat.com

مشہور و ذکرِ کمالات و کراماتِ ایشان
بر السنۂ اقاصی و ادانی مذکور اند.
که شرحِ عشری عشیر آنها در بیان راست
نه آید. کرّت سوم از استیلائے
سکر و غلبۂ محویت و استغراق بے
خودی از مکانِ بزرگان خود دویده
در ننگار پور رسیده اند. در آن ایام
اسرار توحید بوجہ اتم بر ایشان منکشف
بوده در حالتِ محویت وحدت و
مستیٔ احدیت و در رازِ حقیقت
بسیار از غزلہائے توحید آمیز و سخنان مستانہ
دلآویز گفته اند. حقا که دُرہا سفته اند که
در سلسلۂ عالیۂ نقشبندیه احدے اسرار
حقیقت را این چنین فاش نه کرده و
طشت از بام نینداخته و کسے چنان

ہیں۔ اور آپ کے کرامات اور کمالات
چھوٹے بڑوں کی زبان پر مذکور ہیں
کہ ان کا دسواں بلکہ بیسواں حصہ بھی
ہم بیان نہیں کر سکتے۔ تیسری دفعہ جب
محبت کے غلبے اور بے خبری کے زور
اور بیخودی کے کمال میں آکر اپنے حضرت
بزرگوار کے مکان سے نکل کر ننگار پور
میں پہنچے تو ان دنوں میں توحید کے بھید
پورے طور پر آپ پر کھلے ہوئے تھے اس بے
خبری اور مستی کے عالم اور حقانی بھیدوں میں
بہت سی توحید کی بھری غزلیں اور مستی
سے لبالب اشعار آپ کی زبان سے نکلکر
قلم کے حوالے ہوئے ہیں اچھی نظم کیا ہے
موتی پروئے ہوئے ہیں نقشبندی سلسلہ میں
کسی شخص نے حقیقت کے بھیدوں کو اس قسم سے ظاہر

Marfat.com

مستی نہ ورزیدہ کہ ایشان کردہ اند
اگرچہ درکمال سکر و بیخودی این اشعار
بے اختیار از ایشان سر بر زدہ اند
امّا طریق شاعری نا مرعی نماندہ و
تخلص خود سرمست نہادہ اند چنانچہ
درین جا بطور تبرک و استشہاد
بچند غزل اکتفا کردہ آید۔

اے ز حسن بے حجابت در جہان افسانہ ہا
وے ز شمع روئے تو سوز نیست در ہر خانہ ہا
صد ہزاران عاشقانت مست جام وحدت اند
سر بصحرا دادہ بیر قصند چون مستانہ ہا
ہر کہ از میخانۂ مہر تو یک جرعہ چشید
مست و مجنون گشتہ دجا کرد در ویرانہ ہا
ہر درد زخم دلہا اے صنم مرہم توئی
نیست غیر از وصل تو مرہم دل دیوانہ ہا

نہیں کیا اور نہ ہی کھلم کھلا اس راز کو ظاہر کیا
اور کسی شخص نے مستی کا طریقہ ایسا اختیار نہیں
کیا اگرچہ نہایت مستی اور بیخودی کے عالم
میں یہ شعر بے اختیار آپ کی زبان مبارک سے نکلتے
ہے مگر شاعری کے انداز کو بھی خوب نبھاہا۔ اور اپنا
تخلص سرمست رکھا ہے چنانچہ تبرک اور ارشاد کے
طور پر چند غزلیں یہاں لکھی جاتی ہیں۔

عالم میں ہیں فسانے دلبر ترے حسن کے
ہر دل میں سوز تیرا اے شمع انجمن کے
عاشق ترے ہزاراں ہیں مست جام وحدت
صحرا میں پھر رہے ہیں واقف نہ مرد و زن کے
لذت پڑی ہے جنکو شربت ترے وصل کی
بے ہوش و مست مجنوں بیخود بنے بہن کے
زخمی دلوں کی مرہم تو ہی تو ہے پیارے
بیزار وصل دوا ہے اے جان ہر بدن کے

Marfat.com

ماچو مرغانِ قفس در بندِ حسرت سوختیم
بال و پر فرسوده شد و ریم ز آب و دانه ها
هر که تیر از قوسِ عشقت خورد او بیهوش شد
کس نمی آید که پرسد خویش یا بیگانه ها
قصهٔ دردِ فراقِ یار کس پایان نبرد
بس کن ای شیدا ندارد طاقت افسانه ها
منم شیدای آن جانان که هردم یاد می آید
چو از چشمم شود پنهان ز دل فریاد می آید
شدم دیوانه رویت بیا ای دلربا اکنون
اگر یک جلوه بنمائی ز تو بیدادت آید
چو نرگس انتظارم من همیشه سحرگاهان
ز سنبل زلف تو بوئے اگر از باد می آید
من آنم پیشت ای جانان گر از لبهائے شیرین خود
بفرمائی کنم کارے که از فرهاد می آید
به درد و هجر دلدارے بیا تو صبر کن ای دل

ترے ہجر میں ہر دم جلتا ہے یہ مقید
جیسے قفس میں بلبل نے لالہ ہر چمن کے
تیری نگاہ کا خنجر جن کے لگا دلوں میں
اُن بیکسوں کے پرساں بنتے نہیں وطن کے
دردِ ہجر کا شکوہ پورا نہ ہو کسی سے
بس کر تو نہ شیدا قصے یہیں سخن کے
میں اُس پیارے کا شیدا ہوں جو ہر دم یاد رہتا ہے
اگر اک لحظ غائب ہو تو دل فریاد کرتا ہے
ترے رخ کا ہوں دیوانہ صنم آ کر دکھا جلوہ
یہ تیرا ہجر ظالم کس طرح بیداد کرتا ہے
سحر کے وقت نرگس کی طرح ہوں منتظر تیرا
مگر خوشبوئے سنبل زلف سے دلشاد رہتا ہے
مجھے بھی گر لب شیریں سے فرماؤ پیارے تم
کروں وہ جان و دل سے کام جو فرہاد کرتا ہے
دلا کر صبر دردِ ہجرِ دلبر پہ کہ ہے ایسا

Marfat.com

که در بزم محبت این چنین افتاده می آید
به حیرت می طپم هر دم اگر یک لحظه فرمائی
بیائم پیش تو هر دم اگر ارشاد می آید
بسان قمری شیدا بیاد یار کوکو کن
که بهر دیدنت شاید کنون شمشاد می آید
چه باشد ای نگار من اگر یک جلوه بنمائی
کنم سر را فدای تو اگر یک لحظه بنمائی
ندیدم هیچ محبوبی چو تو ای دلستان من
چو شکلت کی شود پیدا عجائب شوخ رعنائی
همه خوبان این عالم بیک جلوه تو میسوزند
نقاب از روی خود جانان اگر از چهره بنمائی
مشوق تشنه عشاقان تو بکشا کاکل مشکین
ندارد تاب زنجیرے دل دیوانه شیدائی
ز عکس جلوه رویت بگلشنها چه افتاده ست
همه گلشن شده رنگین عجب تو چهره زیبائی

ہے سلطانِ محبت جو رہا بیداد کرتا ہے
تڑپتا ہوں میں اُسکے ہجر سے ہر روز و شب یارو
کروں میں اُس سے جان قربان اگر ارشاد مجھے کرتا
تو اے سرمست قمری کی طرح کر یاد دلبر کو
کبھی شاید قدم رنجہ ادہر شمشاد کرتا ہے
صنما اگر دکھا دو جلوہ مجھے تو کیا ہے
جان و جگر یہ سر بھی تجھ پر فدا ہے
تجھ سا کوئی نہ ہوگا محبوب دو جہاں میں
اے شوخ پر کرشمہ ایسا بھلا کہاں ہے
پردہ اُٹھاؤ رُخ سے اے آفتاب عالم
نقش و نشان دوئی کا سینہ سے مٹتا ہے
تم نار سے پیارے جب کھولے ہو گیسو
عشاق کے دلوں میں نازل عجب بلا ہے
دنیا کے اس چمن میں جو گل ہیں رنگ رنگ کے
سب عکس رخ تیرے کا جانے جو آشنا ہے

Marfat.com

زحسن بے حجاب تو بمحفلہا ست افسانہ
نمے دانم چہ سر ست این عجب تو محفل آرائی
ز نرگس مست چشم تو چو یک جرعہ نگاہ خوردند
شدہ مدہوش آہو ہا چو مجنون گشتہ صحرائی
حدیث حسن دلبر ناز کس پایان نشد سر ست
نمے گنجد بہ دفتر ہا اگر صد دفتر افزائی
بہر سوئے کہ رو آرم جمال یار مے بینم
بہر طرزے کہ اندیشم رخ دلدار مے بینم
ز عکس عارضِ مہوش چنان جلوہ نمایان شد
ہزاران نازنینِ گل رو پری رخسار مے بینم
بصحنِ گلبن و گلشن ز حسن گلعذارِ او
چہ سرو لالہ و سنبل بنفشہ زار مے بینم
چو ذوق او بہ دل افتد ہمہ عالم برقص آید
چہ مرغ و مور و ماہی ہا در و دیوار مے بینم
ہزاران ہا چو مجنون شد زعشق لیلی رویش

کل محفلوں میں صنما تیرے ہی ہیں فسانے
تجھ سا نہ محفلوں میں کوئی کبھی خوش لقا ہے
تیری نگاہ کے زخمی آہو ہیں جنگلوں کے
تیرے نظر کا زخمی اے یار لا دوا ہے
قصہ تیرے حسن کا آخر نہ ہو کسی سے
سر ست اگرچہ صد ہا دفتر بیان ہوا ہے
جدھر دیکھوں ادھر مطلق جمال یار ہے ہر سو
جو سوچوں نگاہیں دیکھیں چہرۂ دلدار ہے ہر سو
ہزاران نازنین گلرو جو ہر جا دیکھتے ہو تم
ہے سب پرتو اسی مہتاب کے رخسار کا ہر سو
یہ سرو سنبل و لالہ بنفشہ زار گلشن میں
ہے سب جلوہ حسن اس رونقِ گلزار ہے ہر سو
جب اس کا ذوق پڑتا ہے تو عالم رقص کرتا ہے
یہ مرغ و مور کا رنگ و درو دیوار ہے ہر سو
ترے رخسار لیلے پر مجنون ہے یہ سب عالم

Marfat.com

اصل

جہان شد مست مدہوشی عجب اسرار می بینم
چشیدم جرعهٔ وحدت ز نرگس چشم مست او
ز ساغر چشم مخمورش جہان خمار می بینم
ز برق آتش عشقش درون خرمن مستان
شده صد شعلہ ہا بالا چون گلنار می بینم
ز حسن قوس ابرویش ہلال عید تابان شد
ز دو چشم آہویش ہمہ سرشار می بینم
بہ ذوق دل غزل گفتن بود کار تو ای مست
زبان دُر فشان تو چہ گوہر بار می بینم
مے وحدت ز چشم مے پرستان تو میخیزد
جمال یوسف از چاہِ زنخدان تو میخیزد
برای دل ستانیہا قدت شد سر بسر اعجاز
عصای موسوی از سروِ گلستان تو میخیزد
چہ باشم من شود روح الامین پروانہ بیدل
چو شعلہ نور از شمعِ شبستان تو میخیزد

ترجمہ

تجلی حسن تیرے کا عجب اسرار ہے ہر سو
ترے اس مست نرگس سے پیا ہے جرعہ وحدت
جو ہوگا مست وہ تیری نگاہ خمار کا ہر سو
پڑے جب خرمن عشاق میں آتش محبت کی
نہیں شعلے جہاں کا رنگ سب گلنار ہے ہر سو
ہلال عید تابان ہے اسی کے قوس ابرو سے
جو شیدا ہے اسی کی دیدہ سرشار کا ہر سو
غزل کہنا ہے دل کے شوق سے سرمست کا مقصد
زبان اسکی میں بیحد ذوق اس دلدار کا ہر سو
مئے وحدت ترے مستوں کی آنکھوں سے ہویدا ہے
جمال یوسفی تیرے زنخدان سے ہی پیدا ہے
ہے زیبا قد تیرا اعجاز کا فی دلستانی کا
عصائے موسوی سرو چمن تیرے سے نکلا ہے
تری شمع شبستان سے جو شعلہ نور کا نکلے
تو میں کیا ہوں کہ خود روح الامین بھی اس پہ شیدا ہے

Marfat.com

بہ خاکِ مردگانِ خود بیا سایہ فگن جانان
فغانِ محشر از خونِ شہیدانِ تو میخیزد
ز عدم جاودان موجود شد عالم ہمہ در دم
حدیث کن ز لبِ لعلِ بدخشانِ تو میخیزد
ز لمحہ حسنِ مہ رویت ہمہ عالم شدہ تابان
شعاعِ شمس از چاکِ گریبانِ تو میخیزد
ہزاران جانِ مشتاقان فدائے جلوات گلگرد
صدائے بیخودی از عندلیبانِ تو مے خیزد
ز سوزِ شعلۂ عشقت جہان شد ہمچو مجنونے
ز حسنِ لیلی از غبغب زنخدانِ تو میخیزد
کشائے کاکلِ مشکین شدہ مضطر ہمہ عالم
چہ ظلم بیحد از زلفِ پریشانِ تو میخیزد
بہ ذوقِ عشق آن جانان غزل گفتی تو مست اسیر
چہ گوہر بے بہا از کانِ سخندانِ تو میخیزد

نہ ہو سایہ فگن اپنے ہی مقتولوں کی تربت پر
کراں تیرے شہیدوں کی فغاں سے حشر برپا ہے
ہمیشہ کے عدم سے ہو گیا موجود کل عالم۔
جو لفظ کن تیرے لعل بدخشانی سے نکلا ہے
ترے رخسار انور کی چمک سے ہے جہان روشن
ترے چاک گریبان سے شعاع شمس پیدا ہے
اسی گلرو کے جلوہ سے ہزاراں جان فدا ہے
صدائے شوق اسکی عندلیبوں سے ہویدا ہے
ترے ہی عشق کے شعلہ سے عالم ہو گیا مجنون
زنخداں کے ترے غبغب سے ظاہر حسنِ لیلیٰ ہے
ترے گیسو پریشان سے ہوا گشتہ ہے عالم
نگاہ کر کاکل مشکین سے یہ بیداد کیا ہے
صنم کے عشق میں مست لکھدی ہے غزل تو نے
سخن عالی زبان گوہر فشان تیری سے نکلا ہے

مخمس از فقیر مست شیدا۔ بر غزل حافظ علیہ الرحمت

بہ عشقش پا چو بنہادی تحمل کن تو حاصلہا
کہ این بحر یست بے پایان ندارد ہیچ ساحلہا
چو دادی ساغر وحدت مشو از من تو غافلہا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا
کنم سر را فدائے او اگر یک جلوہ بنماید
بہ ہر دم این نقد جان پیشش اگر یک لحظہ می آید
اگر بختم کند مددے بما وصلش بدست آید
بہ بوئے نافۂ کاخر صبا زان طرہ بکشاید
ز تاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا
بیا اے قمریٔ شیدا اگر آن سرو روان گوید
ندائے عیش را در دہ اگر آن دلستان گوید
شراب وحدتش نوشان اگر آن شاہ جہان گوید
بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

اگر چاہتا ہے عشق اسکا تو حاصل کر تحمل کو
کسی نے ہے نہیں پایا جو اس دریا کے ساحل کو
پلا کر جام وحدت کا نہ مجھ سے یار غافل ہو
خبردار اے سخی ساقی عطا کر جام سائل کو
سنا تھا عشق آسان ہے پڑا ہوں سخت مشکل کو
کروں میں سر فدا اس پے اگر اک جلوہ دکھلائے
رکھوں میں جان قدمو پر اگر اکبار آجاوے
اگر ہو بخت یاور تب وصل دلبر کا ہاتھ آئے
اسی گیسو کی خوشبو سے صبا جسکو ادھر لائے
زلف کے پیچ نے کیسی بلا میں پا دیا دل کو
چلی آ قمرئے شیدا جو وہ سرو روان کہدے
خوشی کا دے ندا ہر دم اگر وہ دلستان کہدے
تو پی لے بادۂ وحدت اگر شاہجہان کہدے
مصلّے رنگ لے مے سے اگر پیر مغاں کہدے
جو سالک جانتا ہے خوب راہ و رسم منزل کو

53217

Marfat.com

زجام عشق اے جانان شدم مست ولایعقل
کند ہر کس مرا طعنہ ہم از نادان و از عاقل
فتادم در چنین بحرے کہ معدوم ست زو ساحل
شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین ہائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا
دلا در راہ دلارامے چو نیت در سفر کردم
ز سختی ہائے ترسم نے غم دلرا بہ پروردم
بمنزل گہ ہمہ رفتند من در راہ نے پے بردم
مرا در منزل جانان چہ امن و عیش چون ہر دم
جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا
ز اسرارت بہ عالم ہمہ گشتہ پدید آخر
چہ گویم خویش و بیگانہ ہمہ وصفے بدید آخر
نصیبم در ازل این بود در دستم رسید آخر
ہمہ کارم ز خود کامے بہ بدنامے کشید آخر
نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا

ترے جام محبت سے ہوا ہوں مست ولایعقل
مجھے کرتے ملامت ہیں سبھی نادان یا عاقل
پڑا اُس بحر میں ہوں میں جو رکھتا ہے نہیں ساحل
اندھیری رات خوف امواج گھمنگیر وہ ہائل
ہمارا ہو حال کیا معلوم سبکساران ساحل کو
ارادہ جب مرا اُس یار کے رہ میں سفر کا ہے
نہیں کچھ خوف سختی کا میں غم سے دلکو پالا ہے
گئے منزل میں سب میں نے قدم رہ میں نہ پایا ہے
امن کیا ہو مجھے اور عیش فکر ہر لحظہ آیا ہے
جرس فریاد کرتا ہے کہ باندھو جلد محمل کو
ترے اسرار سے ظاہر ہوا ہے کل جہاں پیارے
ہیں سب واصل وہاں پر خویش و بیگانہ کہاں پیارے
ملا مجھکو نصیبہ جو ازل سے تھا نہاں پیارے
بہ خود غرضی سے بدنامی ملی مجھکو عیان پیارے
رہے وہ راز کب مخفی نہ بائیں جس سے محفل کو

Marfat.com

اصل

وصال یار گر طلبی وگر جاے مرو حافظ
حریف مست وحدت شو بہ میخانہ برو حافظ
تو شو سرمست و شیدا ہمین سخنم شنو حافظ
حضوری گر ہمے خواہی ازو غائب مشو حافظ
متے ما تلق من تہوی دع الدنیا واہملہا

چون باز بملازمت حضرت خواجہ بزرگ مشرف شدہ اند۔ حضرت خواجہ بزرگ فرمودند کہ دولت ازلی و عنایت لم یزلی بہ باز آوردن درین مقام شما را مساعدت کردہ۔ ورنہ بسیارے منصور آسا درین بحر فنا مستغرق گشتہ اند و جان سلامت نبردہ و از انشا و غزلیات ممانعت فرمودند کہ بواسطہ اشتغال بدان از مقصد اعلےٰ باز خواہی ماند۔ بہ نظرات عنایت حضرت خواجہ بزرگوار منظور نظر بودہ

ترجمہ

اگر چاہتا ہے وصل اسکا تو در در مت پھر حافظ
حریف مست وحدت بنکے میخانے رہو حافظ
بنو بیخود وہی میرا سخن آخر سنو حافظ
حضوری جبکہ چاہتا ہے تو پھر غائب نہ ہو حافظ
ملیگا یار جب چھوڑیگا تو دنیاے مہمل کو

جب آپ پھر خواجہ بزرگوار علیہ الرحمتہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ خدائی عنایتوں نے آپ کو اس مکان میں آنے کی یاوری بخشی۔ نہیں تو بہت سے منصور مشرب اس فنا کے دریا میں غرق ہوگئے ہیں اور جان بچا کر نہیں نکلے اور اس وقت حضور اعلےٰ نے آپ کو شعر گوئی سے منع کیا۔ کہ اس کے شغل میں پڑ کر مطلب اصلی گم ہو جاتا ہے حضرت خواجہ بزرگوار کی نظر منظور ہو کر

Marfat.com

محض بہ عنایت از توحید وجودی بہ
مرتبہ توحید شہودی رسیدند و بمقامات
عالیہ و درجات متعالیہ فایز شدند۔ در
ساعتے کہ مشتری از وکسب نماید
حضرت اعلیٰ را خلعت اجازت کاملہ
پوشانیدہ بہ پنجاب کہ وطن مالوف
آن حضرت بود رخصت فرمودند۔

اجازت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدانند۔ کہ سالک مادام کہ فنائے جذبی^ع
کہ معبر بہ عدم ست سیر مے کند در راہ
است۔ محتمل کہ بہ عارضے باز بہ وجود
بشریہ عود کند۔ و این فنائے جذبی د
عدم تا بہ نہایت سیر الی اللہ است
و سیر الی اللہ عبارت از قطع مقامے از

محض عنایت ربانی سے توحید وجودی سے
توحید شہودی میں پہنچ گئے اور اعلیٰ مقامات
کے مالک ہو گئے۔ جب کہ ستارہ مشتری
کا دور تھا۔ حضرت اعلیٰ کو اجازت نامہ
کاملہ کی خلعت سے ممتاز فرما کر پنجاب کی
طرف جہاں آپ کا آباؤ اجدادی وطن
تھا رخصت فرمایا

اجازت نامہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا
ہے العزیز و جانو۔ کہ سالک جب تک کشش
فنا میں جس کو ہم عدم کہتے ہیں سیر کرتا
ہے ابھی وہ راہ میں ہے۔ ممکن ہے کہ کسی
روکاوٹ سے پھر بشریہ وجود میں واپس
لوٹ آوے اور فنا جذبی کا انتہا سیر الی اللہ
تک ہے اور سیر الی اللہ سے مراد یہ ہے کہ مکان

^ع دیکھو صفحہ ۸۳ مرآۃ المحققین
در بیان معنی فنائے جذبی
فنائے مطلق ،

Marfat.com

از مقامات دایرہ امکان ست۔ و چون سالک تمام مراتب دایرہ امکان راطے کردہ بہ نقطہ نہایت آن رسید پس سیر الی اللہ تمام شد و فنائے مطلق حاصل گردید۔ و بہ تحقق مواھبت حق سبحانہ تعالے پیدا کرد و رجوع بہ بشریت ممتنع شد۔ ما رجع من رجع الا من الطریق و من وصل لا یرجع۔ پس فضائل دستگاہ سیادت پناہی سید حسین شاہ بفضل حق سبحانہ تعالے بعد حصول جذبہ احدیت تمامی دایرہ امکان رطے نمودہ و سیر الی اللہ را باتمام رسانیدہ فنائے مطلق حاصل کردہ از حد مرید گذشتہ مراد گردیدہ است و در سیر فی اللہ

کے دایرے کے مقامات سے ایک مقام کا قطع کرتا ہے اور فقیر جب امکان کے تمام مراتب کو طے کرکے نہایت کے نقطہ پر پہنچ جاتا ہے وہاں سیر الی اللہ بھی ختم ہو جاتا ہے اور فنا مطلق حاصل ہو جاتی ہے اور اس مقام پر خدا تعالے کے ملنے کا موقعہ آجاتا ہے پھر بشریت کی طرف واپس آنا معدوم ہو جاتا ہے۔ جو پھرتا ہے راستہ سے مڑ سکتا ہے اور جو مل گیا پھر وہ واپس نہیں آتا پس بزرگوں کی پناہ والے اور سرداری کی طاقت والے سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالے کی مہربانی سے احدیت کی کشش حاصل کرنے کے بعد امکان کے دایرہ کو پورا طے کیا اور سیر الی اللہ کو بھی پورے طور پر ختم کرکے فنا مطلق حاصل کی آپ مرید کے درجہ سے مراد کے درجہ پر پہنچ گئے ہیں

Marfat.com

داخل شدہ است و این سیر را نہایتے
نیست - ہر کس از عارفان علے
تفاوت الدرجات بحسب استعداد
خود دریں سیر نہایت حاصل نمودہ
است - کہ فوق آن او متصور نیست
و سید حسین شاہ استعداد آن دارد
کہ اگر کسان باو بیعت نمودہ داخل طریقہ
علیہ نقشبندیہ شوند - بہ فیوضات عالیہ
مستفید خواہند گردید و سید حسین شاہ
اگر کسان را بہ شرط استخارہ و فتوے
دلی بشرط تبری از ریا و سمعہ و عجب
داخل طریقہ نمایند مجاز است - اما لازم
است کہ در حلقہ و اجتماع طالبان بقدر
احتیاج تعلیم و ترتیب نمودہ مدام در
بحر بیچونی من بطن الی بطن و من بطن

اور سیر فی اللہ میں داخل ہو گئے ہیں اور اس
سیر الٰہی کی نہایت نہیں ہے - ہر ایک عارف
نے اپنی استعداد کے مطابق مختلف درجوں
سے اس انتہائی سیر میں ملکہ پیدا کیا ہے
اس سے زیادہ بڑھکر اور کوئی درجہ نہیں
اور سید حسین شاہ صاحب اتنی استعداد
رکھتے ہیں کہ اگر بندگان خدا میں سے کوئی طالب
آپ کی بیعت کرکے طریقہ علیہ نقشبندیہ میں
داخل ہو - بڑے بڑے فیضوں میں مستفید
ہوگا اور اگر سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ بعض احباب
کو استخارہ اور دلی اجابت اور ریا اور عجب
اور تکبر سے توبہ کراکے طریقہ میں داخل کریں
تو مجاز ہیں لیکن یہ ضروری امر ہے کہ حلقہ اور
طالبوں کے اجتماع میں مناسب طور پر تعلیم اور
ترتیب کرکے آپ ہمیشہ خداوندی اوصاف کے دریا

Marfat.com

الی بطن البطون مستغرق و فانی باشند. کہ اجتماع را بہ شرائط مذکورہ در حصول مقصود تاثیر یست عظیم۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

احمد

اجازت نامہ حاصل کردہ بہ فراوان نعمتہاے بہ وطن باز گشتند مقدم شریف الیشان راسکناے این دیار مغتنم انگاشتہ بسیارے در سلک ارادت حضرت خواجہ بزرگ در آمدند صحبت گرم شد۔ وحلقہ شغل و مراقبہ

میں بطن سے بطن دیگر اور اُس بطن سے بطن البطون تک محو اور فانی رہیں کیونکہ اجتماع کو شروط مذکورہ کے ساتھ مقصود کے حاصل کرنے میں اثر عظیم ہے۔ اے مولا ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ادہر اُدہر نہ پھیر اور درود اور سلام خلقت کے برگزیدہ محمد پر اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر ہے۔

احمد

آپ یہ اجازت نامہ لے کر باطنی نعمتوں کو حاصل کرکے اپنے وطن شریف میں تشریف لائے آپ کی تشریف آوری کو ادھر کے رہنے والوں نے غنیمت سمجھکر حضرت صاحب کے سلسلہ مریدوں میں داخل ہوئے اور صحبت گرم ہوئی اور شغل اور مراقبہ کے حلقہ نے

Marfat.com

انتسابی پذیرفت۔ ہنوز چندے نہ
برآمدہ بود۔ کہ در اثنائے گرمئے صحبت
عشق زیارت حرمین شریفین غلبہ
نمود و محبت روضہ منورہ رسول اللہ
علیہ و علی آلہ الف الف صلوٰۃ و سلام
استیلا کرد۔ چنانچہ یکبارگی بساط اقامت
و استفادہ برچیدند۔ در ایام غلبہ حالات
واردات کہ حضرت اعلیٰ را در صحبت مزید
المفاخرت حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ
رونمودہ بود حضور حضرت سرور کائنات
علیہ التحیات والتسلیمات بتواتر شرف
افزا شدہ کہ در منامات و واقعات
باندک توجہ بحضور رسالت خاتمیت
علیہ و علی آلہ الف الف صلوٰۃ و سلام
مشرف گشتہ۔ در ہر امر کہ مباشرت

ایک عجیب وسعت حاصل کی۔ ابھی تھوڑے
ہی دن نہ گذرے تھے کہ آپ کے خیال شریف
میں زیارت حرمین شریفین کا ولولہ جوش
زن ہوا اور محبت و زیارت روضہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن پر ہزار
ہزار درود اور سلام ہو غلبہ کیا۔ چنانچہ اس
جوش میں یکدم ہی فیض کا بستر الپیٹ
دیا + غلبہ حالات وارده کے دنوں میں جو
خواجہ بزرگوار سے آپ کو حاصل ہوئے تھے
حضور پُرنور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی زیارت متواتر ہوتی تھی اور عالم خواب
اور بیداری میں تھوڑی سی توجہ سے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور
میں آپ پر ہزار ہزار درود اور سلام ہو
شرف حاصل کرگے جس کام کی بابت

Marfat.com

بدان سیر کردند۔ اجازت حاصل
مے شد۔ باوجود آنکہ بہ سبب کثرت
شوق متوجہ بجانب کعبہ گشتند۔ از
حضرت رسالت پناہی علیہ و علی آلہ
صلوٰۃ وسلام در آن باب اجازتے
واز خداوند قبلہ پیر و مرشد خود اشارتے
نیافتہ۔ از لب دریائے شور دوبارہ
بازگشتند۔ پس ہرگاہ کہ بعد بلوغ
بمرتبہ تکمیل باجازت تعلیم طریقت
سرفراز شدہ بہ وطن مالوفہ خود مراجعت
فرمودند و ہنگامہ بزم طالبان گرم
کردند۔ یک ناگاہ از حضرت سرور
کائنات علیہ و علی آلہ صلوٰۃ و تسلیمات
درباب ادائے حج کہ فریضہ عمر است
اشاراتے معلوم شد۔ چنانچہ سلسلہ

خواہش ہوتی تھی۔ عرض کر لیتے تھے اور
اجازت حاصل ہو جاتی تھی۔ حالانکہ آپ نے
نہایت شوق سے بیت اللہ شریف جانے
کا ارادہ کیا تو حضور پُر نور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اجازت حاصل
ہوئی اور نہ ہی حضور قبلہ پیر اور مرشد سے
بشارت ہوئی اس لئے آپ دو دفعہ سمندر
کے کنارہ پر پہنچکر واپس تشریف لائے۔
اسلئے کچھ مدت آپنے واپس آکر طالبان محبت کو
شربت وصل پلایا اور اسرار طریقت کو تعلیم کیا
یک دم ہی آپ کو حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارگاہ سے فریضہ
حج کے ادا کرنے کے واسطے حکم صادر
ہوا۔ آپ کے شوق اور اشتیاق کا
سلسلہ

Marfat.com

شوق واشتیاق درجنبش آمدہ باوجود
قلت استطاعت وکمی زاد وراحلہ
وخوف سواری دریاے شور وبھالک
دیگر بہ قدم در راہ نہادند۔ چون در
سندھ شریف بسعادت پاے بوس
حضرت حجۃ الاولیا والاصدقاء قدس سرہ
شرف شدند پیش ازانکہ ارادہ
خود اظہار نمایند حضرت خواجہ بزرگ
اذن دردادند۔ پس درین سفر وفور
برکات وشمول عنایات اللہ جل شانہ
درخود دیدہ بعافیت از سواری جہاز
عبور کردہ بمنزل مقصود رسیدند
چون بہ شرف احرام مشرف شدند
دیدہ اند۔ کہ تمام دشت از نشیب وفراز
از انوار کعبہ مملو است در ہنگام ظہور

حرکت میں آیا۔ گو طاقت نہ تھی۔ اور
خرچ راہ بھی کم تھا۔ اور سواری کا سامان
بھی کافی نہ تھا۔ اور دریائے شور کی موج
زنی بھی حائل اور سوائے اس کے اور بھی
خوفناک امور درپیش تھے سب کو طاق نسیان
میں رکھکر متوکلا علے اللہ چل پڑے اور جب
سندھ میں حضرت خواجہ بزرگوار کی خدمت شریف
میں باریاب ہوئے تو اس سے پہلے کہ
آپ اس معاملہ کا اظہار فرماویں حضرت خواجہ
بزرگوار نے حج کی اجازت عنایت فرمائی پس
اس سفر میں اللہ تعالی کی بہت سی برکتیں
اور بڑی مہربانیوں کے ساتھ خیر وخوبی اور
آرام اور سکون سے جہاز پر سوار ہو کر منزل
مقصود پر پہنچ گئے جب آپ لباس احرام سے
مشرف ہوئے دیکھا کہ تمام جنگل کعبے کے انوار سے بھرا ہے

Marfat.com

آثار بیت اللہ کیفیتے عظیم رونمودہ
است۔ و در طواف قدوم نعرہ ہائے
بے اختیار زدہ بیہوش افتادند
ہرگاہ بسبب کمال اشتیاق والحاح
خواستہ اند۔ کہ چشمان خود را بمشاہدہ
جمال کعبۃ اللہ باز نمائند۔ انوار و اسرار
آن عالیمقام الیشان را فرو گرفتہ
در وجد و التہاب بخود افتادہ گریبان
چاک کردہ بر آن خاکِ پاک غلطیدند
چنانچہ زائران حرم محترم از ملاحظہ احوال
عدیم المثال الیشان شیفتہ اطوار مجذوبانہ
مجنونانہ الیشان گشتہ اند۔ علی الخصوص
مرزا سہمگین بیگ ہندوستانی کہ در آن
ہنگام در سلک ملازمانِ شریف مکہ
زادہا اللہ شرفاً منسلک بودند از

اور جب آپ پر بیت اللہ شریف کے انوار چمک
پڑے تو آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری
ہوئی اور طواف قدوم میں بے اختیار نعرہ
مارا اور بیہوش گر پڑے اور جب آپ نے
کمال اشتیاق اور محبت سے چاہا کہ اپنی
آنکھوں کو کعبہ شریف کے جمال کے واسطے
کھولیں تو اس عالی مقام کے انوار نے آپ کو
ایسا پکڑا۔ کہ وجد اور بیقراری میں آ گئے
اور کپڑے پھاڑ کر اس خاک پاک پر لڑکھنیاں
کھانے لگے۔ یہاں تک کہ حرم محترم کے زیارت
کرنیوالے آپ کے عجیب احوال دیکھنے سے
قربان ہو رہے تھے۔ خصوصاً مرزا سہمگین بیگ
ہندوستانی کہ ان دنوں مکہ معظمہ زادہا
اللہ شرفاً کے ملازموں میں ملازم
تھے

Marfat.com

دیدن حالات عجیبہ و نعرہ ہاے
بلند ایشان کہ شبلی آسا از ایشان
سر بر میزدند از دل و جان مشتاق
و والہ ایشان گشتند - و در ایام اقامت
در مکہ معظمہ بوظایف خدمات قیام می
نمودند - فی الجملہ در مواضع متبرکہ ظہورات
عجیبہ و اسرار غریبہ مشاہدہ کردہ از
فیوض و مواہب ہر جا بہرہ یاب گشتند
و بدریافت حقایق مسجودیت و معبودیت
صرف حقیقت کعبہ حسنا مستفیض
گشتہ از مقام ابراہیم حظے وافر
گرفتند - و در وقوف بعرفات و
بنزول منزل منےٰ انوار و برکات مالا عد
ولا تحصے دیدہ چنان معلوم کردند کہ
بفضل آلہی حج مقبول و مبرور گردید

اُن کے عجیب حالات اور نعرہ دردناک جو
شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح آپ سے ظاہر ہوتے
تھے دیکھنے سے جان و دل سے قربان
ہو گئے اور جب آپ کو کچھ افاقہ رونما ہوتا
تو خدمت و وظایف بیت اللہ میں قیام
فرماتے - الغرض تبرک مقامات میں
عجیب عجیب ظہور اور غریب مشاہدہ کرکے
ہر مقام پاک کی برکتوں سے حصہ لیتے
رہے اور مسجود اور معبود ہونے کے حقائق
کو معلوم کرکے اور کعبہ شریف کی حقیقت
سے بہرہ یاب ہو کر آپ نے مقام ابراہیم
سے پورا حصہ حاصل کیا - اور عرفات کے
ٹھہرنے اور منےٰ میں اُترنے سے وہ انوار
و برکات جنکو ہم نہ گن سکتے ہیں اور نہ شمار کرسکتے
ہیں حاصل کرکے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا

Marfat.com

اصل

وبعد از ادائے مناسک حج اسلام وشرائط وآداب آن متوجہ مدینہ منورہ شدند۔ ودر اثنائے توجہ بزیارت حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این مناجات انشاد کردند

ہستم سگ جنابت یا سید المدینہ
جانم فدائے خاکت یا سید المدینہ
مسکین و مستمندم محزون و دردمندم
سوزندہ چون سپندم یا سید المدینہ
غرقم بہ بحر غفلت دربند حرص و شہوت
دارم ز جرم کسوت یا سید المدینہ
از مارِ نفس ملعون جان و دلم شدہ خون
مضطر شدست محزون یا سید المدینہ
در مرض حرص جانم شد مبتلا چنانم
چارہ از و ندانم یا سید المدینہ

ترجمہ

حج مقبول ہو گیا ہے آپ فرائض حج کے ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے اور راستہ میں شوق حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مین یہ مناجات تحریر فرمائی ہے

سگ ہوں میں تیرا دربان یا سید المدینہ
میری جان ہو تجھ پہ قربان یا سید المدینہ
عاجز ہوں بے نوا ہوں درد و غمیں مبتلا ہوں
ہرمل مثل ہوں سوزاں یا سید المدینہ
ڈوبا ہوں بحر غفلت حرص وہوا کا قیدی
پُر ہے جرم سے داماں یا سید المدینہ
نفس لعین سے میرا دل خون ہو رہا ہے
مضطر ہوا ہوں نالاں یا سید المدینہ
مرض حرص میں میری جان مبتلا ہے ایسی
درماں سے ہوں میں ناداں یا سید المدینہ

Marfat.com

بے حد گناہ گارم جائے امان ندارم
شرمندہ شرمسارم یا سید المدینہ
بہر دوا دویدم در حضرت رسیدم
چارہ دگر نہ دیدم یا سید المدینہ
این بے عدد جرائم مرضیست لادوائیم
فریاد مے نمائیم یا سید المدینہ
یا ہادیئے ہدایت یا شاہ ذوالعنایت
جان و دلم فدایت یا سید المدینہ
یا شاہِ کون و امکان دست کرم بجنبان
از قید نفس برہان یا سید المدینہ
تو کس بیکسانی غم خوار عاجزانی
سردار انس و جانی یا سید المدینہ
این آہ و ہم فغان ہا بشنو ز حال ما ہا
اے شاہ دین پناہا یا سید المدینہ
یا شاہ ذوالوقارا بین بیکسے مارا

مجرم ہوں سخت عاصی شرمندہ پر معاصی
بے زادِ راہ سامان یا سید المدینہ
دوڑا ہوں میں دوا کو حضرت سے التجا کو
دارو ہے دردمندان یا سید المدینہ
بے حد جرم سے میری یہ مرض لادوا ہے
فریاد ہے یہ ارمان یا سید المدینہ
اے ہادیئے ہدایت لطف و کمال والے
دل و جان سے تجھ پہ قربان یا سید المدینہ
اے دو جہان کے شاہا دست کرم ہے کیجو
قید نفس سے شادان یا سید المدینہ
اے بیکسوں کے والی اے عاجزوں کے حامی
سردار جن و انسان یا سید المدینہ
اے دو جہان کے شاہا ہیہات حال میرا
آہ و فغان و نالان یا سید المدینہ
اے بادشاہ عزت للہ نظر کرم کی

Marfat.com

اصل	ترجمہ
نظرے بکن خدارا یا سید المدینہ	برحال ما غریبان یا سید المدینہ
ہستم سگ سگانت مشتاق آستانت	ہوں چاکروں کا چاکر مشتاق تیرے در کا
مسکین و مدح خوانت یا سید المدینہ	عاجز ہوں میں ثنا خوان یا سید المدینہ
خواہم ز تو ہدایت ہر دم کنم ثنایت	صفت و ثنا میں تیرے ہر دم ہے یہ بندہ
سر افگنم بپایت یا سید المدینہ	قدموں پہ سر ہو قربان یا سید المدینہ
در ذوق شوق مولا کن مست بیشہ یا	در ذوق شوق مولا بے خود و مست کردو
باشم ہوائے ویلا یا سید المدینہ	ہر دم ہو آہ و نالاں یا سید المدینہ
دیگر سرم فدیت یابم شرف لقایت	قدموں میں ہو حضوری پاؤں شرف لقا سے
باشم حضور پایت یا سید المدینہ	سر ہو یہ میرا قربان یا سید المدینہ
عرض حسین مسکین بپذیر پادشہ دین	عرض حسین مسکین کیجو نظر کرم کی
کن رحم و حال مابین یا سید المدینہ	برحال ما غریبان اے سید المدینہ
چون بمدینہ منورہ رسیدہ اند بمجرد	جب آپ مدینہ منورہ میں پہنچے - روضہ
ملاحظہ آثار روضہ مطہرہ نعرہ ہا زدہ	پاک کے دیکھتے ہی نعرہ مارا اور بیہوش
بیہوش افتادہ و در آداب زیارت	ہو کر گر پڑے اور روضہ منورہ کی زیارت کے
روضہ مطہرہ و مسجد نبوی مبارک	آداب بجا لانے اور مسجد نبوی مبارکہ

Marfat.com

زمان زمان از خود رفته بر زمین غلطیدند
باوجودیکه انوار صحابه و اهلبیت نیز درآن
مقام تابان بودند. از غایت استغراق
التفات نمود در انوار نبوی به دیگرے
نتوانستند. اتفاقاً مرزا صاحب
سنهگین بیگ درآنوقت نیز به
مدینهٔ رسول صلی الله علیه وآله وسلم
رسیده حضرت اعلیٰ قدس سرهٔ را
به همان حالت در لجهٔ وجد و التهاب
مستغرق دریافت و التماس نمود
که در سلک ارادات ایشان منسلک
گردد. حضرت اعلیٰ عریضهٔ محتوی نیازمندیها
در باب قبول ایشان به جناب پیر
دستگیر خود بر نگاشته دلالت نمودتا
در سرهند شریف رسیده از

کے دیکھنے میں بار بار بیہوش ہو جاتے اور
پڑتے۔ گو اس مقام پاک میں اہلبیت اور
صحابہ کے نور بھی چمکتے تھے۔ مگر آپ نہایت
استغراق سے انوار نبوی کے مقابلہ میں
اور کسی طرف دھیان نہ کرتے تھے اتفاقاً
اُن دنوں مرزا سہنگین بیگ بھی مدینہ
منورہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا
تھا۔ حضرت اعلیٰ کو اللہ تعالیٰ آپ کا بھید
پاک کرے تمام حالت اور وجد میں نہایت
محو پایا۔ عرض کی۔ کہ اس خاکسار کو مریدوں کے
زمرہ میں شامل کر دیں۔ آپ نے ایک عریضہ
جو نیازمندی سے پُر تھا اُن کی قبولیت
کے واسطے اپنے پیر حضرت دستگیر کی خدمت
میں لکھا۔ اور مرزا صاحب کو کہا۔ کہ
سرہند شریف میں . . .

Marfat.com

اصل

حضرت خواجہ بزرگ دریافتند آنچہ دریافتند
پس چون در ایام اقامت بہ مدینہ
سکینہ حضرت اعلےٰ قدس اللہ سرہ
بہ توالی و تواتر عنایات عظیمہ و
عطایاے فخیمہ از آن حضرت صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم دریافتہ الطافات
و عنایات بے غایات بحال خود دیدند
عزم بالجزم نمودند کہ بقیۃ العمر در
مدینہ مقدس معتکف نشینند در یں
اثناے دیدند۔ کہ حضرت محبوب
رب العالمین علیہ و علے آلہ الف الف
صلوۃ و سلام تشریف فرماے شدند
در حالیکہ انوار عظیمہ بر آن حضرت
متلالی ست۔ فرمودند۔ کہ شمارا بہ
وطن مالوفہ باید رفت۔ تا اہالی آن

ترجمہ

حضور اعلےٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاویں
پس مرزا صاحب نے وہان پہنچ کر جو کچھ
پایا سو پایا۔ حضرت اعلےٰ نے مدینہ شریف
مین رہکر بڑی بڑی نعمتیں متواتر آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حاصل کین۔
آپ نے ان عنایتون کو دیکھ کر پختہ ارادہ
کر لیا۔ کہ باقی عمر حضور صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی خدمت میں گذارین۔ ابھی یہ
خیال دل میں گذرا ہی تھا۔ کہ حضور پر
نور رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ آپ
پر ہزار ہزار درود و سلام ہو تشریف
فرما ہوئے حالانکہ حضرت شاہ صاحب پر
کئی قسم کے نور چمک رہے تھے آن حضور
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زبان درفشان
سے فرمایا کہ عزیز آپ کو اپنے وطن میں جانا لازم ہے

Marfat.com

دیار بہ دولت برکت کثیر المنفعت تو
بہ فوائد مستفید گردند و اعالی و ادانی
روزگار بسعادت ملازمت تو بہ مواہب
جدیدہ بہرہ مند گردند و زمرۂ گم گشتگان
بادیہ ضلالت از فروغ الطاف ہدایت
یابند۔ و تشنگان وادی جہالت
از زلال واسطۂ تو سیراب باشند
بدریا آب شیرین بہر آن است
کہ از وے تشنگان سیراب گردند
نہ چون گوہر کہ در معدن نہفتہ
بجان در کند تشنہ نایاب گردند
حضرت شاہ علی قدس سرہ بہ عرض
رسانیدند کہ مجاورت درگاہ جہان
پناہ۔ و ملازمت بارگاہ عالم آرام
گاہ مقصود دل و جان من است

تاکہ اس ولایت کے لوگ آپ کی برکت
اور نظر کیمیا اثر سے فائدہ حاصل کریں اور
زمانہ کے خورد اور بزرگ اور غریب اور دولتمند
آپ کی ملازمت حاصل کر کے بہرہ مند ہو
جاویں اور کئی گمراہ آپ کی ہدایت سے
راہ راست پر آجاویں۔ اور جہالت کے
جنگل کے پیاسے آپ کے میٹھے پانی سے
سیراب ہو جاویں۔ دریا میں میٹھا
پانی اس لئے ہے کہ پیاسوں کی پیاس اس
سے بجھے۔ موتی کی طرح کان میں ایسا نہ
چھپنا چاہئے کہ اس سے کم ملے
تنگ ہو جاویں۔ آپ نے عرض کی کہ
میرے دل اور جان کا آرام آپ کے دربار
کو ہر بار میسر رہنے
سے ہے

Marfat.com

نے خواہم کہ ازین در دولت مہجور باشم باز فرمودند۔ کہ دریں حکمتے ست عجیب کہ بر آن مطلع نۂ۔ البتہ مے باید کہ برین راضی شدن۔ و در وطن خود سکونت پذیرفتن کہ اکثر مردمان آن جا را از تو فیض رسد۔ و از برکت دامن تو چنان عزیزے سر بر زند۔ کہ ہمچون آفتاب عالمتاب از انوار ہدایت او عالم عالم روشن گردد۔ پیغمبر فرمودند کہ در آن وقت حضرت اعلےٰ قدس سرہ را بہ خاطر آمد۔ کہ در دیار پنجاب ہیچ عزیزے بر مسند اکمال درین روز ہا جلوہ افروز نیست کہ بوئے صحبت ورزد۔ حضرت رسالت۔

اشارت بود از ظہور قیوم العالم سید امام علی نفعنا اللہ بسرہ الخفی والجلی

میرا دل نہیں چاہتا کہ یہاں سے دور جا پڑوں۔ پھر حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں عجیب حکمت ہے جس کی آپ کو خبر نہیں۔ ضرور اس امر پر راضی ہونا چاہئے اور وطن مالوف کو واپس جانا چاہئے کیونکہ بہت سے لوگوں کو آپ سے فیض ملے گا۔ اور آپ کے دامن کی برکت سے ایک ایسا عزیز پیدا ہوگا۔ کہ سورج روشن بھی اس کے نور سے حصہ لیگا پھر آپ کے دل مبارک میں خیال پیدا ہوا کہ پنجاب کی ولایت میں کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آتا جس کی صحبت سے فیض حاصل ہو

حضور انور صلی اللہ
علیہ وآلہ
وسلم

Marfat.com

خاتمیت علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام
بنور نبوت مشرف شدہ فرمودند
وقتیکہ شمارا شوق و تعطش ملاقات
ارباب کمال دامنگیر گردد۔ در علاقہ
گڑھی کریالی موضع سموآل است
در آن مقام جامع مجمع افضال اجل ارجا
مسمے بہ حافظ محمود علیہ رحمت رب الودود
زیب سکونت دارند۔ رشحے از زلال
وصال او در کام جان باید کرد ہمین
فرمودہ مرخص شدند و رخصت دادند
پس چون این مقولہ از حضرت رسالت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم در گوش رسید
ہمان وقت بچشم گریان و دل بریان
از مدینہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام برآمدند
و ہنگام معاودت ثانیاً بسعادت طواف

ختم کرنیوالے رسالت کے اور برگزیدہ
نبیوں کے آپ پر درود اور سلام ہو
فرمایا۔ کہ جب آپ کو کسی خدا رسیدہ
کے ملنے کا اشتیاق ہو۔ تو آپ گڑھی
گھریالی کے علاقہ میں جایا کریں۔ وہاں
ایک موضع سموال ہے اس جگہ سب
فضیلتوں کے جامع اور بزرگوں کے بزرگ
حافظ محمود رحمۃ اللہ علیہ سکونت رکھتے ہیں
اُن کے آب شیرین سے لذت اٹھایا
کریں یہ فرما کر حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم تشریف لے گئے اور اجازت
دے گئے۔ جب آپ کو دربار نبوی سے یہ
پیغام ملا۔ تو آپ چشم گریان اور دل
بریان لے کر مدینہ منورہ سے نکل پڑے
اور واپسی پر دوسری دفعہ کعبہ شریف

Marfat.com

کعبہ و تقبیل حجر اسود شرف بودہ
و عنایات بزرگ ازدیاد و در کعبہ گرفتہ آنہ
شدند۔ و از آن دیار سراپا اسرار
براہ دریا گذشتہ در دیار مطلع انوار سندھ
شریف ملازمت خواجہ بزرگوار دریافتہ
و اقتباس انوار عظیمہ نمودہ بوطن
مالوفہ روے نہادند۔ چون حدود پنجاب
را از قدوم فیض لزوم رونق بخشیدند
پس پرسان احوال باکمال حافظ
محمود علیہ الرحمۃ الودود روح اللہ
روحہ گردیدہ برلب دریاے جہلم کما
اشارہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حافظ
موصوف را متحلی بحلیہ کمال و اکمال
دریافتند۔ کہ باوجود سرعت سیر ز زینت
مرادانہ از ہر مائدہ فایدہ تمام واز

کہ کا طواف زیارت کیا۔ اور حجر اسود
کو چوما اور کعبہ شریف کی زیارت سے فارغ
ہو کر روانہ ہوئے اور جہاز پر سوار ہو کر ولایت
سندھ شریف میں حضرت خواجہ بزرگوار
کی خدمت بابرکت مین شرفیاب ہوئے
اور وہان سے فوائد عظیمہ حاصل کرکے
وطن مالوفہ کی طرف تشریف آور ہوئے جب
حدود پنجاب کو فیض بخش قدمون سے
شرف فرمایا تو آپ حسب ارشاد نبوی صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم دریاے جہلم کے کنارہ پر پوچھتے پوچھاتے
حافظ موصوف کو ملے۔ حافظ صاحب کمالیت
کے زیور سے آراستہ اور پیراستہ تھے
باوجودیکہ آپ کی سیر نہایت تیز تھی تاہم
مروانہ وار ہر مقام سے فائدہ تام رکھتے
تھے اور . . . .

Marfat.com

ہر مقامے نیستے ما لاکلام فراگرفتہ بہ
منزل مقصود واصل شدہ اند و تقریباً
فرمودند۔ کہ در اواخر سلوک بہ تجلی
صمدی نیز متجلی گشتند۔ و آن مقامے
ست کہ در آن جا احتیاج اکل و شرب
از سالک برخیزد۔ چنانچہ در مقامات
قدوۃ الکاملین۔ حضرت بدیع الدین
ملقب بہ شاہ مدار مذکورست۔ کہ در تجلی صمدی
تا دوازدہ سال طعام نخوردہ اند
لباسے کہ یکبارے پوشیدند دیگر
احتیاج شستن نمے شد پس در غلبہ
آن حال حضرت حافظ محمد بہ
کلّی از خوردن و آشامیدن باز ماندند
چندانکہ حضرت خواجہ سیدی مولائی در آن
حالت بہ خوردن و آشامیدن اشارت

منزل مقصود پر پہنچ چکے تھے اور یہ بھی
معلوم ہوا۔ کہ آپ مقام تجلی صمدی پر
فائز المرام ہو چکے ہیں یہ وہ مقام
ہے کہ جہاں عارف کو کھانے پینے
کی پرواہ نہیں رہتی۔ جیساکہ حضرت شاہ
بدیع الدین صاحب شاہ مدار کے تذکرہ
میں آیا ہے۔ کہ آپ نے تجلی صمدی
میں بارہ سال تک کھانا نہیں کھایا
اور جو لباس وہ پہنتے تھے۔ وہ میلا
نہیں ہوتا تھا۔ صاحب موصوف۔
حافظ صاحب کھانے پینے کو
بالکل چھوڑ چکے تھے اور حضرت شاہ
صاحب ہر چند کھانے اور پینے کا
کا اشارہ کرتے تھے۔

Marfat.com

میکردند - فایده نمیداشت تاکه
مدت مغلوبیت ایشان درآن سال
از ایام بعد در شهور انجامید آخرالامر
حضرت خواجه بزرگ قدس سرهٗ
سیدی و مولائی طعام ابو طلبیده فرمودند
که اقتدائے رسول الله صلے الله علیه
وآله وسلم - آن مے باید که
رسول صلے الله علیه وآله وسلم کرده اند
دگرنه پس ازیں در صحبت
نتوانم بود - و درآنوقت بدست مبارک
خود لقمه در دهان مبارک ایشان نهادند
و یک لقمه مقرر کردند که در یک روز
بخورند و همت باطنی درکار کردند تا رفته
رفته میل بطعام پدید آمد - وزآن
مقام ترقی دست داد و میفرمودند

مگر آپ لاپرواہ تھے - یہاں تک کہ اُن
کی مدت مغلوبیت تجلی صمدی کی دنوں
سے گذر کر مہینوں تک جا پہنچی - آپ نے حافظ صاحب
کی خدمت میں عرض کیا - کہ حضرت آپکو
اتباع رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
لازم ہے - جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کیا ہے
ورنہ بندہ پھر خدمت
میں حاضر نہ ہوگا - پھر اپنے ہاتھ میں
ایک لقمہ اُٹھا کر آپ کے دہان مبارک
میں رکھا - اور ہر روز ایک لقمہ کھلانا
مقرر کر دیا - اور ہمت باطنی سے بھی
توجہ کی - آہستہ آہستہ آپ کو کھانے
کی خواہش پیدا ہوگئی - اس کھانے
کی وجہ سے آپ کو مقامات پر زیادہ ترقی ہوئی

Marfat.com

کہ نہایت وصول سالک تا عین ثابتہ
و غایت حصول عارف تا بہ صور علمیہ
مے باشد و این مقام کاملان اہل ولایت
ست و برخے را باشد کہ ازیں مرتبہ
عبور دہند و بہ منزل مقصود رسانند
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
تاریخ وفات از حضرت امام علی شاہ
قدس سرہٗ کہ در تاریخ وفات پیر
دستگیر خود تحریر فرمودہ اند۔
در ماہ صفر چو حضرت مخدومی
بنمود سفر زین دائرہ موہومی
تاریخ وفات پیر کامل و اکمل
دل گفت بگو کہ مرشد مخدومی
۱۲۴۲ھ

آپ فرماتے تھے کہ سالک کی انتہا عین
ثابتہ تک ہوتی ہے اور عارف کی صور
علمیہ تک۔ اور یہ مقام عارفان کامل
اور اہل ولایت کے ہوتے ہیں اور بعض
ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اس مرتبہ سے گذر کر
منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں یہ فضل اللہ
کا ہے دیتا ہے جسکو چاہے۔ تاریخ وفات
جو حضرت امام علی شاہ قدس سرہٗ نے اپنے پیر دستگیر
حضرت حاجی الحرمین شریفین شاہ سید حسین شاہ صاحب
کے وفات شریف میں تحریر فرمائی۔
میرے حضرت مخدوم نے ماہ صفر میں
اس دائرہ موہوم سے سفر فرمایا جی نے
چاہا کہ تاریخ وفات پیر کامل و اکمل کی کہو۔
۱۲۴۲ھ

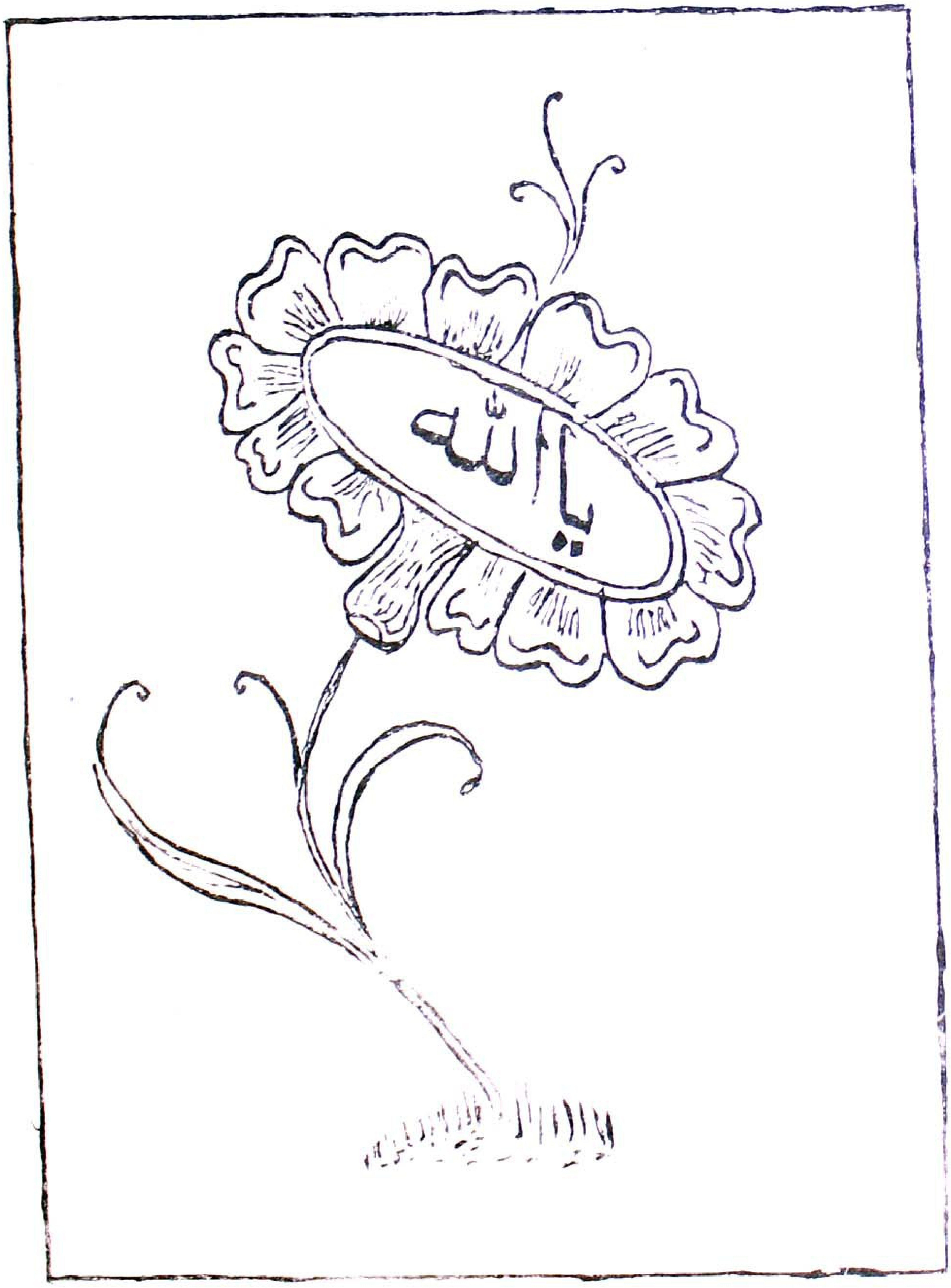

Marfat.com

مرآۃ المحققین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علٰی نعمایہ الشاملۃ و علٰی
آلائیہ الکاملۃ والصلوۃ والسلام علٰی
سید الدارین ورسول الثقلین و
نبی الکونین وخاتم الانبیاء والمرسلین
امام الاتقیاء والنجباء والاصدقاء الکاملین
وشافع یوم الجزاء ومالک قاب قوسین
اوادنٰے وصاحب اللواء اعنی
محمد المصطفٰے ثانیاً علیہ من الصلوۃ
افضلہا ومن التحیات ازکہا

سب ثناء واسطے اللہ تعالےٰ کے ہے اُسکی
اُن نعمتوں پر جو شامل ہونیوالی ہیں اور اُس
کی اُن نوازشوں پر جو کامل ہیں اور تمام
درود وسلام دو جہان کے سردار زمین اور
آسمان کے نبی جن وانسان کے رسول نبیوں
اور رسولوں کے ختم کرنیوالے اتقیا نجبا اصدقا کاملین
کے سردار روز قیامت کے شفیع مرتبہ اعلےٰ قاب قوسین او
ادنٰی[1] کے مالک صاحب لواء الحمد یعنی سیدنا محمد المصطفٰے
پر اُسپر بہتر صلوات اور پاکیزہ تر تحالیف

[1] لے قاب قوسین اوادنےٰ لغت میں دو گوشہ کمان کے مل جانے کو کہتے ہیں۔ مراد نہایت قرب الٰہی ہے۔ اوادنےٰ یعنی یا اس سے بھی نزدیک ۔

والتسلیمات اکملها وسن البرکات
اتمها وعلی آله واصحابه الطیبین
وعلی جمیع عباد الله الصالحین
الی یوم الدین -

اما بعد این رساله ایست مسمّٰے
بہ مرآۃ المحققین - کہ جمع کردم چند
کلمات مختصر - این نسخہ را بجہت
سالکان راہ خدا و طالبان
طریق مولٰے - اگرچہ قال این
احقر العباد مطابق حال نیست
ومستفع شدن مردمان از خشک
قال امریست محال - چراکہ کلام
اولیاء واتقیاء ذی روح وپرمغز
باشد وکلام مردم عصاۃ سراسر
پوست بے مغز لیکن بفضل و

اور کامل تر تسلیمات اور بہت بڑھنے والی
برکتیں نازل ہوں اور اسکی آل پاک اور
صحابہ کرام اور اللہ کے تمام نیک بندون
پر قیامت تک

بعد حمد اور صلوۃ کے یہ رسالہ بنام مرآۃ المحققین
ہے - مین نے اس رسالہ کو سالکان راہ
خدا - اور طالبان راہ مولٰے کے واسطے
صرف چند کلمات مین جمع کیا ہے - اگرچہ
میرا کہنا احوال کے مطابق نہیں اور
خشک باتون سے لوگون کا بہرہ یاب ہونا
امر محال ہے - کیونکہ اولیا اللہ کی کلام
جاندار اور لطیف ہوتی ہے - اور ہم
گنہگارون کی کلام سراسر پوست بے
مغز ہے تاہم
بفضل و

Marfat.com

کرم او سبحانہ تعالیٰ جلشانہٗ و
توجہات آن سرور کائنات علیہ التحیات
والبرکات و پیران طریقت عظام
امیدوار ہستم کہ بہ برکت این کلمات
محض بہ فضل او
سبحانہ شاید کسے طالبے
کامیاب شود - و این احقر نیز بہ
منزل مقصود - کہ عبارت از اطمینان
نفس و مشرف شدن باسلام
حقیقی ست - برسد
از کریمان کارہا دشوار نیست
مِنَ الکِرَامِ لِلْاَرْضِ نَصِیْبٌ
المقصود آنکہ طالب حق را بعد از
مشرف شدن بہ پیر طریقت خویش
لازم - بلکہ فرض عین ست کہ صحبت

کرم حق سبحانہٗ و تعالیٰ جلشانہٗ اور
توجہات آن حضور صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم و پیران طریقت امیدوار
ہوں - کہ ان کلمات کی برکت سے
اور اللہ کے فضل سے کوئی طالب
سعادت مند کامیاب ہو جاوے
اور اس عاجز کو بھی منزل مقصود
وصول ہو - اور منزل مقصود سے ہماری
مراد یہ ہے - کہ نفس کو اطمینان ملجاوے
اور اسلام حقیقی حاصل ہو جاوے - یہ
کریموں سے کوئی کام مشکل نہیں ہے
اور بزرگوں سے زمین کا بھی حصہ ہوتا
ہے الغرض طالب حق کو پیر کے ملنے کے
بعد لازم بلکہ فرض عین ہے کہ اس کی
خدمت میں رہے -

Marfat.com

اور اختیار کند۔ اگر دوام صحبت بحصول
نہ پیوندد۔ عمل کردن بر کلام اولیائے
سلف قدس اللہ اسرارہم و مطالعہ
ادہم کار صحبت پیر طریقت او مے
کند۔ کہ کلام این سادات ذی روح
ست۔ و این قلیل البضاعت از
خرمنہائے ایشان خوشہ چینی کردہ
این کلمات را بمنصۂ ظہور آوردہ
انشاء اللہ تعالے طالب صادق را ثمرۂ
کمال و جمعیت خاطر۔ خاطر خواہ
بخشید بمنہ و کمال فضلہ۔
بدانکہ اول طالب را باید۔ کہ از
صحبت اہل تفرقہ یعنی از صحبت اہل
دنیا کہ داخل طریقت نہ باشند و محبت
خدا نہ داشتہ باشند و دل آنہا

اگر ہمیشہ نہ رہ سکے۔ تو اولیا کرام
کی کلام پر عمل کرے۔ کیونکہ اُن کا
کلام ہی پیر کی صحبت کا فائدہ دیتا
ہے۔ ان بزرگون کا کلام زندہ اور
جاندار ہوتا ہے اور یہ کم سرمایہ
اُن کے کھلیان سے خوشہ چینی
کر کے ان مختصر کلمات کو جمع کرتا ہے
انشاء اللہ تعالے یقین ہے کہ سچے
طالب کو دل کی جمعیت اور پائدار
زندگی حاصل ہوگی۔ فضل اور احسان
مولا کریم کے سے۔
اول طالب کو چاہئے۔ کہ اہل دنیا
کی صحبت سے یا اُن لوگون کی
صحبت سے جو کسی طریقہ میں داخل
نہ ہوں اور محبت خدا تعالی کی نہ رکھتے ہون

Marfat.com

محبت ماسوائے اللہ گرفتار باشد
و در اشیاء و اسباب دنیوی و امور
لاطائل متفرق و پراگندہ باشد بگوشہ نشینی
و عزلت اختیار کند و خاموشی گزیند
کما قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اِنَّ لِلْعِبَادَةِ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ
تِسْعَةٌ مِنْهَا فِی الصَّمْتِ ۝
فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کہ برائے عبادت دہ حصہ است و
نہ از آنہا در خاموشی ست و خاموشی
بے عزلت حاصل نمے شود پس
طالب را اہم مطالب عزلت است
چون عزلت را اختیار کرد۔ پس
خاموشی کہ مجمع نہ حصہ عبادت ست
این را حاصل مے شود پس ہمہ دہ

اور اُن کا دل محبت ماسوائے اللہ میں
گرفتار ہو۔ اور دنیاوی اسباب اور
بیہودہ کاموں میں مصروف ہوں۔
دور رہے اور چپ اختیار کرے اور گوشہ
نشینی کرے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عبادت
کے دس حصے ہیں۔ اُن میں سے نو حصے
خاموشی میں ہیں۔ اور خاموشی گوشہ
نشینی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔
پس طالب کو بڑا ضروری کام گوشہ
نشینی ہے۔ جب گوشہ نشینی اختیار
کی۔ تو خاموشی جس کو ہم نو حصہ سے
تعبیر کرتے ہیں۔ حاصل ہو گئی۔ پس تمام
دس حصہ
عبادت

Marfat.com

حصہ عبادت مع عزلت اورا حاصل آید
چنانچہ بزرگے در حق عزلت فرمودہ است
ع روئے در دیوار کن تنہا نشین
از وجود خویش ہم خلوت گزین
دیگر مے باید کہ ہر ذکرے و فکرے کہ
از پیر طریقت خود اخذ نمودہ است
بر خود لازم - بلکہ فرض عین دانستہ
بر آن کار کند و ہیچ وقت از اوقات
از آن خالی نباشد - تا ذکرے کہ
عبارت از یادداشت ست او را حاصل
شود - و وصف ذاتی گردد - چنانچہ
سمع و بصر گردد - و او را ہیچ چیز زائل
نہ کند و مے باید کہ جمیع امور معیشت
خویش با وسبحانہ تعالے تسلیم کند
و متوکل باشد - بشرطیکہ چشم طمع بر

گوشہ نشینی کے ساتھ اُس کو حاصل
ہو گئی - چنانچہ ایک بزرگ کا قول ہے
اکیلا بیٹھ اور منہ اپنا دیوار کی طرف کر
اپنے وجود سے بھی علیحدگی اختیار کر
دوسرا یہ چاہئے کہ جو ذکر اور فکر اپنے
پیر سے حاصل کیا ہے - اُس کی مداومت
ضروری سمجھے - بلکہ فرض عین سمجھ کر اُس
پر عمل کرے - اور کوئی ساعت یا کوئی
دم اس سے فارغ نہ ہو - یہان تک
کہ وہ ذکر جس کی مراد یادداشت ہے
اُس کو حاصل ہو اور وصف ذاتی ہو
جاوے - یعنی سمع اور بصر ہو جاوے
اور اُسکو کوئی چیز نہ ہٹا سکے اور اپنے تمام
کام اللہ کے سپرد کرے اور متوکل ہو
جاوے - لوگون کی مدد اور امداد کا

Marfat.com

مردمان و امداد ایشان ندارد۔ بلکہ ہمہ امداد از سبحانہٗ و تعالےٰ دانستہ باشد و خود فارغ البال شدہ شب و روز در یاد او باشد۔ و ہیچ وسوسہ نان و پارچہ را در دل خود راہ نہ دہد چرا کہ ہر چیز کہ روز ازل در قسمت این معین ست نہ کم ست و نہ بیش اگر کسب کند ہم میرسد و اگر نہ کند ہم میرسد۔ پس کوشش این بے فائدہ است اگرچہ کسب و جہد در کار دنیا سنت ست و خوردن از و حلال لیکن کسب و کار دنیا برائے سست اعتقادان ست نہ برائے طالبان مولا کہ ایشان را وسیلہ کردن بے او ہمہ کفر و شرک طریقت ست۔ مگر برائے شخصے کہ صاحب

کا خیال نہ رکھے۔ بلکہ جو کچھ ہو۔ اُس کو اللہ کی طرف سے سمجھے اور آپ فارغ اور بافرصت ہو کر اُس کی یاد میں رہے روٹی اور کپڑے کا خیال مطلق دل میں نہ آنے دے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے جو چیز روز ازل میں اس کی قسمت کردی ہے وہ ضرور ملیگی نہ کم نہ زیادہ اگر وہ کوئی کام کرے تو بھی اور اگر نہ کرے تو بھی۔ کوشش بیفائدہ ہے اگرچہ کسب اور کوشش کرنا سنت نبوی ہے۔ اور اُس کے حاصل کا کھانا حلال مگر کسب کرنا سست اعتقادوں کا کام ہے۔ مولا کے طالبوں کا یہ کام نہیں۔ کیونکہ اُن کے نزدیک اللہ کے بغیر وسیلہ پکڑنا طریقت کا کفر ہے۔ مگر اُس شخص کے

Marfat.com

عیال باشد۔ و عیال او متوکل نہ باشد۔ بقدر قوتِ یومیہ ایشان او را کسب باید کرد۔ زیادہ حرص کردن حرام ست۔ و اگر کسے برادر یا محب او مہمّ کار قوت عیال او باشد آن را از امداد ربانی دانستہ شب و روز در یاد او مشغول باشد۔

اے عزیز نمے دانی۔ کہ جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام عبادت و یاد حق را کسب خود دانستہ و جمیع ہم خود در راہ او مصروف کردند۔ نہ در راہ دنیا و معیشت او۔ و نیز بعضے اولیاء اللہ کسب را بمعنے کسب در عبادت او تعالی و جہد در راہ او مقرر کردہ اند چنانچہ حضرت مولانا جلال الدین رومی

واسطے کہ عیالدار ہو۔ اور اُس کا عیال متوکل نہ ہو۔ روزانہ خرچ کے واسطے کام کر لینا چاہیئے۔ زیادہ طمع کرنا حرام ہے اگر کوئی اور شخص مثلاً بھائی یا دوست اُس کے عیال کے خرچ کا ذمہ وار ہو تو اُس کو امداد ربانی خیال کر کے آپ خدا کی یاد میں دن رات مشغول رہے۔

اے عزیز تو نہیں جانتا۔ کہ تمام انبیاء اور اولیاء علیہم السلام نے خدا کی یاد کو ہی اپنا کسب سمجھا ہے اور اپنی تمام ہمتوں اور کوششوں کو اُسی کی راہ میں خرچ کیا ہے۔ نہ کہ دنیا اور دنیا کے گذارہ کی طرف۔ بعض اولیا اللہ تو کسب کے معنے عبادت کرنا ہی کہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا جلال الدین رومی ؒ

Marfat.com

قدس اللہ سرہ العزیز در مثنوی شریف
در حکایت شتر و خرگوش کسب و جہد را
بر توکل ترجیح دادہ اند۔ مراد شان از
کسب عبادت و جہد در راہ خداست
چنانچہ فرمودہ اند۔ ؎

فکر ہا در کسبِ دنیا بار دست۔
فکر ہا در ترک دنیا وار دست۔

پس مے باید کہ در جمیع امورات دینی
و دنیاوی خویش حق تعالیٰ را جل شانہٗ
وسیلہ خود سازد و بر قسمت او راضی باشد
تا در زمرۂ مردانِ میدانِ رضا
داخل باشد و ثمرۂ عبادت کہ عبارت
از عبودیت ست این را حاصل گردد
و نیز لازم ست کہ دل خود را از جمیع
مرادات دینی و دنیوی خالی و پاک

قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی کتاب
مثنوی شریف میں اونٹ اور خرگوش
کی حکایت لکھی ہے اور کسب اور جہد
کو توکل پر ترجیح دی ہے آپ کی مراد
کسب اور جہد سے خدا کے راہ میں عبادت
ہی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے ؎

حاصل کرے [illegible]یا ہیں فکر اُن کے سر دہیں
اور ترک دنیا ہیں فکر اُن کے وار دہیں

پس چاہیئے کہ دنیوی دینی تمام کاموں
میں اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا وسیلہ ٹھہراوے
اور جو کچھ اُس نے کر دیا ہے اُس پر راضی
ہو۔ اگر ایسا کریگا تو رضا کے میدان کا مرد
بنجاویگا۔ اور عبادت کا پھل جس سے مراد عبودیت
ہے حاصل ہو جاویگا۔ اور یہی ہے کہ اپنے
دل کو تمام خواہشات دینی اور دنیوی سے

Marfat.com

سازد و مراد و مقصود او جز جناب
حق سبحانہٗ و تعالےٰ و رضاے او
دیگر نہ باشد۔ اگر بخورد بہ نیت قوت عبادت
بخورد۔ و اگر بپوشد بہ ستر عورت
و دفع ضرر سرما و گرما بپوشد نہ براے
زینت کہ در نیت فخر و بزرگی باشد
اگر خواب کند بہ نیت استراحت
و تندرستی باید کرد۔ نہ بہ نیت لذت
کہ آن صورتِ غفلت ست و از
دوام بیداری نیز آدمی مریض میشود
پس مے باید کہ بہ نیت آرام باشد
کہ از و تندرستی حاصل شود تا داخل
عبادت گردد۔ کہ در تندرستی عبادت
بوجہ احسن حاصل آید۔ سبحان اللہ
خواب کہ محض غفلت ست این ہم

پاک رکھے اور اپنی مراد اور اپنا مقصود
اللہ تعالےٰ اور اُس کی رضا کے بغیر اور
کچھہ نہ رکھے۔ اگر کھاوے تو عبادت کے
واسطے قوت کا دھیان رکھے اگر کپڑا پہنے
تو ستر عورت اور سردی اور گرمی کے بچاؤ
کیلئے پہنے۔ نہ زینت کیلئے۔ کہ اس میں نیت
فخر اور بزرگی کی ہو۔ اگر سووے تو آرام
اور تندرستی کو مدنظر رکھے لذت کا خیال نہ
ہو کیونکہ اس سے غفلت پیدا ہوتی ہے
اور زیادہ جاگنے سے بچے۔ کیونکہ آدمی زیادہ
جاگنے سے بیمار ہو جاتا ہے پس چاہیئے۔ کہ
نیت آرام کی ہو۔ کہ اس سے تندرستی حاصل ہوتی ہے
تاکہ عبادت میں داخل ہو۔ اور تندرستی میں
عبادت اچھی طرح سے ادا ہو سکتی ہے سبحان اللہ
کہ نیند محض غفلت ہے۔ یہ بھی

Marfat.com

بہ نیک نیت داخل عبادت باشد
پس چون ہمہ کار موقوف بہ نیت باشند
لازم ست کہ۔ بے نیت رضاے حق
ہیچ کار نباید کرد۔ تا ہمہ کارہا داخل
عبادت شوند۔ بدانکہ اصل و بنائے
ہمہ چیز نیت ست۔ اگر نیت نیک
ست آن عمل ہم نیک۔ ورنہ بد
کما روے عن عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ قال النبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم إِنَّمَا الْأَعْمَالُ
بالنیات الی آخرہ فرمود آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کہ نیست ہیچ
عملے مگر بہ نیت۔ لازم ست کہ ہیچ
دلے از دست و پائے و زبان و سمع
و بصر این شخص آزردہ نگردد۔ کہ اہل

نیک نیتی سے عبادت ہوجاتی ہے جب سب کام
نیت پر موقوف ہیں تو ضرور ہے کہ جو کام
کیا جاوے اُس مین خدا کی رضامندی
کو مدنظر رکھا جاوے تاکہ تمام کام عبادت
میں داخل ہوجاوین۔ جاننا چاہیے کہ تمام
چیزون کی بنا نیت پر ہے اگر نیت نیک
ہے تو عمل بھی نیک ہے ورنہ برا۔ حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روائت
ہے۔ کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے۔ کہ عمل کا دار مدار
نیت پر ہے۔ ضروری ہے۔ کہ اس کے
ہاتھ اور پاؤن اور زبان اور آنکھ سے
کوئی دل
آزردہ
نہو

Marfat.com

شریعت و طریقت این را از گناہان
کبیرہ شمردہ اند۔ پس جنگ و جدال
کردن با مردم و غیبت و دشنام
دادن و دروغ گفتن این ہمہ باعث
آزردگی خاطرہاست و موجب نافرمانی
و آزردگی و بُعد مولے ست جل شانہ
و او سبحانہ تعالے را برین سنت
جاری ست کسے کہ او را یاد کند
او ہم او را یاد کند۔ اگر با وجود نافرمانی
کسے او را یاد کند حق تعالیٰ او را
بالعنت یاد کند۔ پس باید ترسید۔ کہ
از دست ہمچنین کارے نشود۔ کہ
باعث آزار خلق و آزردگی خالق باشد
نشنیدہ کہ فعل خلق اضطراریست
و فاعل حقیقی اوست جل شانہ، پس

اہل شریعت اور طریقت نے اس آزردگی
کو گناہ کبیرہ میں شمار کیا ہے پس لوگوں
کے ساتھ لڑائی اور جھگڑا کرنا اور گالی
گلوچ دینا یا گلہ اور جھوٹ بکنا یہ سب
دلوں کی ناراضگی کا باعث ہے اور
خداوند کریم جل شانہ، کی دوری اور نافرمانی
کا موجب ہوتا ہے اور اُس مولا پاک
کی سنت اسی طرح جاری ہے کہ جب کوئی
اُسکو یاد کرتا ہے تو مولا کریم بھی اِسکو
یاد کرتے ہیں۔ اگر نافرمانی میں کوئی
شخص اسکو یاد کرتا ہے تو حق تعالے
اُسکو لعنت سے یاد کرتے ہیں پس ڈرنا
چاہیے کہ ہاتھوں سے ایسا کام نہو جس سے خلقت کی
تکلیف اور خالق کی ناراضگی ہو کیا تو نے نہیں سنا کہ
خلقت کے کام مجبوری ہیں انکا حقیقی فاعل اللہ تعالے ہی ہے

Marfat.com

شکوہ وجنگ باخلق ونفع وضرر
ازایشان فہمیدن درطریقت شرک
ست۔ چنانچہ فرمودہ اند۔
گرگزندت رسد زخلق مرنج
کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج
ازخداوان خلاف دشمن ودوست
کہ دل ہردو در تصرف اوست
گرچہ تیرازکمان ہمے گذرد۔
ازکمان دار بیند اہلِ خرد
چون خدارا بہ یقین فاعل حقیقی دانستی
خلاف دشمن وراحت ازدوست
ازمیان برخیزد وازدست ہیچ مخلوق
برخاطر تو غبارے نہ رسد وناوہندہ
وعطاکنندہ پیش تو برابر باشد پس
مے باید کہ افعال وصفات ہمہ باخدا

پس شکوہ وجنگ لوگون کے ساتھہ کرنا
اور اُن کی طرف تکلیف اور آراہ کو منسوب
کرنا طریقت میں شرک ہے چنانچہ حضرت الشیخ سعدی
نے فرمایا ہے؂ اگر خلقت سے تجھے تکلیف پہنچے
تو رنج نہ کر۔ کہ خلقت سے تجھے خوشی ہے
اور نہ رنج۔ دشمن اور دوست کا خلاف اللہ تعالے
کی طرف سے سمجھ۔ کیونکہ دونون کا دل
اُس کے قبضہ میں ہے۔ اگرچہ تیر کمان سے نکلتا
ہے مگر عقلمند کمان والے سے دیکھتے ہین
واقعی جب اللہ تعالے کو فاعل حقیقی سمجھا
جاوے تو دوست اور دشمن کا خلاف درمیان
سے اُٹھہ جاتا ہے اور کسی مخلوق کے ہاتھ
سے دل پر ناراضگی نہیں ہوتی اور دینے
والا اور نہ دینے والا اُسکے روبرو برابر ہوتا ہے
پس چاہئے کہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد

Marfat.com

سپاری۔ کہ امانت اوست وخود
را بحس و حرکت مثل جماد بینی تا از
ادا کردن امانت فارغ آئی۔
إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ
إِلَىٰ أَهْلِهَا ۔ حاصل شود کہ مراد
از ادائے ہمین امانت ست وقتے
کہ چنین شدی کار تو تمام شد۔
إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ هُوَ اللّٰهُ یعنی وقتیکہ
فقر تمام شد پس باقی ماندن ذات
حق ست جل شانہ۔ چرا کہ دعوی
انانیت بندہ سبب غفلت اوست
چون حجاب غفلت از دیدہ بصیرت
او رفت پس بہ یقین مے پندارد
کہ ہستی از حق ست جل شانہ نہ از
من۔ چون اینچنین فنا حاصل شود

کردے کیونکہ یہ اسکی امانت ہے اور اپنے
آپ کو پتھر کی طرح بے حس اور بیحرکت سمجھے
تاکہ وہ امانت ادا کرنیسے فارغ ہووے۔ ترجمہ آیت
شریف تحقیق اللہ تعالیٰ تم کو حکم کرتا ہے کہ
تم امانتوں کو اُن کے اہل کیطرف ادا کرو
اس سے یہی امانت مراد ہے۔ جب تو
ایسا ہو جاوے تو کام تیرا تمام ہوا
یعنے جب فقر تمام ہوا پھر خدا جل شانہ،
کی ذات باقی رہ جاتی ہے کیونکہ جب بندہ
لفظ میں کہتا ہے تو اُسکی غفلت ہوتی
ہے اور جب غفلت کا پردہ اُس کی آنکھوں
سے اُٹھ جاتا ہے اور یقین سے جانتا
ہے کہ ہستی تو خدا جل شانہ، کی ہے نہ کہ
مجھہ سے جب یہ فنا حاصل
ہوجاتی ہے

Marfat.com

فقر این تمام شود چنانچہ فرمودہ اند
تو مباش اصلاً کمال این ست وبس
تو درو گم شو وصال اینست وبس
پس کوشش باید کرد کہ فنائے حقیقی
حاصل شود کہ مراد ازین فنائے
افعال وصفات ست و وصل ہم
این را گفتہ آید۔ و دیگر آن کہ ادائے
نماز فریضہ در اول اوقات از اہم
مطالب ست۔ میباید کہ بہ احتیاط
تمام ادا کردہ شود۔ و بہ عجز و انکسار
تمام دل خود را حاضر سازد و ہیچ وسوسہ
را در خاطر آمدن ندہد و قرأت بطریق
مستحب و سنت بخواند۔ چنانچہ در نماز
فجر و ظہر از سورہ ہائے طوال مفصل
کہ ابتدائے آن از سورۃ حجرات

تب فقر تمام ہوجاتا ہے
تو ہرگز نہ ہو۔ بس یہی کمال ہے۔
تو اس مین گم ہو بس یہی وصال ہے
پس کوشش کرنی چاہیئے کہ فنا حقیقی
حاصل ہوجاوے فنا حقیقی سے مراد افعال
اور صفات کی فنا ہے اور اسی کو وصل
کہتے ہین + دوسرا یہ کہ نماز فریضہ کا ادا
کرنا اول وقت میں بڑا مطالب اور مقصود
ہے۔ چاہیئے کہ نماز کو پوری احتیاط سے
ادا کرے اور پورے عجز اور انکسار سے
اپنے دل کو حاضر کرے اور کوئی وسوسہ
دل میں نہ آنے دے اور قرأت سنت
اور مستحب کے انداز پر پڑہے چنانچہ فجر اور ظہر
کی نماز مین سورہ طوال مفصّل پڑھے یعنی
سورۃ حجرات سے

وانتہاے الیشان تا سورۃ والسماء
ذات البروج ست ودر نماز عصر و
عشاء از سورتہاے اوساط مفصل
کہ ابتداے الیشان از سورت
بروج ست وانتہاے الیشان تا
لم یکن، ودر نماز شام قصار مفصل
کہ ابتداے الیشان از سور لم یکن
وانتہاے الیشان تا آخر قرآن مجید
ست مقرر باید کرد۔ ودر رکوع و
سجود د قومہ وجلسہ را بوجہ احسن
باطمینانِ دل باید ساخت وابتداے
وقت شروع نماز فجر بعد از دمیدن
صبح صادق تا طلوع آفتاب ست
مے باید کہ اول وقت کہ عبارت
از روشنائی ست ادا سازد۔ وتا

لے کر والسماء ذات البروج تک اور
عصر اور عشا کی نماز مین اوساط مفصل
سورتین پڑہے جو سورۃ بروج سے
لے کر لم یکن تک ہین۔ اور شام کی نماز
مین قصار مفصل پڑہے۔ جو سورہ لم یکن
سے لے کر والناس تک ہے۔ ان
سورتون کو مقرر کرنا چاہیئے۔ اور رکوع
اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ دل کے
اطمینان سے اچھی طرح ادا کرے۔
اور نماز فجر کا وقت صبح صادق کے
ہونے سے لیکر آفتاب کے نکلنے تک
ہے اور چاہیئے۔ کہ اول وقت میں
جس سے مراد
روشنائی ہے
ادا کرے

Marfat.com

تنگ شدن وقت نگذارد چرا کہ
مکروہ ست۔ مگر بہ ضرورت تمام کہ
ناچار ست۔ فقہا گفتہ اند کہ نماز فجر
درچنان وقت باید خواند کہ اگر در نصف
نماز وضوئیش بشکست باز وضو ساختہ
بہ فراغت تمام بہ قرأت مسنونہ چنانچہ
بالا گذشت نماز ادا سازد و ہنوز
وقت باقی باشد و وقت شروع نماز
ظہر از گشتن آفتاب از سر تا دو چند
شدن سایہ ہر شے غیر از سایہ اصلی
ست و حساب سایہ اصلی بموجب تجربہ
بعض فقہائے ملک پنجاب باین طور
ست کہ در ماہ ہاڑ یک و نیم قدم
باشد۔ و در ماہ جیٹھ و ساون دو
و نیم قدم ست در ماہ بیساکھ و بھادوں

اور وقت کو تنگ نہ ہونے دے کیونکہ
پھر نماز مکروہ ہو جاتی ہے اگر ناچاری
ہو تو جائز ہے فقہاء علیہم الرحمۃ نے
فرمایا ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت میں پڑھنی
چاہیئے کہ اگر آدھی نماز میں نمازی کا وضو
ٹوٹ جاوے۔ تو پھر وضو کر کے فراغت
سے مسنونہ قرات کے ساتھ نماز ادا کرے
اور ابھی وقت باقی ہو اور ظہر کی نماز کا
ابتداء وقت سورج کے ڈھلنے سے
لیکر ہر چیز کے دو چند سایہ ہو جانے تک
مگر اسمیں سایہ اصلی نہیں اور سایہ اصلی
کا حساب ملک پنجاب کے بعض فقہا کے
نزدیک اس طرح پر ہے کہ ماہ ہاڑ میں ڈیڑھ
قدم ہوتا ہے اور ماہ جیٹھ اور ساون میں
اڑھائی قدم اور ماہ بیساکھ اور بھادوں

Marfat.com

سہ ونیم قدم - ورماہ چیت واسوج
چار ونیم قدم ست ولعدہ در ہرہ
ہر دو جانب دو دو قدم زیادہ میشود
چنانچہ درماہ پھاگن و درماہ کاتک
شش ونیم قدم ست - و درماہ
ماگھہ و مگھر ہشت ونیم قدم ست
و درماہ پوہ دہ ونیم قدم ست -
این ست حساب سایہ اصلی کہ شارح
فرائض بابو در شرح او بزبان ہندی
بیت ہا نوشتہ واین احقر درینجا
ترجمہ آن بیتہا در فارسی نوشتہ است
اگر کسے را شک باشد در شرح فرائض
بابو مذکور باید دید - و اینکہ دو چند شدن
سایہ ہر شے غیر از سایہ اصلی گفتہ
مذہب امام ماست - یعنی امام اعظم

میں ساڑھے تین قدم اور ماہ چیت اور
اسوج میں ساڑھے چار قدم ہوتا ہے اور
اس کے سوا ہر مہینے میں دونو طرف دو
دو قدم زیادہ ہوتا جاتا ہے چنانچہ پھاگن
اور کاتک کے مہینے میں ساڑھے چھ قدم
ہوجاتا ہے اور ماگھ اور مگھر کے مہینے میں
ساڑھے آٹھ قدم ہوتا ہے اور پوہ کے
مہینے میں ساڑھے دس قدم ہوجاتا ہے
یہ حساب سایہ اصلی کا ہے کہ فرائض بابو
کے شارح نے ہندی زبان میں لکھا ہے اور
اس عاجز نے اُن بیتوں کا ترجمہ اس جگہ
فارسی میں لکھا ہے اگر کسی کو شبہ ہو - تو
فرائض بابو کی شرح میں دیکھ لے اور ہر چیز کا سایہ
دوچند ہونا سوائے سایہ اصلی کے ہمارے
امام کا مذہب ہے یعنی امام اعظم

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کوفی ست ونزد صاحبین
یعنی امام محمد و ابی یوسف رحمۃ اللہ
علیہما ونزد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین ۔تا یکچند شدن سایہ ہر شے
پس مستحب و افضل ہمین ست کہ در
اول مثل نماز ظہر ادا کند ۔تا نماز ایں
شخص نزد جمہور درست شود واز
اختلاف علما بیرون آید و ادا
کردن نماز در مثل دوم نزد امام خود پیشوا
درست است اما ترک استحباب و عزیمت
و نزدیک علماے ثلثہ فسادست۔
و نادرست و شروع وقت نماز
عصر از گذشتن سایہ ہر شے از دو
مثل کہ عبارت از قضا شدن وقت
نماز ظہرست و انتہاے او تا غروب

رحمۃ اللہ علیہ کوفی کا۔ اور صاحبین یعنی
امام محمد اور ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہما اور
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک
ہر چیز کے برابر سایہ ہونے تک ہے پس
مستحب اور افضل طریقہ یہی ہے کہ ظہر کی نماز
اول مثل میں ادا کرے تاکہ اُس کی نماز
جملہ علما کے نزدیک درست ہو جاوے
اور علما کے اختلاف سے بچ جاوے اور
ہمارے امام کے نزدیک دوسری مثل میں
نماز کا ادا کرنا بھی درست ہے اور باقی
تینوں علماء کے نزدیک مستحب کی ترک ارادتاً
باعث فساد اور ناجایز ہے اور نماز عصر
کا ابتدا اُسوقت ہوتا ہے جبکہ ہر چیز کا سایہ
دو چند سے بڑھ جاوے کہ مراد قضا ہونے
وقت ظہر کے سے ہے۔ اور اُس کا اخیری وقت

Marfat.com

آفتاب و شروع وقت نماز مغرب از
غروب آفتاب و انتہاے او تا دور
شدن شفق ست کہ آن عبارت از
وضع سپیدی ست کہ بعد از سرخی پیدا
مے شود و این مذہب امام ماست
رضی اللہ عنہ - و شروع وقت نماز عشا
و وتر بعد از دور شدن شفق ست - کہ
عبارت از سفیدی ست کہ در کرانہٴ
آسمان مید ود - و بعد او سیاہی شود
و مستحب ست تاخیر نماز فجر در زمستان
و تابستان بطریقیکہ بالا مذکور شدہ
و تاخیر نماز عشا تا ثلث شب ست و
تاخیر نماز وتر کسے اگر اعتماد بر بیداری خود
باشد تا آخر شب مستحب ست - و تاخیر
تاخیر نماز ظہر تا

سورج کے غروب ہونے تک ہے اور نماز
مغرب کا ابتدا سورج کے ڈوبنے کے بعد
ہے اور اُس کا اخیری وقت شفق کے
ہٹ جانے تک ہے کہ مراد دور ہونا
سپیدی کا ہے - یعنی وہ سفیدی جو شفق
کے بعد پیدا ہوتی ہے اور یہ مذہب ہمارے
امام رضی اللہ عنہ کا ہے اور عشا کی نماز اور
وتروں کا وقت اُس شفق کے دور ہونے
کے بعد شروع ہوتا ہے جس سے مراد وہ سفیدی
ہے جو آسمان کے کناروں میں پیدا ہوتی ہے
اور پھر سیاہی آتی اور فجر کی نماز کی
تاخیر سردی اور گرمی میں جیسا کہ اوپر مذکور
ہو کرنی چاہیے اور عشا کی نماز کی تاخیر رات کا
تیسرا حصہ گذرنے تک ہے اور نماز وتر کی تاخیر جسکو اپنے
جاگنے کا یقین ہو اخیر رات کو مستحب ہے اور ظہر کی نماز کو

Marfat.com

مثل اول در تابستان مستحب ست
و تعجیل در زمستان ضروری و تعجیل عصر و عشا
در روز ابر مستحب است و تاخیر نماز ظہر و مغرب در
روز ابر ضروری ست۔
دیگر آنکہ نماز تہجد بر آن سرور کائنات علیہ
افضل التحیات فرض بود پس بر ہر طالب خدا
جل شانہ لازم ست کہ نماز تہجد را بوسع امکان
ترک نکند۔ بلکہ مثل دیگر فرائض و واجبات و سنن
موکدہ بر خود لازم گیرد و قضا نکند۔ و دو رکعت
تحیۃ الوضوء و نماز اشراق و چاشت را کہ
مختار ہمہ صوفیہ است دوام باید کرد۔ در این
نماز فوائد بسیار ست باید کہ اول شب
بعد از نماز عشا خواب کند و باشتغال امور
لاطائل بیدار نباشد و استغفار و توبہ و
التجا و تضرع و تذکر معاصی و ذنوب

گرمی میں پہلی مثل تک تاخیر کرنا مستحب ہے
اور جاڑے میں جلدی کرنا ضروری ہے اور بادل
کے دن عصر اور عشا کی نماز میں جلدی کرنا مستحب
ہے اور ظہر اور مغرب کی نماز کی تاخیر بادل کے دن میں ضروری ہے
دوسرے یہ کہ نماز تہجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم پر فرض تھی ہر طالب خدا جل شانہ کو ضروری
ہے کہ جہاں تک ہو سکے نماز تہجد کے ادا کرنے
میں غفلت نہ کرے بلکہ فرضوں اور واجبوں اور
موکدہ سنتوں کی طرح اپنے آپ پر لازم رکھے اور
قضا نہ کرے اور تحیۃ الوضو اور اشراق اور چاشت
کی نماز کو ہمیشہ ادا کرے کیونکہ صوفیہ کرام کا یہ معمول
رہا ہے ان نمازوں میں بہت سے فائدے ہیں اور
یہ بھی چاہیے کہ عشا کی نماز کے بعد اول رات سو رہے
اور بیہودہ باتوں میں وقت نہ گذارے اور استغفار
اور توبہ و التجا اور زاری اور گناہوں کی یاد اور

سے از اینجا ابتدائے عبارت مکتوب ہفتدہم جلد ثالث از مکاتیب مجدد الف ثانی ایراد فرمودہ اند۔
حصہ ہشتم صفحہ ۱۴۱، ۱۴۲

Marfat.com

سے رواہ ابن ماجہ من حدیث عبداللہ بسر

و تفکر نقائص و عیوب و خوف
عذاب اخروی و ترس الم دنیوی
در آن وقت غنیمت دانند و عفو و
مغفرت از حضرت حق سبحانہ تعالیٰ خواہند
صد بار این کلمہ استغفار بتوجہ قلب
بزبان آرند استغفر اللہ الذی
لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ سبحانہ
و نیز بعد از نماز دیگر این کلمہ استغفار صد بار
بخوانند و بطہارت و بغیر طہارت ترک
ورد این کلمہ استغفار نمایند۔ و در خبر آمدہ ست
طوبیٰ لمن وجد فی صحیفتہ استغفار
[illegible] ا۔ و ایضاً در صباح یکبار بگویند
اللھم ما اصبح لی من نعمۃ
او باحد من خلقک فمنک وحدک
لا شریک لک فلک الحمد ولک
الشکر

اپنے نقصوں کا فکر اور عذاب آخرت
کا خوف اور ڈر اور دل کی رنج کو رات
کے وقت یاد کرے اور معافی مانگے۔
اور سو دفعہ یہ کلمہ دلی توجہ سے پڑھے
استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
القیوم و اتوب الیہ سبحانہ۔
اور دوسری نمازوں کے بعد یہ کلمہ سو
بار پڑھے۔ باوضو ہو یا بے وضو ضرور
پڑھے اس ورد مذکور کو ترک نہ کرے
حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ وہ
شخص نہایت خوش ہے جسکے صحیفہ میں
استغفار بہت ہو اور صبح کیوقت یہ دعا ایک
دفعہ پڑھے اللھم ما اصبح لی من نعمۃ او
باحد من خلقک فمنک وحدک لا
شریک لک فلک الحمد ولک الشکر

۴ و نماز چاشت ہم اگر ادا نمودہ شود
دولت ست عظیم سعی نمایند کہ لااقل
دو رکعت بردوام از چاشت ادا کردہ شود
و اکثر رکعات نماز چاشت در رنگ نماز تہجد
دوازدہ است و بمقتضائے وقت و حال
ہر چہ گذاردہ شود مغتنم ست و کوشش
نمایند کہ بعد از ادائے ہر نماز فرض
خواندہ شود کہ در خبر آمدہ است کہ
بعد از ہر نماز فرض ہر کہ آیۃ الکرسی بخواند
مانع نباشد او را
از دخول بہشت مگر موت و نیز بعد از
ادائے ہر نمازے از نمازہائے پنجگانہ
باید کہ سی و سہ بار کلمہ تنزیہ
سبحان اللہ بگویند و سی و سہ بار کلمہ تحمید
الحمد للہ و سی و سہ بار کلمہ تکبیر اللہ اکبر
و یکبار بگویند لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ۔ لہ الملک و لہ الحمد
یحیی و یمیت و ہو علی کل شیء قدیر
تا عدد صد بودہ شود۔ و نیز در ہر روز در ہر شب
صد بار سبحان اللہ و بحمدہ بگویند کہ ثواب
بسیار دارد۔

Marfat.com

در وقت شام اللّٰهُمَّ مَا اَمْسٰى بِيْ
مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ
فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ۝
در شام بجائے اللهم ما اصبح
اللهم ما امسى بگویند و تمام کنند
در حدیث نبوی آمده است که هر که این دعا را در
روز بخواند شکر آن روز بجا آورده
باشد و هر که در شب بخواند شکر آن شب
بجا آورده باشد۔
نقل از مکتوبات مجدد الف ثانی
جلد ثالث مکتوب هفدهم ، ۱۷

دیگر باید دانست که اکابران این
سلسله نقشبندیه علیه اصل و بنای
کار این طریقه علیه بر این یازده کلمات
که مصطلح و متعارف الشان است۔

اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اللّٰهُمَّ مَا
اَمْسٰى بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ
فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ
الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ۝ شام کو بجائے اصبح کے امسی کہے
حمد اور شکر ہے۔ حدیث نبوی میں آیا ہے
کہ جو شخص اس دعا کو دن میں پڑھے اس
دن کا شکر بجا لاتا ہے اور جو شخص اس
دعا کو رات کو پڑھتا ہے۔ اس رات کا شکر
ادا کرتا ہے۔

جاننا چاہیے۔ کہ اس سلسلہ نقشبندیہ کے
بزرگوں نے اس طریقہ پسندیدہ کی بنیاد
ان گیارہ کلمات پر کہ عام مقرر اور
مشہور ہیں۔

Marfat.com

گذاشتہ اند۔ پس مدولیشے کہ داخل
این طریقہ ہست او راعمل کردن بر
کلمات مذکورہ مثمر فنائے اتم وبقائے
اکمل ست وحصول مقصود وابستہٴ
اوست وتفصیل آن کلمات این ست
کہ از کتاب ارشاد السالکین نقل کردہ
درین نسخہ درج ساختم۔

اول سفر در وطن

عبارت ست از سیر انفسی۔ کہ آن را
جذبہ گویند۔ معاملہ ابتدائی این بزرگواران
ازین سیر ست وسیر آفاقی۔ کہ عبارت
ازان سلوک ست بمعنی او اینست
کہ حق تعالے جلشانہ را بیرون
از وجود خود در ہر شئے اثبات کردن
وجستن چنانچہ طریقہ دیگر صوفیائے

رکھی ہے۔ پس جو درویش اس طریقہ میں
داخل ہے۔ اُس کو ان پر عمل کرنا ثمرہ دینے
والی پوری فنا اور کامل بقا حاصل کردیتا
ہے اور مطلب کا حاصل ہونا ان کے متعلق
ہے اور اُن کلمات کی تفصیل یہ ہے۔
کتاب ارشاد السالکین سے نقل کر کے اس
نسخہ میں درج کردی ہے۔

اول سفر در وطن

اس سے مراد سیر انفسی ہے جسکو جذبہ
کہتے ہیں۔ اس خاندان کے بزرگون
کا پہلا ابتداء اس سیر سے شروع ہوتا
ہے اور سیر آفاقی کہ جس سے مراد سلوک ہے
مطلب اُس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے
وجود سے بیرونی چیزون میں ثابت کرنا
اور ڈھونڈنا۔ اس سیر کے ضمن میں دوسرے

Marfat.com

اصل

کرام ست، در ضمن این سیر قطع میباید
و شروع کار ایشان یعنی دیگر سلاسل
از سیر آفاقی و انتہا بسیر انفسی میشود
و شروع از سیر انفسی خاصہ این طریقہ علیہ
نقشبندیہ است و اندراج النہایت
فی البدایت نیز بہمیں معنی ست۔ و
سیر آفاقی مطلوب را از بیرون جستن
ست و سیر انفسی گرد دل خود گردیدن

دوم خلوت در انجمن

آنست کہ چون انجمن محل تفرقہ است
باید کہ از راہ باطن با مطلوب خود
خلوت داشتہ باشد تا تفرقہ بیرونی
بحجرہ اندرونی راہ نیابد۔

از بیرون درمیان بازارم
وز درون خلوتیست با یارم

بیان معنی اندراج النہایت فی البدایہ

معنی سیر آفاقی

ترجمہ

خاندانوں کے مدارج ختم ہو جاتے ہیں
اور دوسرے سلسلوں کا شروع سیر آفاقی
سے سیر انفسی تک ہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ
کا شروع انفسی سے ہے اور نہایت کا
اندراج ابتدا میں اسی طریقہ کا خاصہ ہے
دراصل سیر آفاقی کا یہ مطلب ہے کہ مطلوب
کو باہر سے ڈھونڈنا اور سیر انفسی کا یہ مطلب
ہے۔ کہ اپنے دل سے ڈھونڈنا۔

دوم خلوت در انجمن

یہ ہے کہ مجلس میں تفرقہ کا اندیشہ ہوتا ہے
اس مقام کا رہنے والا خواہ کس قدر
عام مجلس میں بیٹھا ہو۔ مگر اس کے اندرونی
خیال پر کچھ اثر نہ پڑے کسی کا قول ہے

بظاہر درمیان بازار کے ہو۔
اور اندر سے یار کے ساتھ ہو۔

Marfat.com

اس مقام کا ابتدا مشکل ہوتا ہے ۔ مگر
انتہا پر پہنچ کر نہایت آسان ہو جاتا ہے
اس طریقہ علیہ نقشبندیہ میں پہلا سبق
یہی ہوتا ہے ۔ مبتدیوں کا پہلا
شغل یہی ہوتا ہے ۔ اور دوسرے طریقوں
میں منتہیوں کو یہ حاصل ہوتا ہے ۔
چنانچہ خواجہ عطائے ایشی رحمۃ اللہ علیہ
کا قول ہے ؎

باطن میں آشنا ہو ظاہر میں ہو بیگانہ
ایسا عجب طریقہ دیکھا نہیں جہان میں

سوم نظر بر قدم

اس سے یہ مطلب ہے کہ راستے چلتے وقت
اپنے قدم پر نظر رکھے خواہ اس جہان کا
راستہ سمجھو ۔ کیونکہ اس دنیا میں نظر کے
وسیلے سے دل کو نظر فریب باتوں سے پراگندہ

در ابتدا این معنی بتکلف دست دہد
و در انتہا بے تکلف ۔ و درین طریقہ
چون در ابتدا دست میدہد ۔
این چنین راہے برائے حصول حق
جل سلطانہ وضع کردہ اند
خصائص این طریقہ علیہ شمردہ اند
و منتہیان طریق دیگر را بہ دست
مے دہد ۔ اندرین معنی گفتہ اند

از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش
این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان

سوم نظر بر قدم ۔

کہ عبارت از آن ست کہ در راہ
رفتن نظر بر قدم خود دارد ۔ خواہ راہ
رفتن مراد این جہان باشد کہ دل را
در دیدن محسوسات متلون پراگندہ

بظاہر کہ در انجمن نشستہ باطن
بیار خود در خلوت نشستہ باشد
سید منظور احمد

کیفیت اولی تعبیر ست بیاد کرد
و ثانیہ بیاد داشت ۔ فافہم

نسازد۔ تا بجمعیت اقرب باشد چراکہ
درابتدا دل تابع نظرست۔ و
پریشانئ نظر، دل تاثیر می کند
یا مراد از راہ رفتن راہ حقیقی باشد
کہ عبارت از سلوکِ سالک ست
ازیشان بعض را بسیرِ منازل این
طریق بصرِ دل کہ بصیرت است
مشرف سازند دران ہنگام تنویرات
رنگارنگ کہ راہ زنان سالک اند
نفس را دران لذّت بے شمار
باشد ہم پیدا می شود۔ و از مقصد
حقیقی او را باز دارند۔ چنانچہ بزرگے
فرمودہ کہ سی سال نور روح را بخدا
پرستیدم۔ چون اینچنین لغزش اقدام
از مقصد حقیقی این کس را باز میدارد۔

نہ کرے تاکہ جمعیت قائم رہے۔ کیونکہ
ابتدائی حالات میں دل نظر کے تابع
ہوتا ہے اور نظر کی پریشانی دل پر اثر کرتی
ہے۔ یا راہ چلنے سے مراد راہ حقیقی ہے
اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کو سیر مقامات
راہ طریق سے بصیرت دل کے ساتھ مشرف
فرماتے ہیں۔ جب یہ سیر شروع ہوتا ہے
تو اس وقت میں انوار رنگا رنگ کے اور
راہزن بے شمار کہ نفس کو ان میں لذت
ہوتی ہے سالک کے واسطے ظاہر ہوتے
ہیں جو سالک کو مقصود حقیقی سے باز
رکھتے ہیں۔ چنانچہ ایک بزرگ کا قول
ہے کہ خدا کی قسم میں نے روح کے نور
کی تیس سال تک پرستش کی۔ جب اس
قسم کی رکاوٹیں سد راہ ہو جاویں

Marfat.com

بس می باید۔ کہ نظر بر قدم دارد
اینجا معنی او چنگتگی دل اوست بسوی
مطلوب حقیقی۔ کہ بصیرت دل خود
از مقصد خود باز نگرداند۔ وبغیر مقصد
خود بہ لیغ البصر مبتلا نہ شود تا واصل
مطلوب گردد۔

چہارم ہوش در دم

وآں عبارت ازآں ست کہ سالک
ہمیشہ واقف نفس دم خود باشد تا بغفلت
نہ برآید۔ واین شغل دافع النفس ست

پنجم یاد کرد

عبارت ازآنست۔ کہ تا وقتیکہ سالک
را ملکہ ذکر حاصل نشدہ است باید کہ
برآن بہ تصنع وتکلف خود را مشغول
دارد۔

تو اس چاہئے کہ قدموں پر نظر رکھے
یعنی دل کو مضبوط کرکے دل کی بصیرت
کو مطلوب حقیقی سے دور نہ رکھے اس جگہ
پختگی دل سے یہی مراد ہے۔ اور اپنے
مقصد کے بغیر ادہر ادہر دیکھنے میں
مبتلا نہ ہو۔ تاکہ اپنے مطلوب کو پہنچے۔

چہارم ہوش در دم

اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک اپنے نفس
اور سانس کا ہمیشہ محافظ رہے تاکہ غافل
نہ ہو۔ اس شغل کا نام۔

پنجم یاد کرد۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک سالک
کو ذکر کا ملکہ حاصل نہ ہو۔ تو کسب اور
تکلف سے اپنے آپ کو ذکر میں مشغول
رکھے +

Marfat.com

ششم یادداشت۔

وآن آنست کہ چون ذاکر از تصنع
گذشت۔ وبمرتبہ حضوری رسید
مسمّے بہ یاداشت میگردد۔

ہفتم وقوف قلبی

وآن آنست۔ کہ ذاکر را باید کہ ہمیشہ
نگران دل باشد وتوجہے ونظرے
باآن داشتہ باشد قطع نظر از ذکر
تاتفرقہ بہ آن راہ نیابد وکسے راکہ
از ذکر تاثیر نہ شود۔ شیخ را باید۔ کہ
اورا از ذکر باز داشتہ امر بوقوف
قلبی فرماید وتوجہے فرماید تا اوذاکر گردد

ہشتم وقوف عددی

وآن عبارت ست کہ عدد ذکر نفی
واثبات بر آنچہ کہ دریں طریق معمول

ششم یادداشت

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب ذکر کرنیوالا
کسب سے نکل جاوے اور مرتبہ حضوری
میں پہنچے تو مراتب یادداشت کو پالیا ہے

ہفتم وقوف قلبی

اس کا مطلب یہ ہے کہ ذکر کرنیوالا ہمیشہ
دل کا محافظ رہے اور ہمیشہ دل کا دھیان
رکھے۔ تاکہ اسمیں پراگندہ خیال پیدا نہ ہو
خدانخواستہ اگر کسی کو ذکر کرنے سے
تاثیر پیدا نہ ہو۔ تو شیخ کو چاہئے۔ کہ اس
کو ذکر کرنے سے منع کرے اور خاص
توجہ دے کر وقوف قلبی پر لگادے تاکہ اسکو فائدہ
ہو۔ ہشتم وقوف عددی

اس سے مراد یہ ہے کہ نفی اور اثبات کا
ذکر جیسا کہ طریقہ نقشبندیہ میں معمول ہے

Marfat.com

ست۔ واقف و مطلع باشد تا
در ہر نفس طاق گوید نہ جفت۔

نہم بازگشت۔

عبارت از آں است کہ بعد ذکر نفی
و اثبات بطریق مذکور بزبان قلب
گوید۔ کہ خداوندا مقصود من توئی
و رضائے تو۔

دہم رابطہ۔

عبارت از آنست کہ بعضے مشایخ
این طریقہ مرید را بہ حفظ صورت
خویش امر میفرمایند کہ در مراقبہ صورت
ایشان را تصور کردہ ببیند۔ تا آنکہ
سالک در تصور صورت شیخ خود
خود را فنا نہ کند و صورت خود را در
صورت شیخ گم نکند ہیچ فائدہ نبیند

کرتا رہے اور ہر سانس میں طاق کا
خیال رکھے مثلاً ۳ یا ۵ یا ۷ علیٰ ہذا القیاس

نہم بازگشت۔

اس سے مراد یہ ہے کہ نفی اور اثبات
کے ذکر کے بعد زبان دل سے یہ کہے۔ کہ
خداوندا میرا مقصود تو ہی ہے اور
تیری رضا ہی میرا مطلب ہے۔

دہم رابطہ۔

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بعض مشایخ
اس طریقہ کے اپنے مرید کو اپنی صورت
کے حاضر کرنے کا امر دیتے ہیں کہ مراقبہ
میں شیخ کی صورت کا تصور باندھو جہاں
تک مرید شیخ کے تصور میں اپنے آپ کو
فنا نہ کرے اور اپنی صورت کو شیخ کی صورت
میں گم نہ کرے کوئی فائدہ نہیں دیکھ سکتا

Marfat.com

پس صورت مرید بصورت شیخ متبدل
شود بچشم او یعنی مرید صورت خود
رالعینہ صورت شیخ بیند و بہ ہیچ وضع
واطوارے ولباسے فرق نداند این
فنارا فنافی الشیخ مے گویند۔ چنانچہ
مجنون بکمال عشق صورت خودرا در
صورت لیلی گم کردہ بود وخودرا لیلی
میگفت لیکن پیران کامل مکمل این طریقہ
بجز ذات حق تعالیٰ جل شانہٗ
مریدان را ہیچ دیدن نہ دہند و دراول
توجہ الواح دل ایشان را از نقوش کونین
وماسوائے پاک مے سازند و در ذات
پاک احدیت او را مستغرق و مستہلک
مے کنند۔

یازدہم وقوف زمانی۔ این را محاسبہ

اس عمل کرنے سے مرید اپنے آپ کو شیخ
کی صورت میں دیکھتا ہے اور کسی قسم
وضع اور لباس اور طرز میں فرق نہیں
دیکھتا۔ اس کو فنا فی الشیخ کہتے
ہیں۔ جیسا کہ مجنون نے اپنے آپ کو عشق
لیلیٰ میں ایسا محو کیا کہ اپنے آپ کو لیلیٰ
کہا کرتا تھا۔ لیکن پیران مکمل اس طریقہ
کے مرید کو یک خدا کی ذات میں
گم کردیتے ہیں اور ماسوائے اللہ
جل شانہ، کے نقوش اُن کی دل کی
تختی سے دھو ڈالتے ہیں اور ذات
احدیت میں اُن کو غرق کردیتے
ہیں۔

یازدہم وقوف زمانی

اس کو محاسبہ

Marfat.com

ہم مے گویند۔ سالک را بباید کہ
در وقت شب اول از خواب کردن
با نفس خود از اعمال یومیہ حساب
کند۔ کہ چند ساعت بحضور و عبادت
گذشتہ و چند بہ غفلت۔ پس از ساعات
حضورِ عبادت شکر حق سبحانہ تعالیٰ
بجا آرد۔ و توفیق ازو داند۔ و از
ساعات غفلت توبہ و استغفار کند
و نفس خود را تنبیہ و ملامت کند۔
کہ غفلت موجبِ شامت اوست
دیگر آنکہ طالب حق را لازم ست
کہ این جملہ امور را بر خود لازم گیرد
تا بہ مقصود حقیقی واصل شود۔ و از
عہدۂ امرِ موتوا قبل ان تموتوا۔
بیرون آید۔ و در زمرۂ

بھی کہتے ہیں۔ سالک کو چاہئے۔ کہ
رات کو سونے سے پہلے گذرے ہوئے
دن کی بابت اپنے نفس سے حساب لے
کہ کتنا وقت عبادت اور حضور میں
گذرا اور کتنا غفلت میں۔ اور جتنا وقت
حضور میں گذرا ہو اُس کا شکر بجا لاوے
اور اُسکی توفیق خداوند کریم کی طرف
سے سمجھے اور غفلت کے اوقات سے
توبہ کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ کرے
کہ یہ تیری ہی غفلت کی شامت ہے
دوسرا یہ کہ طالب حق کو لازم ہے۔ کہ
ان تمام امور مذکورہ بالا پر عمل کرے
تاکہ اصلی مقصود پہ پہنچ جاوے اور
(مرنے سے پہلے مرجاؤ) کی ذمہ داری
سے عہدہ برآ ہو جاوے۔ اور

Marfat.com

لَاخَوفٌ عَلَیھِمۡ وَلَاھُمۡ یَحۡزَنُونَ
داخل شود۔ بدانکہ اوّل فانی شدن
از خلق ست۔ و دیگر از ہوائے خود
سوم از ارادہ خویش۔ و مراد ازین
فناہائے مذکور ترکِ دنیاست و
واسباب واشیائے او کہ باہم مربوط
شدہ۔ تا سالک در شک نماند فنا
از خلق اینست۔ کہ از یشان بالکل
قطع کند و ہیچ تردّد ایشاں را بسوئے
خود راہ ندہد۔ نہ بر عطاہائے
ایشان امیدوار۔ نہ از جفاہائے
ایشان ترسگار۔ ہر چہ باد بمیرسد
از خداوند۔ و بر خلاقی و رزاقی و عطاء
و رحمت و خیر و برکت و فضل و کرم
او دائم امیدوار بود و از جباری و

(اُن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین
ہوتے ہیں) کے گروہ ہیں داخل ہوجائے
جاننا چاہیئے کہ پہلا درجہ خلقت سے علیحدگی
ہے اور دوسرا اپنی خواہشوں کو چھوڑنا
اور تیسرا اپنے ارادے کو چھوڑنا ہے۔ اور
ان فناؤں کا اصل مطلب دنیا کی ترک ہے
اور اسکے اسباب اور اشیا سے منہ موڑنا ہے
جو آپس میں ملے جلے ہیں خلقت کے
چھوڑنے سے یہ مراد ہے کہ ان سے بالکل
تعلق قطع کرے اور اپنے کسی کام کو اُنکے
سپرد نکرے نہ اُنکی مہربانی کا امیدوار ہو
نہ اُنکے ظلم کا شاکی ہو جو کچھ اُسپر وارد ہو
خدا کیطرف سے سمجھے پیدا کرنا رزق
دینا اور عطا و رحمت۔ خیر اور برکت۔
فضل و کرم اُس کے کا ہمیشہ امیدوار رہے

Marfat.com

قهاری وعقوبت او همیشه خوفناک
وترسان باشد وبراو توکل کند
وعلامت فنا از هواے خود ترک
کسب و علاقه و اسباب و اشیاء ست
وتوکل کردن بر مسبب حقیقی وفانی
شدن از اراده خویش آنکه هیچ
ارادتے وخواہشے ومقصدے
در دل باقی نه ماند خلاصه این که
جمله مرادات ومقاصد باستیهاء
او ذات حق باشد جل شانهٗ و
رضامندی او این چنین احوال
درین طریقه نقشبندیه بعضے طالبان
را در اول صحبت پیر طریقت خویش
حاصل شود ودر طرق دیگر در
انتها پس در مبتدی ومنتهی فرق

اور اُسکی جباری اور قہاری اور عذاب
سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور اُسی پر توکل
کرے اپنی خواہشوں کے چھوڑنے
سے یہ مطلب ہے کہ کسب کو چھوڑے اور
علاقہ اسباب اور اشیا سے منہ موڑے
صرف اللہ کی ذات پر ہی آسرا رکھے
اپنے ارادہ کو چھوڑنا اس سے یہ مراد ہے
کہ اپنا کوئی ارادہ اور خواہش اور مطلب
دل میں باقی نہ رہے حاصل مطلب
یہ ہے کہ سالک کے تمام ارادے اور اسکی تمام
حاجتیں اور مقصود صرف اللہ کی ذات ہی ہو
اور اُسکی رضامندی کا ہمیشہ خواہشمند ہو یہ حالات
جنکا ابھی بیان کیا ہے۔ اپنے پیر کی پہلی صحبت
میں اس خاندان میں بعض کو حاصل ہو جاتے ہیں اور
دوسرے خاندانوں میں اخیر۔ اس لئے مبتدی اور منتہی

Marfat.com

حاصل نمے شود۔ لہذا بموجب
سند کتب معتبرہ علامت فنائے
جذبی۔ فنائے حقیقی نوشتہ شود
تا راہ روندہ حق در غلط نیفتند۔ و
نقص را کمال نہ انگارد۔ پس فرق
درمیان فنائے حقیقی و عدم
کہ معبر بفنائے جذبی ہم مے گویند
آنست کہ در ابتدائے احوال
چوں بعضی را از مبتدیان ایں طریقہ
از توجہات پیرانِ کامل مکمل حصول
جذبہ میسر می شود۔ جذب و سکر
و انقطاع از خلق۔ و فانی شدن
از افعال و صفات و ہوا ہائے
نفسانی و بایستہائے خود ہا ایشاں را نیز حاصل
آید۔ لیکن ایں فنائے جذبی معتبر نیست

کا فرق اِس موقعہ پر معلوم نہیں ہوتا۔
اِسی لئے اِس فقیر نے کتب معتبرہ کی سند
سے فنائے جذبی اور فنائے حقیقی کے
علامات لکھے ہیں تاکہ حق کے راستہ پر
چلنے والا دھوکے میں نہ پڑ جاوے اور
نقص کو کمال نہ سمجھ لے۔ اے عزیزو۔ فنائے
جذبی اور فنائے حقیقی میں فرق یہ ہے
کہ اِس طریقہ کے بعض مبتدیوں کو جب
پیران کامل مکمل کی توجہ سے یہ جذبہ حاصل
ہوتا ہے۔ تو ابتدائی حال میں اُن کو
جذب اور مستی اور خلقت سے دور
رہنا اور افعال اور صفات سے فانی ہو
جانا اور خواہشات لاحاصل سے بچنا
حاصل ہو جاتا ہے مگر یہ فنائے جذبی
قابل اعتبار

Marfat.com

نیست چراکہ مادام در جذب و سکر
باشند۔ اینچنین احوال ایشانرا
حاصل ست۔ چون بہوش آیند
باز بحالت اصلی میگرائیند۔ پس
اصل معتبر آن ست کہ در حالت
جذب و غیر جذب برابر باشند
مادام کہ اینچنین نیستند فنائے جذبی
ست کہ از خوف عود ایمن نیست و
اصل شناخت و معرفتِ این معاملہ
آنست۔ کہ حضرت خواجہ محمد معصوم
قدس اللہ سرہٗ بمریدی نوشتہ ست
در جواب مکتوبی کہ استفسار از
معاملہ کردہ است یعنی مادام کہ
سالکی بفنائے حقیقی نہ پیوستہ
حال او این طورست کہ خود را نہ بیند

نہیں ہے۔ کیونکہ جب تک وہ عالم مستی
میں رہتے ہیں تو اُن کا یہ حال رہتا ہے
مگر جب ہوش میں آجاتے ہیں تو پہلی
اصلی حالت پر لوٹ آتے ہیں۔ اسلئے
قابل اعتبار وہ حال ہے کہ جذبی حالت
ہو یا نہ ہو وہ ایک حالت پر رہیں۔
جب تک یہ صورت حاصل نہیں تب تک
فنا جذبی ہے جسمیں عود کا اندیشہ ہے
اس معاملہ کی اصل پہچان یہ ہے۔ کہ
حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک مرید کے خط کے جواب میں تحریر
فرمایا ہے جس نے اس بارہ میں عرض
کی تھی۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ سالک
جب تک فنائے حقیقی میں نہ پہنچے اس
کا اس طرح حال ہوتا ہے کہ اپنے آپکو نہیں دیکھتا

Marfat.com

ومعدوم داند۔ اما افعال وصفات
را بہ یقین دل بخدا نہ سپارد و این
حال او معتبر بفنائے جذبی است
وچون خود را ہم معدوم داند وافعال
وصفات را نیز بہ یقین دل بہ اصل
سپارد و معتبر بہ فنائے حقیقی ست
کہ از عود ایمن ست۔ وعود بمعنی
گردیدن و باز آمدن بہ طبیعت اصلی
کہ محبت دنیا واشیاء و اسباب ست
بدانکہ جذبہ ہم دو معنی دارد یکی آنکہ عبارت است
از سیر انفسی کہ مقابل سیر آفاقی ست و سیر آفاقی
نیز معبر بسلوک است و ابتدائے این سیر از لطیفہ قلب است
و دیگر سیر آفاقی یعنی آنکہ حق را جل شانہ
در جملہ اشیاء طلب کردن و مشاہد نمودن کہ مراد از
سلوک است۔ و سیر آفاقی در صحن اوسط میگردد

بلکہ معدوم جانتا ہے۔ لیکن افعال اور
صفات کو یقیناً خدا کے سپرد نہیں کرتا
اسکے اس حال کو فنائے جذبی سے تعبیر
کرتے ہیں اور جب سالک اپنے آپ کو بالکل
معدوم جانتا ہے اور افعال اور صفات
کو یقین دل سے خدا کے سپرد کرتا ہے
اسکو فنائے حقیقی کہتے ہیں جسکا واپس
ہونا مشکل ہے۔ اور عود سے مراد یعنے
دنیا کی محبت اور اسکے اشیاء کی الفت
کیطرف پھر آنا ہے۔ جاننا چاہیئے۔ کہ
جذبہ کے بھی دو معنے ہیں ایک سیر انفسی
ہے جو مقابل سلوک کے ہوتا ہے اور سالک کا ابتدائی
سیر لطیفہ قلب سے شروع ہوتا ہے اور سیر آفاقی سے
یہ مراد ہے کہ ہر چیز سے اللہ جل شانہ کی ذات
کو مشاہدہ اور طلب کرنا

Marfat.com

وسیرِ آفاقی در ضمنِ او طے می گردد
و این خاصہ
طریقۂ علیۂ نقشبندیہ است کہ سالک را
در ابتدائے حال این چنین عنایت
از صحبت این بزرگواران حاصل
آید و در طرقِ دیگر کہ جذبۂ دیگر
کہ بمعنے کشش و محبتِ دل است
بجناب او سبحانہ تعالیٰ۔ این
چنین جذبہ ہم کمتر از طلاب ازین
اکابران حاصل میشود و برائے
این چنین جذبہ صحبتِ پیرِ طریقت
شرط است۔ مادام کہ در صحبت بباشد
او را حاصل است و بر تقدیرِ ترک
صحبت قبل از فنائے حقیقی خوف
عود است۔ نعوذ باللہ منہا۔

ہوتا ہے اور سلوک سے یہی مراد ہے۔ جو
اس کے ضمن میں طے ہوتا ہے
اور یہ خاصہ خاندان نقشبندیہ کا ہی ہے
کہ سالک کو ابتدائے حال میں اس قسم
کی عنایات بزرگوں کی صحبت سے حاصل
ہوتی ہیں جو دوسرے سلسلوں کے انتہا میں
اور یہ جذبہ جس سے مراد کشش اور محبت
حق سبحانہ وتعالیٰ کی تہ دل سے ہے
اور اس قسم کا جذبہ ان بزرگان عالیہ
سے ہی حاصل ہوتا ہے اور ایسے جذبات
کے حاصل کرنے کیواسطے پیر طریقت کی
صحبت شرط ہے۔ جب تک کہ صحبت میں
ہوگا۔ اس کو حاصل ہوگا اور صحبت چھوڑنے
سے فنائے حقیقی سے پہلے عود کا خوف
ہے اللہ تعالیٰ پناہ دلوے ہم کو

Marfat.com

قسم دوم جذبہ الیست۔ کہ مراد
از عشق و ذوق الٰہی ست کہ در فیض
اوّل حقیقت شخص را مستعد این نعمت
عظمےٰ کردہ باشند جذبہ باعث
این تجلّی ذاتی ست کہ بر دل بندہ
محض بفضل و عنایات او سبحانہ تعالیٰ
مے تابد۔ واو را از وے واستانند
چنانچہ حضرت مولانا خواجہ عبید اللہ
احرار قدس سرہ در فقرات آوردہ و
این فقیر از انجا نقل کردہ نوشتہ است
و نیز برائے حصول این چنین دولت
عظمےٰ شرط است کہ پیر طریقت آن
شخص صاحب جذبہ باشد۔ بلکہ سلوک
او بہ ہمچنین جذبات تمام شدہ باشد
و نیز صاحب جذبہ ثانی باشد۔ کہ

سے فقرات (خواجہ عبید اللہ احرارؒ)

دوسرے قسم کا جذبہ جس سے عشق
اور ذوق الٰہی مراد ہے جو کہ پیر کی پہلی
نظر ہی طالب کو اس نعمت کا سزاوار
بنا دے اور ایسی نعمت کا باعث تجلّی
ذاتی ہے۔ جو اللہ کے فضل سے طالب
کے دل پر چمک پڑتی ہے اور اس کو
اپنے آپ سے بے خبر کر دیتی ہے چنانچہ
حضرت مولانا خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ
علیہ نے اپنی کتاب فقرات میں تحریر فرمایا ہے
اور اس فقیر نے وہاں سے نقل کر کے
اس جگہ لکھ دیا ہے اور اس نعمت عظیم کے
حاصل ہونے کی یہ شرط ضروری ہے کہ
اس شخص کا پیر جذبہ کافی رکھتا ہو بلکہ
پیر طریقت کا سلوک ان مقامات سے گذر
چکا ہو اور جذبہ ثانی مذکورہ اسکو حاصل ہو

Marfat.com

ارشاد و تکمیل ناقصان موقوف بر آن
ست و ارشاد خلق اللہ موقوف و
مشروط است بہ جذبہ ثانی کہ بے
مشرف شدن باینچنین دولت عظمیٰ
ارشاد کردن مشکل ست و جذبہ
اول را شرط گفتہ اند بجہت تحصیل
جذبہ ثانی - کسے را کہ سلوک او بجذبہ
اول مے شود - البتہ جذبہ ثانی ہم
امید ست کہ شاید او را حاصل شود
بموجب رضامندی مولا -
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ لیکن
فرض نیست - کہ خواہ نخواہ بہ جذبہ
ثانی مشرف شود اگر خدا خواہد بدہد
وگرنہ نہ - اما این قدر ضروری

مقام ارشاد

ناقصوں کو کامل کرنے اور اُن کے
ارشاد کیواسطے یہ امر نہایت ضروری
ہے اور اللہ کی مخلوق کی ہدایت
جذبہ ثانی پر موقوف اور مشروط ہے
کیونکہ جب پیر آپ اس درجہ پر دسترس نہ رکھتا
ہو تو مرید کو ارشاد نہیں کر سکتا اور پہلے جذبہ
کا ہونا دوسرے جذبہ کیواسطے ضروری ہے
اور جس کا سلوک اول جذبہ کے ساتھ
تمام ہوا - امید ہے کہ اللہ کے فضل سے
دوسرا جذبہ بھی اسکو حاصل ہو جاوے
یہ اللہ کا فضل ہے اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا
ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے مگر یہ ضروری
نہیں کہ خواہ مخواہ جذبہ ثانی پر پہنچ جاوے
اگر خداوند کریم چاہتے ہیں تو عنایت
کر دیتے ہیں ورنہ خیر - مگر یہ امر ضروری

Marfat.com

اما این قدر ضروری ست کہ جذبہ اول اورا
ناقص می گذارد مادامیکہ ویرا بمبدأ التعین او
نرساند۔ و مبدأ التعین اسمی
ست از اسمائے الٰہی کہ رب این شخص
است۔ پس چون انچنین سعادت
در ابتداء حالہ کسے را حاصل شود
در اول صحبت پیر ہمچنان بہ جذبات
بے نہایت او را مشرف سازند
کہ در بحر عشق مودت الٰہی مستغرق
و مستہلک گردد۔ و زبان حال
او بہ این ترانہ مترنم میشود

عشق آن شعلہ ست کو چون بر فروخت
ہر چہ جز محبوب باقی جملہ سوخت۔
تیغ لا در قتل غیر حق براند
در نگر زان پس کہ بعد لا چہ ماند

ہے کہ پہلا جذبہ بھی اُسکو ناتمام نہیں رہنے
دیتا۔ تاوقتیکہ اُس کو مبدء مقررہ تک
نہ پہنچاوے۔ اور مبدء تعین اللہ کے
ناموں سے ایک نام ہے جو اس شخص کا
رب ہوتا ہے۔ جب کسی شخص کو اس قسم کی
سعادت حاصل ہو جاوے تو پیر کی پہلی
صحبت میں اُسکو بے نہایت جذبات
حاصل ہو جاتے ہیں۔ حتاکہ وہ عشق
الٰہی کے دریا میں مستغرق اور محو ہو جاتا
ہے اور اس کے حال کی زبان یہ ترانہ
ادا کرتی ہے۔

عشق وہ شعلہ ہے کہ جب روشن ہوتا ہے
جو کچھ پیارے کے سوا ہو جلا دیتا ہے
لا کی تلوار غیر کے قتل کرنے کیلئے چلاتا ہے
پس دیکھ کہ بعد لا کے کیا رہتا ہے

Marfat.com

ماند الا اللہ باقی جملہ رفت ۔
شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت
و بحد در رسیدن دیوانہ و سراسیمہ
میسازند ۔ پس جمیع مرادات و
مقاصد او
ذات حق مے شود جل شانہ و از
جمیع ماسوے بیزار و دست بردار
و از لذات آجلہ و عاجلہ ہمچنان
استغناء او را حاصل آید مثلاً
اگر او را عمر حضرت خضر علے نبینا و
علیہ السلام مید ہند ۔ گاہے محبت
ماسوے اللہ او را حجاب راہ
محبوب حقیقی نے شود ۔ ہر جا کہ برود
ہمان جذبہ عشق در برادست کہ
بہ ہیچ جانب او را دیدن و گرویدن

الا اللہ رہا اور باقی تمام گیا
خوش ہوا اے عشق اور رقیبونکو جلا وے
اِس مقام پر پہنچتے ہی اُسکو دیوانہ و بیہوش
وحواس اور بیقرار کر دیتے ہیں اور اُسکی تمام
مرادیں اور سب مطلب خدا کی ذات ہی
ہو جاتے ہیں اور سب ماسوے سے بیزار
اور دست بردار ہو جاتا ہے اور موجودہ
اور آیندہ کی لذات سے بالکل بے پروا
ہو جاتا ہے مثلاً اگر اُس کو حضرت خضر
علیہ السلام کی عمر دی جاوے تاہم اس
کو ماسوے اللہ کی محبت محبوب حقیقی کا
حجاب نہیں ہو سکتی ۔ جہاں جاتا ہے اُسی جذبہ
میں جاتا ہے جو اُسکو حاصل ہے
اور یہ جذبہ اس کو اِدہر
اُدہر دیکھنے

Marfat.com

اصل

نمے دہد و این مجذوب از غم عود
ایمن ست۔ چراکہ این عطا ازلی
ست۔ کسے را مقبول میکند او را
باز مردود نمے کند و این چنین قسم
شخصے از مرادان ست۔ کہ سبحانہ تعالیٰ
بفضل و کرم خویش حقیقی او را خو اسنہ
است و از خواصان جناب خود
گردانیدہ تحت کنف حمایت حقیقی
او را محفوظ و مصئون میدارد و صحبت
پیر کہ حکم کبریت احمر دارد۔ و دوام حضور
او برائے مرید گویا فرض عین ست
و تمام شدن سلوک بے صحبت پیر
او را بسیار متعذر ست لیکن اینچنین
مجذوب را دوام صحبت پیر شرط نیست
اگر تقدیرا او را مہجوری واقع شود۔

پیر کی صحبت، کبریت احمر کا حکم رکھتی ہے

ترجمہ

نہیں دیتا اور اس قسم کا مجذوب واپسی
اور عود کے اندیشہ سے بالکل بے فکر ہے
کیونکہ یہ ازلی عنایت ہوئی ہے اس کا
یہ کام ہے کہ جسکو اپنا بنا لیتی ہے پھر بیگانہ
نہیں ہونے دیتی۔ اس قسم کا بندہ مرادان
سے ہوتا ہے۔ اور اسکو اللہ تعالے نے
اپنے فضل و کرم سے اپنا بندہ بنالیا ہے
اور اپنے خاصوں کے گروہ میں لاکر
اپنے سایہ اور اپنی حمایت میں اسکو محفوظ
رکھا ہے اور پیر کی صحبت مرید کے حق
میں کیمیا کا اثر رکھتی ہے اور مرید کا مرشد کی
خدمت میں رہنا فرض ہے اور فقر کے مقامات
کا طے ہونا پیر کی صحبت کے بغیر نہایت مشکل ہے
مگر ایسے مجذوب کو ہمیشہ پیر کی صحبت میں
رہنا ضروری نہیں اگر بالفرض اسکو جدائی ہوجائے

از غم عود ایمن است چرا کہ برائے حصول
این دولت عظمےٰ شرط است کہ پیر
طریقت قطب ارشاد واز مردان و
محبوبان حق باشد و سلوک او
بہ این چنین جذبہ کہ بالا مذکور شدہ
محقق باشد و بمرتبہ فنا فی اللہ و
بقا باللہ مشرف گردیدہ باشد این
چنین سادات عظام کہ وجود شریف
ایشان باعث مدار جہان جہانیان
و فیض عام باشد۔ در حق عالم و
عالمیان توجہ ایشان حکم کبریت احمر
یا خاصیت اکسیر اعظم دارد۔ اگر بر
سعادتمندے بموجب عنایت الٰہی
یک توجہے کنند فی الفور حقیقت او

تاہم کسی قسم کا اندیشہ نہیں۔ کیونکہ اس
عظیم نعمت کے حاصل کرنے کیلئے یہ شرط ہے کہ طریقت
کے پیر اور قطب ارشاد خدا کے بندوں
اور پیاروں سے ہوتے ہیں اور ان کا سلوک
جیسا کہ ہم نے ذکر کیا نہایت پختہ ہوتا
ہے اور مدارج فنا فی اللہ اور بقا باللہ
پر کامیاب ہوتے ہیں اس قسم کے بزرگوار
جنکا وجود پاک جہان اور جہان کے
رہنے والوں کے واسطے قیام کا باعث (مقام ولدیت)
ہوتا ہے اور ان کا عام فیض ہوتا ہے
ان بزرگوں کی توجہ لوگوں کے حق میں
کبریت احمر اور کیمیا کا اثر رکھتی ہے اگر وہ
کسی نیک نصیب پر خدا کے فضل سے
توجہ کریں تو فوراً اُس طالب کی حقیقت کو

حقیقت کو

Marfat.com

را از مس خودی وخودپرستی پاک مے
کنند۔ ومثل طلاء سرخ میسازند و
بمحبت حقیقی چنان مالامال کنند
کہ بار دیگر اورا حاجت نمے ماند
پس اگر بالتقدیر ہجرت واقع شود
مضائقہ ندارد۔ کہ اصل معنی اندراج
النہایت فی البدایت را نیز ہمچنین
معنی کردہ اند۔ این سادات عظام
بیک توجہ انتہا در ابتداء درج
میکنند۔ لیکن این قدر ہست کہ در
صحبت پیر کار او زود تمام میشود
بر تقدیر مہجوری بہ دیر و تعطل
اما از غم عود بے غم باشد و
این چنین مقدمہ برین احقر العباد
ہم واقع است۔ چنانچہ قدرے

مس خودی اور خود پرستی سے پاک
کرکے خالص سونا بنا دیتے ہیں اور اُس
کو حقیقی محبت سے ایسا بھرپور کر دیتے
ہیں کہ پھر اسکو کوئی حاجت باقی نہیں
رہتی۔ اگر وہ نظر یافتہ آدمی صحبت سے
دور ہو جاوے تو کچھ مضایقہ نہیں ہے
اور ابتدائی توجہ سے انتہا پہنچا دینا اسی
کو کہتے ہیں اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوار
ایک نظر سے انتہائی درجہ پر ابتدا میں پہنچا
دیتے ہیں۔ لیکن اتنا ضروری ہے کہ پیر
کی صحبت میں مدارج جلد طے ہو جاتے
ہیں اور اگر دوری واقع ہو جاوے تو ذرا
دیر سے اسکو تعطیل کہتے ہیں مگر واپسی کا غم
نہیں۔ چنانچہ ایسا احوال اس کمترین
پر بھی واقع ہے جیسا کہ کچھ تھوڑا سا

Marfat.com

بیان کردہ می شود۔ اگرچہ این
قلیل البضاعت ذرہ بیمقدار کہ
سراسر ناقص و نالایق ست جائے
آن نداشت کو شبہ خود را در سلک
جوہریان منتظم گرداند۔ یا حال خود
را در حالات خاصان مذکور کند۔
لیکن بحکم آنکہ ؎
چو شہ برداشت مارا از تہ خاک
سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
و نیز بحکم آیت کریمہ۔ فَاَمَّا
بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ط
از عنایات ازلی و توجہات لم یزلی
او سبحانہ و تعالیٰ جل شانہ و برکت
تراب الاقدام آن غوث الاغیاث
و قطب الارشاد مدار جہان و جہانبان

بیان کیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ کوڑی ناچیز
اور ذرہ بیمقدار جو سراسر ناقص اور نالایق
ہے یہ جرات نہیں رکھتا۔ کہ اپنے آپ
کو شاہوار موتیوں کی لڑی میں پروئے
اور ہمراہیوں کے روبرو پیش کرے یا اپنے
حال کو درگاہ کے خاصوں کے ذکر میں
لکھے مگر بہ امر مجبوری بمصداق اس شعر کے
؎ جب ہمکو تہ خاک سے بادشاہ اٹھاوے
تو مجھے آسمان سے سربلند کرنا لائق ہے
اور بحکم آیت شریفہ۔ پس ساتھ نعمت
رب اپنے کے آگاہ کر۔
اس بندہ ناچیز پر اللہ تعالیٰ کی عنایت
اور مہربانی سے اور اُس غوث پاک
اور قطب الاقطاب
مدار جہان و جہانبان

Marfat.com

اصل

والئے ہند و سندھ یعنی پیر و مرشد
این احقر آنچہ بیک توجہ بزین
مسکین عطا گردید چہ بیان کنم۔ بیت
اگر ہر موئے من گردد زبانے۔
ز وصفش نقطہ کے آرم بیانے۔
بالفرض اگر کسے تمام عمر مشقتہا
ریاضات و مجاہدات بکشد اینچنین
دولت عظمے کے حاصل کند کہ این
احقر را در اول صحبت بیک لمحہ از
گوشۂ چشم آن غوث الاغیاث حاصل
گردید مابعدہ دوازدہ روز در خدمت
فیضدرجت آن قبلۂ کونین شرف اندوز
صحبت شدہ طلب رخصت نمودم۔
فرمودند۔ کہ ہر چہ امانت تو نزد ما بود
بتو رسیدہ ست حالا مختار ہستی۔

ترجمہ

والئے ہند و سندھ کی خاکِ پاکی برکت
سے ایک ایسی نظر پڑی جس کا بیان
میں کیا کروں ۔ بیت
اگر میرا ہر بال زبان بن جاوے
تو اسکی تعریف کا ایک نقطہ بھی بیان نہیں
کرسکتا۔ بالفرض اگر کوئی شخص عمر بھر عبادت
اور ریاضت اور مجاہدہ کرے اُسکو یہ نعمت
حاصل نہیں ہوسکتی۔ جو اس ناچیز کو حضور
اقدس غوث الاغیاث کی ایک صحبت
بھری توجہ سے حاصل ہوئی دس بارہ
دن کے بعد حضور کی خدمت میں فیض
حاصل کرکے نیازمند نے رخصت طلب
کی آپ نے زبان درفشان سے فرمایا
کہ العزیز جو تمہاری امانت ہمارے پاس
تھی وہ ہم نے دیدی اب تمہارا اختیار ہے

یعنی بہ مرکز دائرۂ ولایت حضرت
حاجی احمد متقی سندھی کہ
مزارشاں در موضع گوٹھ قاضی احمد
کہ از توابع ضلع نوابشاہ ست
موجب نہران فیض و برکات
ست یُزاد و تبرک اکال رلوے
اسٹیشن است۔

پس معلوم شد کہ در کرت اول
کہ از ماتش صحبت شیخ خود
فایدہا اندوختند و مدتِ
بسیر کہ زاید از دہ دوازدہ
روز بخود خلعت خلافت
نیز از اں قطب زماں در بر
کردند۔
فقیر منظور احمد

Marfat.com

هر جا که می روی برو. غم نیست پس رخصت شدم. ابده تا چند گاه قریب سه یا دو ماه مهجور بودم و در حال خود هیچگونه تفاوتی ملحوظ نکردم بلکه نجم سعادت این فقیر روز بروز در اوج و عشق محبت الهی در موج بود. چون باز به خدمت والا موقتش پیوستم مدت سه یا چهار ماه بعد مشرف بودم فواید عظیم و بیشمار که در قید قلم نمی گنجد حاصل نمودم چون باز مرخص شدم مدت سه یا چهار سال در سفر منقضی کردم. اما در محبت و ذوق مولی و احوالات وجد و مواجید خویش هیچ تفاوتی نبود همچنین بارها تجربه کرده ام هنوز کار این

گردانیدند

کرت دوم مدت حضور

جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ کوئی غم نہیں۔ کوئی فکر نہیں۔ پس آپ کی اجازت کے بعد میں رخصت ہوا اس سے پیچھے تو یا دو مہینے آپ سے جدا رہا مگر اپنے حالات میں کسی قسم کا فرق نہ دیکھا بلکہ اس فقیر کی سعادت کا ستارہ دن بدن عروج پر رہا اور محبت الٰہی کا دریا موجیں مارتا رہا پھر حضور قدس کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ اور تین چار مہینے حاضر رہا میں نے ان دنوں میں وہ فائدے دیکھے جو تحریر میں نہیں آسکتے پھر بندہ جب آپ سے رخصت ہوا تین یا چار سال سفر میں گذار دئے مگر الٰہی محبت اور ذوق شوق اور وجد مواجید میں کچھ فرق نہ پایا۔ ایسا ہی کئی دفعہ تجربہ کیا اب تک اس عاجز کا حال ۔۔۔

Marfat.com

مسکین بفضل الٰہی و توجہ آن مرشد
کامل الحمد للہ والمنۃ در ترقی و تزاید
ست۔ انشاء اللہ بہ برکت تراب الاقدام
آن ہادی سبل سلمہ ربہ باتمام
خواہد رسید لیکن اینچنین جذبہ مذکور
کہ از قسم دوم ست۔ بسیار قلیل و عنقا
انگاشتہ اند از ہزار کس بر کسے کہ سعادتمند
ازلی باشد حاصل میشود۔ و
از قسم اول کہ بالا مذکور شدہ اگرچہ
تحصیل او ہم موقوف و مشروط بر
سعادت ازلی و انعام لم یزلی ست
لیکن بہ برکت اولیائے کرام کہ
خاصان و مقبولان جناب الٰہی اند
جل شانہ۔ باکثر مردم طلاب کہ مریدان
حق باشند فی الفور حاصل میشود

خدا کے فضل سے اور مرشد پاک کی توجہ
سے روز افزوں ہے الحمد للہ والمنۃ
اور امید ہے کہ حضور انور کی توجہ سے اس
عاجز کا کام بخیریت سے انجام ہوگا۔ یہ
دوسری قسم کا جذبہ جس کا ذکر ہو چکا ہے
بہت کم یاب اور عنقا ہے بزرگان
فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی قسمت یاور
ہو اور سعادتمند ازلی ہو تو اسکو یہ ملتا
ہے۔ اور جذبہ کا پہلا قسم جس کا ہم نے
ذکر کیا ہے اگرچہ اس کا حاصل ہونا بھی سعادت
ازلی اور انعام الٰہی پر موقوف ہے تاہم
اولیائے کرام کی برکت سے جو اللہ کی
جناب میں خاص اور مقبول ہیں اکثر طالبوں
کو فوراً حاصل ہو
جاتا ہے۔

Marfat.com

اند، امّا دوام قبل از فنائے حقیقی موقوف
بر صحبت ست و از غم عود ایمن نیست
و آن کس کہ از کسب خود دوام ذکر
و ریاضات و مجاہدات چیزے حاصل
کردہ باشد از عود محفوظ ست
پس بر طلاب مولے تعالے واجب
و لازم کہ در دوام ذکر و وظایف کہ
از پیران طریقت خویش اخذ نمودہ
اند شب و روز مشغول باشند و
حتے المقدور اوقات را معمور دارند
کہ این چنین دولت عظمے کہ لازوال
باشد حاصل آید یعنے از ورزش ہا
کہ از ضروریات اند. و در ابتداے
احوال برائے مبتدیان این راہ
مقرر نمودہ اند اول اسناد افعال

مگر اُس کا قیام صحبت مرشد کا محتاج رہتا
ہے۔ اور اُسکے پیچھے واپسی یا کمی کا غم
دامنگیر رہتا ہے اور جو شخص مجاہدہ اور
ریاضت اور اپنی محنت سے کچھ حاصل
کرتا ہے اُسکو واپسی کا فکر نہیں ہوتا۔
پس طالبان راہ مولے پر ضروری ہے
کہ ہمیشگی ذکر اور اُن اوراد اور وظایف
پر جو اُسکے پیران طریقت نے ارشاد فرمائے
ہیں دن رات مشغول رہیں اور ناغہ نہ کریں
اور جہانتک ہو سکے اپنے اوقات کو تر و
تازہ رکھیں تاکہ یہ دولت عظیم کہ بیزوال
ہے حاصل ہو اور بعض طریقے ضروری ہیں
کہ بزرگان طریقت نے مبتدیوں کے
واسطے مقرر کیے ہیں ان میں سے پہلا
(اسناد افعال ہے

Marfat.com

ست۔ باو سبحانہ تعالےٰ۔ بیباید کہ
ہمہ افعال خود را وجمیع مخلوقات
رابخدا اسپارد بہ این طور کہ ہر فعل
کہ از من یا از کس دیگر صادر میشود
خدا مے کند۔ اگرچہ دل این شخص
گواہی نمے دہد چراکہ مادامے کہ این کس را
فنا در تجلی افعال حاصل نہ شد
بیقین دل نمی دانست کہ این کارہا خدا می
کند شانہٗ وبعد از فنا دل این شخص
خود بخود بناچار باضطرار تمام گواہی
مے دہد کہ این کارہا ہمہ از خدا است
وباقرار زبان ہیچ موقوف نیست۔
اگرچہ زبان بطرف این شخص اسناد
کارہا میکند۔ اما حقیقت دل بر صدق
معاملہ خود قایم ست

خدا تعالےٰ کی طرف۔ پس چاہیے کہ اپنے
تمام کامون کو اور تمام مخلوقات کو خدا
کے سپرد کرے اور یہ جانے کہ جو کام
مین کر رہا ہون۔ یا لوگ کر رہے ہیں
وہ خدا ہی کرتا ہے۔ خواہ اُس کا دل
گواہی نہ دیتا ہو جب تک تجلی افعال میں
فنا حاصل نہ ہو جاوے اور دل سے یقیناً
نہ جان لے۔ کہ یہ کام خدا ہی کرتا ہے۔
انسان دل سے گواہی نہین دیتا اور فنا
کے بعد خواہ مخواہ مجبوراً گواہی دینی پڑتی
ہے کہ یہ سب کام خدا کی طرف سے ہیں۔
اِس حالت مین زبانی اقرار کی ضرورت نہین
رہتی۔ اگرچہ اُس شخص کی زبان افعال
کی نسبت مخلوق کیطرف کرتی ہے مگر دل
کی حقیقت اپنے معاملہ کی سچائی پر قائم

Marfat.com

اصل

بدانکه استنادِ افعال بحق سبحانہٗ در ابتدائے احوال کسب و استعمال
تاثیر عظیم دارد۔ پس بر اذکیا
لازم است کہ در جمیع احیان و اوقات
چہ در نشستن و برخاستن و چہ
در خفتن و بیدار شدن و چہ
در خوردن و آشامیدن جملہ افعال را
اصل سپارند و خود را خالی شل
جماد بے حس و حرکت دانند۔ تا بہ
حقیقت برسند۔ وقتیکہ بصدق و
یقین دل دانست کہ افعال از
حق ست و خود را خالی دید و درین
دید او را شکے و شبہے نماند پس فنائے
تجلی فعلی او را حاصل شود و فنائے
لطیفہ قلب را ہم در فنائے تجلی افعال
شمردہ اند و اصل الاصل این لطیفہ

ترجمہ

رہتی ہے۔ جاننا چاہئے کہ ابتدائی حالت
میں حالات کا حاصل کرنا اور اُن کا استعمال
بڑی تاثیر رکھتا ہے پس عقلمندوں کو ضروری
ہے۔ کہ سونے جاگنے بیٹھنے اُٹھنے کھانے
پینے میں کسب کا استعمال کریں۔ تاکہ
تمام کام اصل کے سپرد ہو جاویں۔
اور اپنے آپ کو وہ پتھر کی طرح بے حس
اور بے حرکت سمجھیں پھر حقیقت کا مزہ
ملتا ہے جب صدق دل سے یقیناً
سمجھ لیا۔ کہ تمام کام خدا کی جانب سے
ہیں اور اُس کا اپنا کوئی دخل نہیں اور
اور اس خیال میں اسکو کسی قسم کا شک
اور شبہ نہ ہو معلوم ہوا کہ اب اسکو فنائے
تجلی فعلی حاصل ہوگئی اور بعضوں نے
دل کے لطیفہ کے فنا کو فنائے تجلی کہا ہے اور اصل

ـعہ از رسالہ کحل الجواہر کہ
از رشحات قلم حضرت
خواجہ عبد الاحد است
نقل فرمودہ اند۔ برائے تفریح
وصل این مقامات ایراد
عبارات آن رسالہ من اولہا
الی آخرہا از ضروریات این
راہ راست فرمودہ اند
سید منظور احمد

Marfat.com

اصل

صفت اضافیہ حق ست جل شانہ کہ
عبارت از فعل تکوین ست کمال
این لطیفہ آنست کہ در فعل حق جل علا و
فانی و مستہلک گردد و بہمان فعل
بقا یابد۔ درین زمان سالک خود
را مسلوب الفعل خواہد یافت و افعا
خود درست منسوب بحق جل و علا خواہد
گردد و فنائے قلب و تجلی فعلی کنایت
از ہمین ست واصل و نشان او
آنست کہ تعلق علمی و حبی بغیر حق
نماند یعنی قلب ماسوائے اللہ را
مطلقاً و راسا فراموش سازد بحدیکہ
اگر سالہا تکلیف نماید یک لحظہ
ماسوائے نتواند کرد و درین ہنگام
چنانچہ علم اشیاء از وے زائل شد

لمحل الجواہر (حضرت خواجہ عبدالاحد رح)

ترجمہ

اس لطیفہ کا خدا کی طرف صفت اضافی ہے
اس کو تکوین بھی کہتے ہیں۔ اس لطیفہ کا
کمال یہ ہے کہ اللہ کے افعال میں فانی
اور مستغرق اور محو ہو جاتا ہے۔ اور اسی
فعل سے اس کو بقا حاصل ہوئی ہے اور بقا کا درجہ
حاصل کرتا ہے اسوقت سالک اپنے آپ
کو عقل سے فارغ پائیگا۔ اور اپنے کاموں
کو اللہ تعالے سے منسوب کریگا۔ اسحالت
کو فنا قلب اور تجلی فعلی کہتے ہیں اور اسکی
علامت یہ ہے کہ تعلق علمی و حبی کا تعلق اللہ تعالے
کے سوا نہیں رہتا۔ یعنے دل ماسوائے
اللہ کو بالکل بھول جاتا ہے یہاں تک
کہ اگر وہ کئی سال کوشش کرے تاہم ایک
لحظہ بھی غیر اللہ کیطرف مائل نہیں ہو سکتا۔
اسوقت میں جسطرح اشیاء کا علم اس سے دور ہو جاتا ہے

Marfat.com

محبت اشیاء بطریق اولےٰ از وے
رخت بربستہ باشد۔ وچون سالک
بفنائے قلب مشرف شد داخل
جماعت اولیا گشت ویک درجہ ولایت
اورا حاصل شد۔ واین فنائے قلب بے قطع
تمامی دائرہ امکان کہ عبارت از مرکز
فرش تا عرش واز عرش تا تمامی
عالم امر باشد وبے قطع مراتب
عشرہ کہ مقامات عشرہ ہم اوشانرا
گویند۔ کہ مراد از توبہ و انابت و ورع
وصبر وشکر۔ وتوکل ورجا وفقر و
زہد ورضا کہ صوفیہ علیہ بیان فرمودہ
اند۔ صورت نہ بندد۔ ونور این لطیفہ
را نور زرد فرمودہ اند۔ وولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام

مقامات عشرہ

اسیطرح اشیاء کی محبت بھی بستر باندھ
جاتی ہے اور جب سالک قلب کے فناء
میں پہنچتا ہے تو اولیاء اللہ کی جماعت مین
داخل ہوجاتا ہے اور ولایت کا ایک
درجہ اسکو حاصل ہوجاتا ہے۔ یہ فنائے
قلبی جب تک فرش سے عرش تک اور
عرش سے تمام عالم تک اور مراتب عشرہ
جس سے مراد۔ توبہ۔ واپسی۔ پرہیز۔
صبر۔ شکر۔ توکل۔ رجا۔ فقر۔ زہد۔ رضا
ہے۔ جن کو صوفیائے کرام نے بیان
کیا ہے۔ توڑ تاڑ نہ کرلے۔ حاصل
نہیں ہوتا اور اس لطیفہ کا رنگ زرد
رنگ کا نور ہوتا ہے اور اس
نور کی ولایت حضرت آدم
علیہ السلام کے قدمونپر

Marfat.com

است. صلوة الله علیه علی نبینا و علیه السلام
وصاحب لطیفهٔ قلب را که استعداد همین
درجه دارد زیاده نه. پس وصول او
بجناب قدس از راه همین لطیفه است
از لطائف پنجگانه - و این را آدمی المشرب
میگویند - بعد ازین دوم استعمال
یعنی دیدن و شنیدن و قدرت و
اراده کردن و معلوم کردن یعنی همه
اوصاف مذکوره را نسبت بخدا کند
تا که این دید غالب آید و کار این
تمام شود و کسب کردن این شخص
در نفی صفات ست که همه صفات را
که مراد از سمع و بصر و قدرت و حیات
و ارادت و علم باشد - در جمیع اوقات
از خود نفی کند و باصل حواله سازد

ہے صلوۃ اللہ علیہ و علی نبینا و علیہ السلام
ہوتی ہے صاحب اس لطیفہ قلب کی استعداد
اسی قدر ہوتی ہے نہ کہ زیادہ - پس اس
شخص کا درگاہ الٰہی میں داخل ہونا لطائف
پنجگانہ میں سے اسی لطیفہ کے راستہ سے
ہے اور اسکو آدمی المشرب کہتے ہیں اس سے
پیچھے وہ اپنا دیکھنا اور سننا اور قدرت
اور ارادہ اور معلوم کرنا ان تمام صفتوں
کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے یہانتک
کہ یہ بصیرت اسکی غالب ہو جاوے پھر اس
کا کام پورا ہو جاتا ہے اور اس شخص کا
نفی صفات کو حاصل کرنا ہوتا ہے یعنی
سننا دیکھنا - قدرت - حیات - ارادہ - علم
کو بالکل نفی کر دیتا ہے اور اللہ تعالی
کے حوالے کر دیتا ہے

Marfat.com

وچون بیقین از دل خود نفی ساخت
وبہ اصل تفویض کرد وخود را مثل
جماد بیحس وحرکت یافت وہیچ شکے
وشبہے این را نماند پس فنا در تجلی
صفات این را حاصل گردید وفنائ
لطیفہ روح کہ بازبستہ بفنائے تجلی
صفات ست نیز این را حاصل آید
واصل الاصل این لطیفہ صفات ثبوتیہ
حق ست جل شانہ بمعنی آنکہ در ذات
حق تعالے جل شانہ آن صفات ہا
را ثابت گردہ مے شود۔ ویک گام
بحضرت ذات احدیت از فعل نزدیک
تر ست۔ واصل علامت فناء این
لطیفہ آنست کہ سالک خود را از
خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب

جب اس نے اپنے دل سے ان چیزوں
کی یقیناً نفی کر دی اور اللہ تعالے کے
سپرد کر دیا اور اپنے آپ کو پتھر کی طرح بے
حس وحرکت جانا اور کوئی شک اور شبہ
ولیس نہ رہا تو اسکو صفات کی تجلی میں فناء
حاصل ہو گئی اور لطیفہ روح کی فنا جو اسی
فناء کے متعلق ہے مہیا ہو گئی دراصل یہی
لطیفہ خدا تعالے کی صفات ثبوتیہ کا ہوتا
ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ تمام صفتیں
اللہ تعالے کی ذات میں ثابت کرتا ہے
اور یہ فعل ایک قدم بڑھ کر اللہ تعالے
کے قرب میں ہوتا ہے اور اس لطیفہ کے
فناء کی اصل علامت یہ ہے کہ سالک اپنے
آپ کو اپنے آپ سے علیحدہ
پائیگا بلکہ

Marfat.com

بجناب قدس خواہد دانست۔ و نور
این لطیفہ را نور سرخ فرمودہ ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم
ست۔ صلوۃ علے نبینا و علیہ السلام
و ہر کہ ابراہیمی المشرب ست وصول
وے بجناب قدس از ہمین لطیفہ خواہد
بود۔ و از قطع مراتب قلب و
صاحب این شرب را استعداد
درجہ دوم ولایت پنج گانہ ست۔ و
لطیفہ سر کہ اصل الاصل وے شیونات
ذاتیہ است۔ کہ گامے از صفات
بحضرت ذات نزدیکتر اند و حصول
فنائے این لطیفہ بتجلی شیونات
ذاتیہ خواہد بود۔ و نور این لطیفہ را
نور سفید نشان دادہ اند۔ ولایت این

جناب اقدس اللہ تعالے کے ساتھ
منسوب جانیگا۔ اس لطیفہ کا نور سرخ
ہے اس لطیفہ کی ولایت حضرت ابراہیم
صلوۃ علے نبینا و علیہ السلام کے قدموں
پر ہے۔ جس شخص کا مشرب ابراہیمی ہے
اس کا داخل ہونا اس لطیفہ کے راہ سے
ہوگا۔ اور قلب کے مراتب قطع کرنے کے
بعد پنجگانہ ولایت سے دوسری ولایت
کا درجہ ملجاتا ہے اور سر کا لطیفہ جس کا
اصل ذاتیہ انوار ہیں۔ اور خدا تعالے
کی جناب میں بہت نزدیک ہیں اور اس
لطیفہ کی فنا ذاتیہ تجلی کے انوار میں سے
ہوتی ہے اس لطیفہ کا رنگ سفید ہوتا
ہے اس لطیفہ
کی ولایت

Marfat.com

اصل

لطیفہ زیر قدم حضرت موسےٰ ست
صلوۃ اللہ علی نبینا و علیہ السلام و
صاحب این مشرب را استعداد
سہ درجہ است از مراتب پنجگانہ بعد
ازین لطیفہ خفی ست و اصل الاصل
این لطیفہ صفات سلبیہ حق ست
جلشانہ کہ فوق شیونات ذاتیہ
اند و حصول فنائے این نیز بہمان
صفات ست و نور این لطیفہ را
نور سیاہ تعیین فرمودہ اند و ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت عیسےٰ ست
علے نبینا و علیہ السلام و صاحب این
مشرب را استعداد درجہ چہارم
ولایت ست از مراتب پنجگانہ بعدہ
لطیفہ اخفی ست و اصل الاصل این

ترجمہ

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے قدموں پر ہے اس
لطیفہ کا مالک ولایت کے تیسرے درجہ
پر ہوتا ہے اس سے پیچھے ایک لطیفہ خفی
ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کا حق تعالےٰ
کے صفات سلبیہ ہیں۔ اس کا درجہ
ذاتیہ الوار سے زیادہ ہے اور اس فنا
کا حصول بھی ان ہی صفات سلبیہ سے ہے اور
اس لطیفہ کا نور سیاہ ہوتا ہے اس
کی ولایت حضرت عیسےٰ علے نبینا و
علیہ السلام کے قدموں پر ہے اس
لطیفہ کے مالک کو درجہ چہارم کی ولایت
مراتب پنجگانہ سے حاصل ہو جاتی
ہے۔ اس کے بعد لطیفہ اخفےٰ ہے
اور یہ پانچواں
لطیفہ ہے

Marfat.com

اصل

لطیفہ پنجم مراتب صفات سلبیہ است
کہ کالبرزخ ست۔ درمیان مرتبہ نفی
کلی و درمیان احدیت مجردہ و فنائے
این لطیفہ مربوط بہ تجلی ہمان مرتبہ
مقدسہ است۔ و نور این لطیفہ نفیسہ
را نور سبز بیان فرمودہ اند و ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت رسالت
پناہ است۔ صلے اللہ علیہ و علے آلہ
و اصحبہ وسلم۔ و صاحب این مشرب
عالی را بالذات استعداد و حصول
تمام مراتب پنج گانہ ولایت ست و
صاحب اینمقام عالی را محمدی المشرب
گویند۔ این چنین صاحب دولتے
جامع جمیع کمالات ولایت ست ؛
رزقنا اللہ تعالے بمنہ و کرمہ و کمال فضلہ

ترجمہ

یہ درمیان نفی کلی اور احدیت مجردہ کے
برزخ ہے اور اس لطیفہ کی فنا اس
مقدس مرتبہ کی فناء سے ملی ہوئی ہے
اور اس لطیفہ کا نور سبز ہے اور اس
لطیفہ کی ولایت حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
کے قدموں پر ہے۔ اس لطیفہ کا
مالک ولایت کے پانچوین درجہ کا
مالک ہوتا ہے۔ اس مقام کے صاحب
کو محمدی مشرب کہتے ہیں۔ یہ
شخص فنا فی اللہ کے
مقام سے صاحب
دولت اور تمام
کمالات کا
جامع

Marfat.com

وسائرالمومنین ۔ ؎

بدانکه فنائے لطائف خمسه که جامع
جمیع فناءِ افعال و صفات وذات
ست و فی الحقیقت همه مدارج و مراتب
ولایت صغرے و کبرے و علیا ر
موقوف علیه بر فنائے لطائف مذکوره
است چون قدرے بیان و تفصیل
واحوال این لطائف مذکوره از
ضروریات طریقه و اهم مطالب بود
لهذا این نسخه مختصر نوشته شد ۔ از ان
جا که تفصیل کل نے توانست شد
لهذا قدرے بطور اجمال از رساله معتبره
که از مصنفات مکمل این طریقه علیه
بود نوشته بر منصه ظهور آورده شد
که طالبان این راه را بکار آید ۔ ۵

ہوتا ہے ۔

جاننا چاہیئے کہ لطائف پنج گانہ کی
فنا جو تمام افعال اور صفات وذات
کے فنا کی جامع ہے اور درحقیقت تمام
مدارج ولایت صغرے اور کبرے اور
علیا کی فنا انہی کے مدارج پر موقوف
ہے جبکہ ان لطائف مذکورہ کا بیان
اور تفصیل کرنا نہایت ضروری تھا اسلئے
یہ رسالہ مختصر لکھا ہے ۔ چونکہ اس کی
پوری تفصیل نہایت مشکل تھی اسلئے
مجمل طور پر اُن رسالون سے جو اس
طریقہ علیہ کے تحریر ہو چکے ہیں لکھا
گیا ہے طالبون
کے کام آویگا
اور اگرچہ

Marfat.com

اصل

این قلیل البضاعت ہنوز بہ کمالات
مذکورہ کامیاب نشدہ۔ شاید کسے
دیگرے بمطالعہ این اوراق منتفع
گردد۔ و این مسکین را نیز او سبحانہ
تعالے بہ برکت رقم آن بمنزل مقصود
رساند۔ بمنہ وبکمال فضلہ +
اللّٰھم ارزقنا کمال معرفتک
ولسائر المریدین ببرکت حبیبہ
محمد وآلہ وصحبہ و
ازواجہ واھل بیتہ الطیبین
الطاھرین اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین ۵
وَاللہُ اَعلَمُ بِالصَّوَاب

ترجمہ

یہ ذرہ بیمقدار تا حال مذکورہ مقامات
پر کامیاب نہین ہوا۔ امید ہے۔ کہ
کوئی دوسرا ان اوراق سے فائدہ
اُٹھاوے اور اس کار خیر کی برکت
سے اللہ تعالے اِس عاجز کو منزل
مقصود پر فضل سے پہنچاوے +
یا اللہ اپنے کمال معرفت ہمارے اور تمام
مسلمانون کے نصیب فرما بحرمت برکت اپنے
حبیب اکرم سیدنا حضرت محمد مصطفے صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور انکی آل و اصحاب و ازواج و اہلبیت
طیبین طاہرین تمام کے۔ ساتھ رحمت اپنی کے
اے تمام مہربانون سے زیادہ مہربان اور اللہ
بہت جانتا ہے۔ ساتھ درستی کے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد پارسا صاحب قدس اللہ تعالے سرہ العزیز آپ اپنے زمانہ کے بڑے مشائخوں میں سے ہوئے ہیں آپ کا اسم مبارک
محمد بن محمد بن محمود حافظ بخاری ہے آپ پر زیادہ سے زیادہ رحمت اللہ تعالے جل شانہٗ کی ہو آپ دوسرے خلیفہ
حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس اللہ تعالی سرہ کے ہیں آپ کی وفات شریف مدینہ عالیہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما میں ہوئی اور
آپکا مزار مبارک جنت البقیع جوار حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالی عنہ میں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعضے از کلمات قدسیہ حضرت خواجہ محمد پارسا
قدس اللہ تعالے سرہ الاقدس فرمودہ
اند کہ حجاب میان بندہ و حق سبحانہ و تعالے
جل شانہٗ ہمین انتقاش صور کونیست
در دل و این انتقاش صور کونیہ
بسبب صحبتہائے پراگندہ و سیرہائے
دیدن الوان و اشکال گوناگون

حضرت خواجہ محمد پارسا قدس اللہ تعالے
سرہٗ الاقدس بعض کلمات قدسیہ سے ارشاد
فرماتے ہیں۔ کہ حق سبحانہٗ تعالی جل شانہٗ
اور بندہ کے درمیان یہی موجودات کی صورتیں
جو دل میں نقش ہیں۔ حجاب ہے اور
اور یہ نقش ہونا پراگندہ صحبتوں اور مختلف
سیروں اور طرح طرح کے رنگوں اور

Marfat.com

زیادہ میشود و در دل خانہ میکند۔ و
بمحنت و مشقت تمام ترنفی میباید کرد
و دیگر از مطالعہ کتب و گفتن و شنیدن
سخنان رسمی و کلمات شتّی آن نقوش
مے افزاید و از مشاہدہ و صور جمیلہ و
سماع و نغمات و سازہائے طرب انگیز
آن نقوش در حرکت و تموج مے آید
و این جملہ موجبات بعد و غفلت است
از حق سبحانہٗ و تعالیٰ و طالب را نفی
وے واجب ست پس میباید کہ ہرچہ
خیال را افزاید۔ بواجبی اجتناب نماید
با دل صاف توجہ بجناب حق سبحانہٗ
تعالیٰ کند سنت الٰہی بریں جاری
شدہ۔ کہ بے محنت و مشقت ترک
لذت و شہوات جستی این معنی دست

کئی قسموں کی شکلوں کے دیکھنے کے سبب سے
زیادہ ہوتا ہے اور دل میں گھر کر لیتا ہے
پوری محنت اور مشقت سے اسکی نفی کرلی
چاہئے دوسرا باعث ان نقشوں کے بڑھنے کا دیکھنا
کتابوں کا اور کہنا سننا رسمی باتوں اور بیہودہ
کلمات کا ہے خوبصورتوں کا دیکھنا اور راگ
رنگ کا سننا ان سب سے یہ نقش حرکت اور موج
میں آتے ہیں۔ اور یہ سب حق سبحانہٗ تعالیٰ
سے دوری اور غفلت کا باعث ہیں۔ طالب
کو اس کی نفی کرنی ضروری اور واجب ہے
پس چاہئے کہ جو چیزیں ایسے خیالات کو
بڑھائیں اُنسے پرہیز کرے اور صفائی دل
کے ساتھ خداوند تعالےٰ کیطرف رجوع کرے
سنت الٰہی اسیطرح جاری ہے کہ بغیر محنت اور
مشقت اور ترک لذت اور تمام شہوتوں کے یہ مُراد

Marfat.com

نسے دہد راحتے کہ مے جوئید در آخرت
ست دو سہ روز درین سرائے فانی
رنج کشیدی ۔ دیگر ابد الآبدین
آسودی این عالم را ہیچ نسبت بہ
آن عالم نیست گویا در بیابان بے
نہایت خشخاش دانہ افتادہ است ۔
فرمودہ اند کہ وصیت میکنم ترا اے
پسر من بعلم و ادب و تقوے در
جمیع احوال بر تو کہ تتبع آثار سلف
کنی و لازم سنت و جماعت باشی
و فقہ و حدیث آموزی و از صوفیان
جاہل بپرہیزی ہمیشہ نماز باجماعت
گذاری ۔ بشرطیکہ امام و موذن نہ
باشی شہرت مکن کہ شہرت آفت
ست و بمنصب مقید مشو دائم گمنام

حاصل نہیں ہوتی الغرض آرام تو آخرت میں
ہے دو تین دن اس سرائے فانی میں رنج
اٹھا تاکہ تجھے ہمیشہ کا آرام ہو اس عالم کو
اس عالم سے کچھ نسبت نہیں مگر جیسا کہ
بے نہایت جنگل میں خشخاش کا دانہ پڑا ہو
فرماتے ہیں کہ میرے فرزند میں تجھکو وصیت
کرتا ہوں کہ علم اور ادب اور تقوے کے
ساتھ تمام احوال میں بزرگان قدیم کی
پیروی کر اور طریقہ اہلسنت والجماعت کو لازم
پکڑ ۔ فقہ اور حدیث کا علم حاصل کر اور
جاہل صوفیوں سے پرہیز کر ہمیشہ باجماعت
نماز ادا کر ۔ مگر امام اور موذن نہ ہو شہرت
نہ کر کہ شہرت آفت ہے اور مرتبہ کا مقید
نہ ہو ہمیشہ گمنام
ہو

Marfat.com

باش۔ ودر قبالہ ہاے نام خود منویس
وبحکمہ قضا حاضر مشو۔ ضمان کسے مباش
ولوصایائے مردم درمیا باملوک و
ابناے ایشان صحبت مدار وخانقاہ
بنا مکن ودر خانقاہ منشین وسماع
بسیار مکن کہ بسیار نفاق پدید آرد
ورقت وبسیاری سماع دل را میراند
وبرسماع انکار مکن کہ اصحاب سماع بسیار
اند۔ کم گو وکم خور وکم خسپ واز خلق
بگریز ہمچنانکہ از شیر بگریزد وملازمت
خلوت خود باش وبا امردان
وزنان ومبتدعان وتونگران و
عامیان راصحبت مدار حلال خور و
از شبہ پرہیز وتا توانی زن مخواہ
کہ طالب دنیا شوی۔ ودر طلب دنیا

اور سند ناموں میں اپنا نام نہ لکھ اور محکمہ
عدالتوں میں حاضر نہ ہو کسی کا ضامن
نہ بن اور وصیتوں میں نہ آ۔ بادشاہ اور
اُسکے لڑکوں کے ساتھ صحبت نہ رکھ
خانقاہ نہ بنا اور اُس میں نہ بیٹھ اور سماع
بہت نہ کر۔ کہ اُس کی زیادتی نفاق پیدا
کرتی ہے۔ اور رقت اور زیادتی سماع کی
دل کو مردہ کرتی ہے اور سماع پر انکار نہ
کر کہ اسکے سننے والے بہت ہیں۔ کھانا اور
سونا اور بولنا تھوڑا اختیار کر خلقت سے
شیر کی مثل بھاگ تنہائی کو لازم پکڑ نابالغوں
اور عورتوں اور بدعتیوں اور دولتمندوں
اور عام لوگوں سے صحبت نہ رکھ حلال کھا
اور شبہ سے پرہیز کر جہاں تک ہوسکے عورت
کی خواہش نہ کر کہ تو طالب دنیا ہو جاویگا اور دنیا

Marfat.com

وین بباد دہی بسیار مخند۔ واز
خندہ و قہقہہ اجتناب کن کہ خندہ بسیار
دل را بمیراند۔ و باید کہ در ہمہ کس
بچشم شفقت نگری و ہیچ فردیرا
حقیر نشمری۔ ظاہر خود را میارا
کہ آرائش ظاہر از خواری باطن
ست۔ مجادلہ مکن واز کسے چیزے
مخواہ و کسے را خدمت مفرما۔ مشایخ
را بمال و تن و جان خدمت کن
و بر افعال ایشان انکار مکن۔ کہ
منکر ایشان ہرگز رستگاری نیابد
بادنیا و براہل دنیا مغرور مشو۔ باید
کہ دل تو ہمیشہ اندوگین بود و بدن
تو بیمار و چشم تو گریان و عمل تو
خالص و دعاء تو بتضرع و جامہ تو

کی طلب میں دین کو چھوڑ دیگا بہت ہنسی
اور قہقہہ سے پرہیز کر کہ اس سے دل مردہ
ہوتا ہے۔ چاہئے کہ تمام آدمیوں کو شفقت
کی نظر سے دیکھے۔ اور کسی کو حقیر نہ سمجھے
اپنے ظاہر کو نہ سنوار کہ ظاہری آرائش
باطن کی خواری ہے جھگڑا نہ کر۔ اور
کسی سے کچھ طلب نہ کر اور کسی سے
خدمت نہ لے اپنے مشایخ کی جان و
دل اور مال سے خدمت کر اور اُن کے
کسی کام پر انکار نہ کر۔ کہ منکر اُن کا
ہرگز چھٹکارا نہ پائیگا۔ دنیا اور اہل دنیا
پر مغرور نہ ہو۔ چاہئے کہ تیرا دل ہمیشہ
فکر اور غم میں ہو ظاہر تیرا بیماروں سا
اور چشم تیری تر اور عمل تیرا خالص اور
دعا عجز انکسار سے اور کپڑا تیرا پرانا

Marfat.com

ترجمہ	اصل
اور رفیق تیرا درویش اور پونجی	کہنہ و رفیق تو درویش و مایہ تو
تیری فقہ اور گھر تیرا مسجد اور دوست	فقہ و خانہ تو مسجد و مونس تو
تیرا اللہ عزوجل ہو۔ انتہیٰ۔	حق سبحانہٗ تعالےٰ۔ انتہیٰ ✝

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد خداوندی فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ خدائے تعالےٰ کا ذکر کرو رات دن خشکی تری سفر حضر تونگری فقر تندرستی مرض خفیہ علانیہ اور بعض صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہر فرض عبادت کی حق تعالےٰ نے کوئی حد اور انتہا مقرر فرمائی ہے اور عذر کے وقت معذور بھی قرار دیا ہے مگر ذکر کی کوئی بھی حد نہیں جہاں پہنچکر ختم ہوجاوے اور کوئی عذر بھی قابل سماعت نہیں کیونکہ بجز مجنون کے اس میں کوئی معذور نہیں اور اگر کسی کو معذور قرار دیتے تو وہ حضرت زکریا علیہ السلام ہوتے۔ کہ باوجود بڑھاپے اور اسقدر ضعف کے کہ بات تک کرنیکی طاقت نہ تھی اس طرح حکم ہوا۔ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۔ کہ تمہارے لڑکا پیدا ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تین دن کسی آدمی سے کلام نہ کروگے مگر اشارہ کے ساتھ اور خدا تعالےٰ کا ذکر بکثرت کرتے رہنا، اگر اور کسی کیلئے

Marfat.com

ذکر کے ترک میں کوئی عذر قابل لحاظ ہوتا تو غازی و مجاہدہ کا شغل ہوتا۔ مگر اُن کو بھی باوجود مشقت اور مشغولی کے یوں حکم ہے یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ کہ اے ایمان والو جب کافروں کے ساتھ جنگ کیا کرو تو پاؤں جمائے رکھو اور اللہ کا ذکر بہت کرو تاکہ فلاح پاؤ" نیز قیامت کے دن ساری عبادتیں نماز روزہ وغیرہ ساقط ہو جاوینگی اسلئے کہ عالم آخرت میں بندے مکلف نہ ہونگے۔ مگر ذکر آخرت میں بھی زائل نہ ہوگا۔ نیز حق تعالے دوسری جگہ سورۃ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ "اللہ کا کثرت سے ذکر کرو تاکہ فلاح پاؤ" اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اللہ کا ذکر جہاد اور صدقات اور خیرات سب سے افضل ہے" اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ذکر سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے۔ ذکر الٰہی کیلئے ایک مغز اور تین پوست ہیں اور مغز تو مقصود بالذات ہے مگر پوست اسلئے مقصود اور محبوب ہیں کہ وہ مغز تک پہنچنے کے ذرائع اور اسباب ہیں پہلا پوست صرف زبان سے ذکر کرنا ہے اور دوسرا پوست قلب سے ذکر کرنا اور جبراً بتکلف اسکا خوگر ہونا۔ یاد رکھو کہ قلب کو اپنی حالت پر نہ چھوڑنا چاہئے کیونکہ اسکو تفکرات و تخیلات

Marfat.com

میں پڑنے سے پریشانی ہوتی ہے لہذا مناسب ہے کہ اسکی مرغوب شئے
یعنے ذکر الٰہی اُس کے حوالے کردیجاے تاکہ اُس کو اطمینان حاصل ہوجاوے
تیسرا پوست یہ ہے کہ ذکر الٰہی قلب میں جگہ کرلے اور ایسا گڑ جاے کہ اُس
کا چھڑانا دشوار ہوجاوے اسکا مطلب یہ ہے کہ دوسرے درجہ میں جسطرح قلب
کو ذکر کی عادت ڈالنے میں دقت پیش آئی تھی اس تیسرے درجے میں قلب
سے ذکر اللہ کی عادت چھڑانا اس سے زیادہ دشوار ہو۔ چوتھا درجہ جو غرض
اور مقصود بالذات ہے وہ یہ ہے کہ قلب میں ذکر کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے
بلکہ مذکور یعنے حق تعالےٰ کی ذات ہی ذات باقی رہجاے کہ نہ قلب کی طرف
توجہ رہے نہ ذکر کی جانب التفات اور نہ اپنی خبر ہو نہ کسی دوسرے کی غرض
ذات بحت میں استغراق ہوجاوے اسی حالت کا نام فنا ہے اور اس
حالت پر پہنچ کر بندہ کو نہ اپنے ظاہری حس و حرکت کا علم ہوتا ہے اور نہ باطنی
عوارض کا یہانتک کہ اپنے فنا ہوجانیکا بھی علم باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ فنا ہوجانا
بھی تو خدا کے علاوہ دوسری ہی چیز ہے اور غیر اللہ کا خیال میل کچیل اور
کدورت ہے پس فنا کا علم بھی اس درجہ میں پہونچکر کدورت اور بعد ہوا یہی وہ
حالت ہے جسمیں اپنے وجود کے فنا کے ساتھہ خود فنا سے بھی فنایت ہوتی ہے +

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے دل بگو بیان ز کمال محمدی — رمز خدا عیان ز خصال محمدی

آن جلوہ کہ طور بہ موسیٰ کلیم تافت — شعلہ یکے نشان ز جمال محمدی

یوسف کہ نیک سیرت و صورت کمال داشتا — شد محو بے گمان ز خیال محمدی

شمس و قمر کواکب اہل ضیا ہمہ — پر نور نور بہ شان ز ہلال محمدی

صدیق یار غار و عمر صاحب وقار — یک خلق و دیگران ز جلال محمدی

عثمان با حیا ز حیائے عظیم شان — رمزے علی جوان ز جمال محمدی

زہرہ حسن رضا رضائے محمدی — وے کشتہ دشمنان ز نہال محمدی

و آن غوث نامدار کہ گیلان زا شان — حرفے علی بیان ز مقال محمدی

یارب عطا کنی تو بعادل گدائے خویش — یک جام ارغوان ز زلال محمدی

لہ عادل - نام مولا بخش برادر میران بخش جوگی لاہوری +

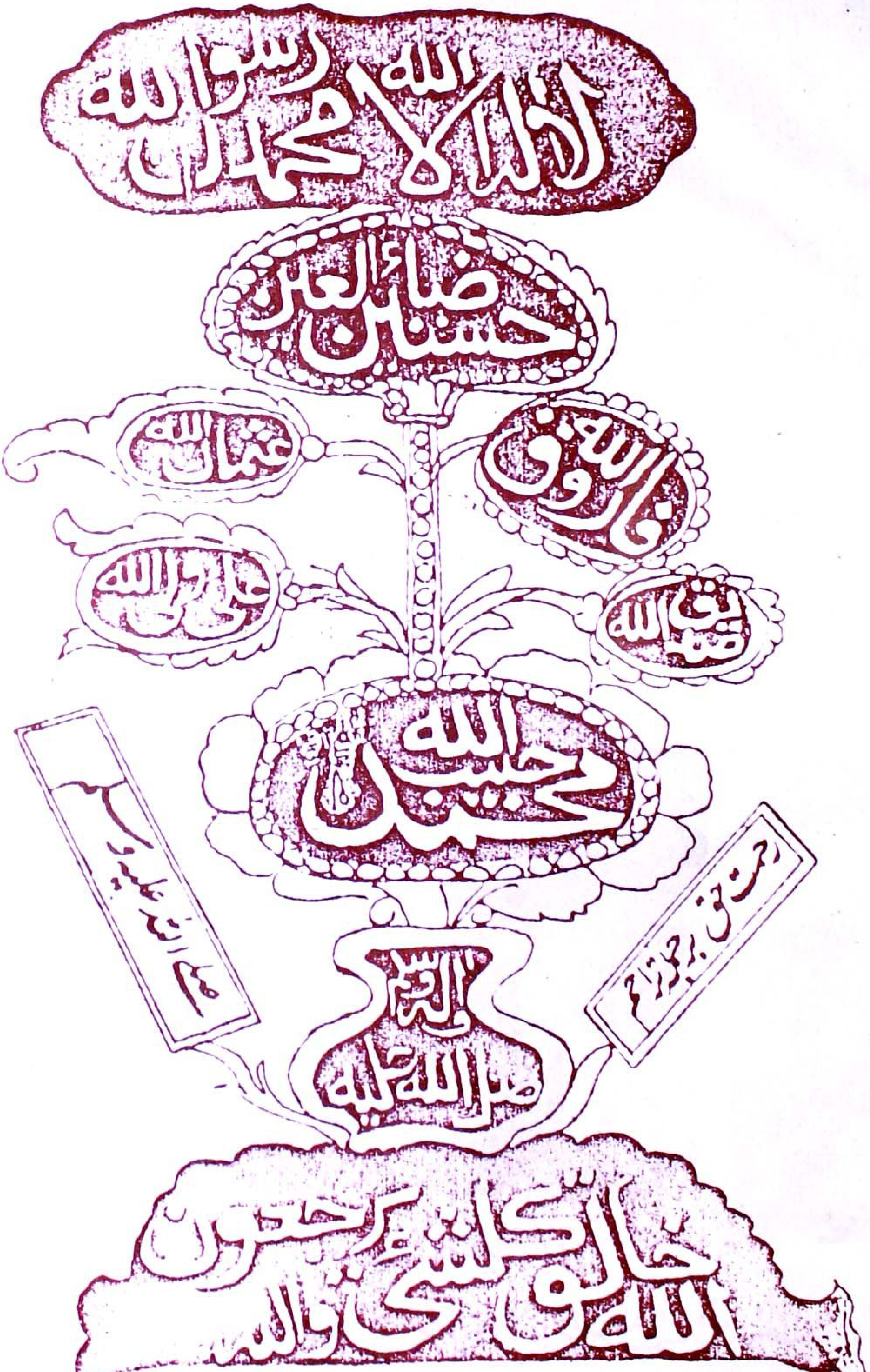

ٹائٹل مراۃ المحققین طبع اوّل مرقومہ

Marfat.com

مزار پرانوار اعلیٰ حضرت شیر ربانی

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

قبۂ مبارک حضرت قطب الاقطاب فیضِ عالم سیدنا امام علی شاہ صاحب قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ العزیز مکان شریف
شیخ طریقت حضرت بابا امیرالدین رحمۃ اللہ علیہ ۔ کوٹلہ پنجو بیگ (ضلع شیخوپورہ)

Marfat.com

مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف کی مطبوعات

صدائے حق	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
تنویر نوم	″
آسان عربی اردو گرامر	″
منیۃ المصلی	″
ارشادات مجدد	″
مسلک مجدد	″
مقالات یوم مجدد	″
مناسک حج	″
الہدیۃ السنیۃ الی الحضرۃ المجددیۃ	
درود شریف	تصنیف ... بن سعید ساہولی
انتخابات از مکتوبات	امام ربانی مجدد الف ثانی
ماہنامہ نور اسلام کا شیر ربانی نمبر	ترتیب حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
ترجمہ معارج النبوۃ	از حضرت ملا معین واعظ کاشفی ہروی
ماہنامہ نور اسلام کا امام اعظم نمبر	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
ماہنامہ نور اسلام کا اولیائے نقشبند نمبر	ترتیب حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
فضائل حضرت سیدنا صدیق اکبر	″
مختصر حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی	″
لمحہ فکریہ	″
مختصر حالات حضرت شیر ربانی و حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری	مرتبہ میاں جلیل احمد شرقپوری
خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	از حضرت مولانا ابو الحسن زید فاروقی دہلوی
شجرہ شریف	
تائید اہل سنت (رسالہ رد روافض)	از حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح
فضائل حضرت عائشہ صدیقہ رض	از مولانا منصب علی شرقپوری
نعتیہ قصیدہ	از حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
دی نقشبندیز	مرتبہ سردار علی احمد خان

شعبہ نشر و اشاعت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف کے تعاون سے شائع ہونیوالی کتب

خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
تذکرہ حضرت امام اعظم	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
ارشادات مجدد	″
طریق النجات	از پیر حضرت محمد حسن جان سرہندی
خطبات شیر ربانی	از میاں محمد سعید شاد
رشحات عنبریہ	از حضرت احمد سعید نقشبندی دہلوی
بزم خیر از زید	از حضرت مولانا ابو الحسن زید فاروقی
تاریخ القرآن	از حضرت مولانا عبداللطیف
حضرت مجدد اینڈ ہز کریٹکس	از حضرت مولانا ابو الحسن زید فاروقی انگریزی ترجمہ میرزا ابن علی کامل
یا ھو الاسم	از ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد

ملنے کا پتہ: جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ مدینہ چوک وسن پورہ لاہور نمبر ۲۱ شعبہ نشر و اشاعت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف

Marfat.com

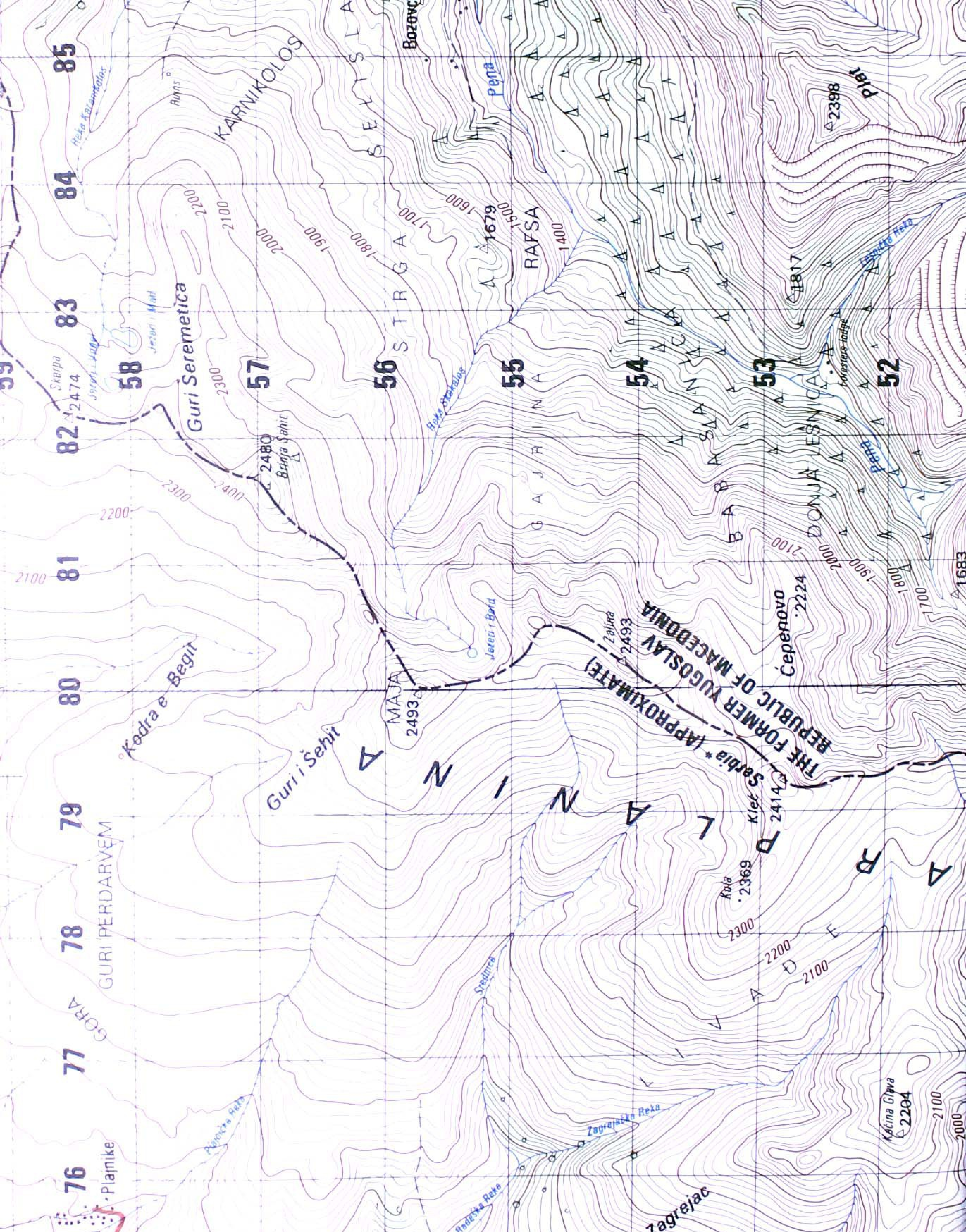
THE FORMER YUGOSLAV REPUBLIC OF MACEDONIA
Serbia* (APPROXIMATE)
KARNIKOLOS
Guri Seremetica
Kodra e Begit
Guri i Šehit
GURI PERDARVEM
GORA
Plajnike
MAJA
2493
RAFSA
STRGA
GAJRINA
BABA SANIČKA
DONJA LEŠNICA
Ćepenovo
2224
Zajina
Klet
2414
Kola
2369
Zagrejac
Zagrajačka Reka
Kačina Glava
2204
Pena
Bozovce
2398
2480
2474
1679
1817
1683

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com